آبِ کوثر



حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

٧٨٦
٩٢

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

آبِ کوثر

فضل الصلوٰۃ والسلام علی افضل الخلق وسید الانام
صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مہتمم دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پور فیصل آباد

۷۸۶

۹۲

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

نام کتاب ـــــــ آبِ کوثر

مصنّف ـــــــ حضرت مولانا علامہ مفتی محمد امین غفرلہ

ناشر ـــــــ مکتبۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ❁……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- ❁……**لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- ❁……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
- ❁……**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212
- ❁……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
- ❁……**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
- ❁……**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- ❁……**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- ❁……**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
- ❁……**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
- ❁……**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
- ❁……**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
- ❁……**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

فہرست

ابتدائیہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین اما بعد

○ والدگرامی قدر حضرت العلام مولانا المفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیفِ لطیف "آبِ کوثر" کا چوتھا ایڈیشن آپ کے ہاتھ میں ہے۔ مختصر وقت میں اس کتاب نے علماء و مشائخ اور پڑھے لکھے طبقہ میں جو قبولیت حاصل کی ہے وہ فضل خداوندی پر دال ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اردو زبان میں "فضائل درود شریف" کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فللہ الحمد

○ اس کتاب مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس جذبات موجزن ہوتے ہیں جس سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے

○ اس میں واعظین کے لئے وافر مواد موجود ہے۔ متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انہوں نے "آبِ کوثر" میں درج مواد سے اپنے سامعین کو محظوظ فرمایا تو پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔

○ سب سے نمایاں بات یہ کہ اس کے مطالعہ سے جب ایمان کی چاشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دل میں درود پاک کی کثرت کا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ آسانی سے درود پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے۔ جو دونوں جہانوں کی سعادت اور قبر و برزخ کا نور ہے۔ خود فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر شاہد ہے۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند قدوس

اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

○ کتاب آپ کے سامنے ہے پڑھیئے۔ اگر قلب میں سوز اور محبت پیدا ہو تو والد گرامی قدر اور اس فقیر کے لئے دعا ضرور فرمائیے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

ناظم اعلیٰ: دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد فون ۳۰۶۶۶
جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

فون: ۲۵۸۹۸

تقریظ

غزالئ زمان حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد زیرِ نظر کتاب "آبِ کوثر" مؤلفہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب بانی وشیخ الحدیث جامعہ امینیہ فیصل آباد کے بالاستیعاب دیکھنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ البتہ بعض مقامات سے مطالعہ کیا سبحان اللہ سبحان اللہ درود شریف کے فضائل و فوائد میں ایسی ایمان افروز جامع کتاب اُردو زبان میں نظر سے نہیں گزری۔ حضرت مؤلف زید مجدہم نے درود شریف کے فوائد سے متعلق بے شمار واقعات نقل فرمائے ہیں اور درود پاک کے فضائل و محاسن کے بیان میں نہایت قیمتی مواد بڑی محنت و مشقت کے ساتھ دل کش انداز میں حُسنِ ترتیب کے ساتھ جمع فرما دیا ہے۔ جو اہلِ علم اور عامۃ المسلمین سب کے لئے بے حد مفید ہے اور نہایت دلچسپ ہے۔ بالخصوص نو عمر بچوں اور مستورات کے لئے تو یہ کتاب "کبریتِ احمر" کا حکم رکھتی ہے۔ (۲۶۹) دو سو اُنہتر صفحہ کی اس ضخیم زرّین کتاب کی تالیف پر حضرت مؤلف زید مجدہم ہدیۂ تبریک و تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف ممدوح دامت برکاتہم العالیہ کا ظلِ عاطفت دراز فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس تالیف منیف کو شرفِ قبول بخشے۔ آمین۔

الفقیر السید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

تقریظ

قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ والصلوٰۃ

والسلام علی النبی الحبیب سید العالمین

محمد وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ

حضرت اقدس والا مرتبت مولانا العلامہ المفتی محمد امین صاحب زید مجدہم السامی نے "آب کوثر" تصنیف فرمائی ہے اس سے قبل بھی حضرت زید مجدہم متعدد رسائل وکتب اشاعت دین کے لئے تصنیف فرما چکے ہیں۔

یہ فقیر اس قابل تو نہیں کہ حضرت موصوف کی کتاب پر تقریظ لکھے لیکن کتاب جس اخلاص ومحبت کے ساتھ تالیف کی گئی اور جس محنت سے مستند کتب کے حوالہ جات اور مندرجات کو نقل کیا اور سب سے ماسوا یہ کہ جس جذبہ عشق رسول حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت لکھی گئی ہے وہ کتاب کی ہر سطر میں نمایاں ہے مولٰے تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور کتاب سے استفادہ کی سعادت نصیب فرمائے۔ اور محرر سیہ کار کو اعمال خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وصحبہ وسلم

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہ

۲۳، شوال ۱۴۰۲ھ

تقریظ

مجاہد اہلسنت حضرت مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی

مخدوم الملت حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی تالیف لطیف آب کوثر میں درود وسلام بر سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم جس عشق و محبت سے لکھا ہے اپنی سعادت اخروی کا سامان فراہم کرلیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف امت محمدیہ کیلئے بلکہ پوری کائنات انسانی کیلئے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی وابستگی ہی ربع مسکون میں امن وسلامتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اندر افتراق و انشقاق کا خاتمہ بھی صلوٰۃ وسلام کے ورد سے ختم ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اختلاف الوان والسنہ علاقائیت، قومیت اور سیاسی و معاشی مفادات کو ختم کرکے ایک وحدت بن سکتے ہیں تو عشق کو اتباع رسالت مآب فداہ ابی دامی کی وجہ سے بن سکتے ہیں حضرت علامہ اقبال نے اسی بناء وحدت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم　　　زیں جہت بایکدگر پیوستہ ایم

بحمد اللہ مفتی صاحب نے اسی جہت اتحاد و تعاون کو مضبوط و مستحکم بنانے کیلئے آب کوثر کا نسخہ شفا ملک و ملت کے سامنے پیش کردیا ہے جس جذب و شوق کے ساتھ کتاب لکھی گئی ہے اس امر کی متقاضی ہے کہ اس کا مطالعہ بھی اسی فدا کارانہ جذبہ کے ساتھ کیا جائے اور لبوقت درود وسلام حضور کی محبوبیت کا تصور ہر وقت دل و دماغ پر مستولی رہے۔ اسی تصور رسالت مآب کو حکیم الامت یوں ادا کرتے ہیں۔

باخدا در پردہ گویم باتو گویم آشکار　　　یارسول اللہ او پنہاں و تو پیدائے من

رحمت کائنات سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم کیلئے بھی تصور عشق و نیاز شرط لازم ہے۔ فقط:۔ محمد عبدالستار خان نیازی

سابق صدر شعبۂ علوم اسلامیہ، اسلامیہ کالج　　نائب صدر الدعوۃ الاسلامیہ العا[لمیہ]

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب رضوی
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء وامام المرسلین
وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الکاملین الواصلین الی رب العالمین

اما بعد

آب کوثر مؤلفہ مولانا مفتی محمد امین صاحب دار العلوم جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کا اوّل تا آخر اجمالاً مطالعہ کیا۔ اس میں مفتی صاحب نے درود شریف کی اہمیت اور فضائل بانطباق واقعات بیان کیا ہے۔ یہ غافلین کے لئے تنبیہہ۔ عاملین کے لئے تفریح مشغول حضرات کے لئے جلاء وضیاء اور مبتلاء کے لئے دفع بلاء ہے۔ مفتی صاحب نے بہترین انداز میں مرتب کر کے پروردگار کی کمزور مخلوق کی راہنمائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دے اور اسے قبول فرما کر زاد آخرت بنائے۔

واللہ الموفق

غلام رسول رضوی

6 · 12 · 83

تقریظ

علامہ ڈاکٹر مسعود احمد (پی۔ ایچ۔ ڈی) پرنسپل، گورنمنٹ کالج ٹھٹھہ سندھ

حضرت مفتی محمد امین صاحب نے "آبِ کوثر" میں درودِ پاک سے متعلق بہت سا ذخیرہ جمع کر دیا ہے گویا یہ ایک ساغر ہے جس میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شراب بھری ہوئی ہے حضرت موصوف نے اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے پہلے باب میں درود پاک پڑھنے کی فضیلت اور نہ پڑھنے کی وعید کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں درود پاک سے متعلق سلف صالحین کے اقوال ہیں تیسرے باب میں درود پاک کی برکتوں کا بیان ہے اور اس سلسلے میں مختلف واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔

المختصر یہ کتاب عاشقان رسولؐ کے لیے ایک تحفہ مرغوب و محبوب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آیہ کریمہ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی الخ نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے ..... اللہ اللہ! خود جان آفرین درود بھیج رہا ہے۔ اور حکم ہو رہا ہے .... پڑھو، پڑھو! سب پڑھو .... ہاں درود پڑھو! سلام پڑھو! .... اس ارشاد باری نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس مسندِ عالی پر بٹھا دیا ہے جہاں عقل کی رسائی نہیں۔ ہاں! ع

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

اس مسندِ عالی پر بٹھا کر خود حق جل وعلا نظارہ فرما رہا ہے اور نظارہ کرا رہا ہے .... سچ کہا ہے ع

کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ کی طرف منہ کر کے جس پروردگار کو سجدہ کیا جاتا ہے وہ خود ہر وقت اس محبوب کی طرف متوجہ ہے۔ یہ بات وہ خود فرما رہا ہے ...... اور جس نے اس مسندِ عالی سے پیٹھ پھیری وہ کہیں کا نہ رہا .... آدم علیہ السلام سے بیٹھ پھیرنے

والے ابلیس کا انجام یہ ہوا کہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا۔ بخشش و مغفرت کے سارے دروازے بند کر دیئے گئے ...... تو بتاؤ اس کا انجام کیا ہوگا؟

جس نے اس کی طرف سے پیٹھ پھیری جو اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا ...... ہاں جو آدم کا آسرا تھا۔ جو آدم کی آرزو تھا جو آدم کی صدا تھا، جو آدم کی دعا تھا۔ (علیہ السلام)

اس سے زیادہ خوش بختی کوئی نہیں کہ درود پڑھے اور پڑھنے سے خوش ہو ...... پڑھ پڑھ کر خوش ہو...... سن سن کر خوش ہو...... اور اس سے بدبختی کوئی نہیں کہ نہ خود درود پڑھے اور کوئی پڑھے تو یہ سن سن کر منہ بسورتا پھرے ......
اگر کسی کے دل میں زنگ ہے تو اس کو جلد از جلد دھو لینا چاہیئے ...... ہاں وقت آنے والا ہے پیشی ہوگی۔ پوچھا جائیگا سُنا جائیگا ...... تو ان دیوانوں میں نام لکھوا لو، جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نام لے لے کے جیتے ہیں ...... جو ظاہر و باطن درود کے گجرے اور سلام کے تحفے اس کریم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں ...... جو اس کے نام لیوا بن کر اللہ اور اس کے فرشتوں کے ہمنوا اور ہم صفیر بن جاتے ہیں ...... اللہ اکبر! پستی سے کتنی بلندی پر چلے جاتے ہیں ...... اس کا تو ذکر ہے ہی بلند، اس کے نام لیوا بھی اس کے صدقے میں بلند ہوتے جاتے ہیں

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ ابوسعید مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی کو اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ انھوں نے ایسے نازک دور میں درود پاک کے فضائل بیان کئے ہیں جب کہ عالمِ اسلام دشمن کے نرغے میں ہے اور اس کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ ملت کا ہر فرد دامنِ مصطفےٰ تھام لے۔ اور اس دامن کو لیئے آگے بڑھتا چلا جائے۔ بلاشبہ یہ بیماران ملت اسلامیہ کے لئے نسخہ شفا ہے ...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مبارک زندگی کے تمام گوشے اور شعبے سمیٹے ہوئے ہے .... اُن کی یاد سے

دل آباد ہو جائے تو ممکن نہیں کہ زندگی کا کوئی شعبہ شکست و ریخت سے متاثر ہو .... ان کی یاد سیاست و حکومت کی جان اور معیشت و معاشرت کی روح ہے .... ان کی یاد نہیں تو ہر چیز بے روح ہے۔

تو آیئے!

ان کی یاد سے دل آباد کریں ..... درود پڑھیں، سلام پڑھیں ....

صبح و مسا پڑھیں، رات دن پڑھیں ...... ہاں! عالم بالا سے آواز آ رہی ہے .... سنیئے! سنیئے!!

یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

احقر **محمد مسعود احمد** عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ

(سندھ)

تقریظ

از حضرت صاحبزادہ والا شان مولانا غلام محمد صاحب دربار عالی بھوئی شریف ضلع میانوالی

حامداً ومصلیاً

درود پاک کے فضائل میں کتاب المسمیٰ بہ "آب کوثر" پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ صاحب کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں بہترین تحفہ ہے۔ ناظرین کیلئے حلاوت ایمان اور تسکین قلب کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ ہر سنی بھائی کو اس رسالہ کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ارشادات و معجزات سے بہرہ ور کرائیں۔ یہی ہمارے لئے متاع حیات اور ذریعہ نجات ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے خوب کہا۔ ؎

طرح عشق انداز اندر جان خویش ۔ تازہ کن با مصطفےٰ پیمان خویش!
مصطفےٰ بحر است، موج او بلند ۔ خیز و ایں دریا بجوئے خویش بند

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق اور غلام بنائے۔ اور حضرت العلامہ قبلہ استاذی مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی سعی جمیلہ کو منظور و مقبول فرمائے اور انکا فیض جاری و ساری رکھے آمین ثم آمین۔ والسلام مع الدعا

خادم العلماء والفقراء فقیر ابو الضیاء میاں غلام محمد غفرلہ
نقشبندی مجددی بھوئی

محترم المقام مفتی محمد امین صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج ہمایوں! الحمدللہ آپ کی ارسال کردہ ایمان افروز تالیف "آب کوثر" حال ہی میں موصول ہو گئی۔ اس ذرہ نوازی پر تہہ دل سے مشکور ہوں۔

کتاب کیا ہے؟ عاشقانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے ایک سکون بخش انمول تحفہ ہے درود پاک کے موضوع پر ایک بے بہا تصنیف ہے۔ اس سرور بخش کتاب کی تعریف کے لیے بندہ اپنے پاس الفاظ نہیں پاتا۔ رب تعالیٰ آپکو بیش بیش تصنیفی وتالیفی خدمات سرانجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ اور ہر کام میں آپ کا قلمِ حقیقت رقم عشقِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء پر وقف ہو جائے۔

اگر ممکن ہو تو آپکی دیگر تصانیف بھی جو کتاب کے آخری صفحہ پر مندرج ہیں روانہ فرما کر کرم فرمائیں!

محمد عبدالکریم قادری

بنگلہ دیش

تقریظ منظوم

از شاعرِ اہلسنت الحاج صائم چشتی فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آبِ کوثر جلوہ گاہِ وادیٔ سینائے نور
موجزن ہیں آبِ کوثر میں تجلی ہائے نور
آبِ کوثر کی زیارت سے دلوں میں آئے نور
آبِ کوثر میں رواں کوثر کا ہے دریائے نور
آبِ کوثر اشرِ شیطاں کے لئے حصنِ حصین!
آبِ کوثر میں ہے عشقِ رحمت للعٰلمین

آبِ کوثر میں مسلسل ہے یہی ذکرِ دوام!
یا محمد آپ پر ہو الصلوٰۃ والسلام
آبِ کوثر مصطفےٰ کے عشق کا لبریز جام
ہر ورق میں مغفرت کا بخششوں کا اہتمام
آبِ کوثر میں ہے راحت ہر دلِ بے چین کی!
آبِ کوثر ہے سلامی سرورِ کونین کی

آبِ کوثر کے مصنّف مُفتیؔ شیریں مقال!
عالم و فاضل فقیہہ و صاحبِ وجدان و حال
آبِ کوثر کے مصنّف، ہیں محدّث بے مثال
نیک طینت، نیک فطرت نیک دل روشن خیال
وارثِ علمِ رسالت، عاشقِ غوثِ جلی
عالمِ علم الدُنیؔ، عامل و کامل وَلی

آب کوثر ساقیِ کوثر کا فیضِ عام ہے!
آبِ کوثر برکتوں کی کثرتوں کا نام ہے
بخششوں کا آبِ کوثر میں دیا پیغام ہے
رحمتوں کا آبِ کوثر میں چھلکتا جام ہے
آبِ کوثر میں بکھیرے جس نے ہیں دُرِّ ثمین
نام ہی اُس کا ہے صائمؔ اُس کی عظمت کا امین

آبِ کوثر پڑھکر

ماسٹر محمد معروف ہمدانی
منشی فاضل
محلہ محمد پورہ فیصل آباد

کون کرسکتا ہے ربِ دو جہاں کی ہمسری
مثلِ رب ہونیکا دعویٰ جو کرے ہے کیا کوئی؟
ہو شریک افعال خالق میں، کوئی ہے آدمی؟
ہے کسی کے ہاتھ میں رزق اور موت و زندگی

کوئی ناداں ایسا دعویٰ گر کبھی دیتا ہے اگر
ناک میں دم پشہ کردے اسکی دیتا ہے خبر!

بندہ و خالق ہیں ساتھی دونوں پراک کام ہیں
کرتا ہے رب اور دیتا ہے حکم اس کا ہمیں
اس کے کرنے سے وہ فرماتا ہے نازل رحمتیں
ہے رضا اس کی کہ فعلِ رب کو ہم کرتے رہیں

بھیجتا صلوٰۃ ہے ربِ احمد ذیشان پر!
ہم پڑھیں گے اگر اس میں شامل ہوگئے ربِ بشر

ہیں درود پاک پڑھنے کے فضائل بے شمار
اس سے خوش ہوتے ہیں احمد اور خود پروردگار
نیکیوں سے ہوتا ہے سیراب دل کا ریگزار
رحمتیں بڑھتی ہیں دُھل جاتا ہے سب گرد و غبار

دیکھنی تفصیل ہو تو "آبِ کوثر" دیکھئے
مفتی محمد امین صاحب نے لکھا ہے جسے

نور کی قندیل ہے تصنیف کیا کہیئے اسے
پھوٹتے فوارے ہیں اس سے ضیا و نور کے
ہوتا ہے قاری کا دل پرنور اس کے نور سے
رغبتِ تعمیل حکمِ رب ہو جو اسکو پڑھے

آبِ کوثر کی ہے خواہش "آبِ کوثر" کو پڑھیں
مصطفےٰ صلی علےٰ سے جام کوثر کا پئیں

مفتی صاحب مرحبا! صد مرحبا صد مرحبا
آبِ کوثر لکھ کر تو نے قوم پر احساں کیا
تو نے روشن کی ہے مشعل راہ حق ظاہر ہوا
رہنمائی کی جزائے خیر دے ربِ العلےٰ

آبِ کوثر مفتی صاحب! ہے تیرا شاہکار
ہے دعا معروف کی رحمتیں تجھ پہ ہوں نثار

تقریظ منظوم

از قلم حافظ محمد حسین حافظ قادری رضوی فیصل آباد

آبِ کوثر دی چاشنی

جامِ کوثر دے ای گھٹ نے آبِ کوثر ایہہ کتاب
مومناں دے واسطے ہے ایہہ صحیفہ لاجواب
آبِ کوثر پڑھن والے پین گے کوثر دے جام
کر دے نے فرمان ایہہ میرے نبی عظمت مآب
معرفت دا ہے خزینہ عاشقاں دے واسطے
روشنی دیوے دِلاں نوں علم دا ایہہ ماہتاب
سادہ سادہ لفظاں وچہ ہے سادگی تحریر دی
گھٹ پڑھے وی پڑھ کے اسنوں ہوندے نے فیضیاب
دسدا ہر اک لفظ عظمت ہے درود پاک دی
تے حقیقت دا ہے ہر اک حرف تے تازہ شباب
اسدی اک اک سطر وچوں ذی شعور انسان تے
راز مخفی کتنے ہزاراں ہوندے نے بے نقاب
اسنوں اپنایا ہے دل نہیں مفتیاں تے عالماں
مفتی صاحب دا ہے" ایہہ" اعلیٰ حسین اک انتخاب

مستند ہر قول اِسدا مستند ہر اِک حدیث
اِیہہ کتاب پاک ہے عشق نبی تھیں فیضیاب

عشقِ نورِ مصطفےٰ دی رُوشنی وچہ پڑھکے دیکھ
تیرے دل وی دُنیا وِچہ آ جاویگا اِک انقلاب

ہر عبارت راہ دکھلاوندی اے مستقیم دی
اِسدے اَندر ہِن حکایتاں تے رِوایتاں بے حساب

ایس دا اِک اِک جو باب کھولدا اے دِلدے باب
ہے مکمل اِک کتاب اِس دا اِک اِک ہے جو باب

اِسدی عظمت اِسدی برکت کی دَساں ہیں دوستو
کول رکھنا اِسنوں برکت پڑھناں اِسدا ہے ثواب

قوم تے اِحسان کیتا خاص مفتی صاحب نے
پیش کرکے آبِ کوثر بے مثل تے کامیاب

نُور دا مینار ہے رُوشن ہے اِسدا وَرق وَرق
ظلمتاں دے واسطے رخشندہ ہے ایہہ آفتاب

اِسطرح مضمُوں نگاری کیتی اِسوچہ آپ نے
اقوال و وَاقعات دا ہے آ گیا جیویں سَیلاب

آبِ کوثر وچہ عقیدت نال مُفتی صاحب نے
سُچیاں تاراں چہ گُندھے عشق دے دُرِّ نایاب

بکھریا اے موتیاں دے وانگ اِسدا حرف حرف
جچدی ہر اِک نظر وچہ اِسدی وَاللہ آب و تاب

آبِ کوثر دے ہے کوزے وِچہ سمندر علم دا
آبِ کوثر ایہہ کتاب مہکدا جیویں گلاب
پڑھدا پڑھدا قاری اِسنوں گم ہندا ایس وِچہ
ہے ایہہ ایسی معرفت دی مستیاں بھیں پُرشباب
بارگاہِ مصطفےٰ وِچہ جسنوں منظوری ملی !
آبِ کوثر اوہ کتاب اے لاجواب و مستجاب
پڑھ کے اِسنوں عمل اِس تے جیہڑا وی کردا رہیا
اِستوں ٹل جاویگا سارا قبر دوزخ دا عذاب
فیض اِسدا عام کردے بخش ربّا شہر تاں !
پوری کردے مفتی صاحب دی مراداں تے سارے خواب
مل گئی حافظ سعادت مینوں وی تقریظ دی
آبِ کوثر چوں ہے میں وی پی لئی اِک بوند آب

آبِ کوثر دا خلاصہ

آبِ کوثر وِچہ نبی دے عاشقاں نوں خاص دِتّی گئی دعوت درود دی اے
کِتیا گیا حدیثاں دے نال ثابت بڑی عظمت تے برکت درود دی اے
اوہ عبادت مقبول ہے بارگاہ وِچہ جس عبادت وِچہ کثرت درود دی اے
کِسے ہور وظیفے دے وِچہ ناہیں جیسی ٹھنڈک تے رحمت درود دی اے
دوجہان اوہدی جھولی وِچہ آگئے جھنوں مل گئی دولت درود دی اے
آبِ کوثر نوں پڑھ کے پتہ لگدا حافظ بڑی فضیلت درود دی اے

اعتذار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

فقیر کو اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ فقیر فن تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور "خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا کَدَرَ" پر عمل کرتے ہوئے دعائے خیر سے نوازیں۔ اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر کے والدین نیز جن احباب نے اس کارِ خیر میں تعاون کیا ہے ان کے لئے بخشش کا ذریعہ بنائے! آمین

بجاہ حبیبہ الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاہرات المطہرات الطیبات اُمّہات المومنین وذریتہٖ الیٰ یوم الدّین ۵

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

نعت

سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجۂ دنیا و دین گنجِ وفا!
صدر و بدرِ ہر دو عالم مصطفیٰ

آفتابِ شرع و دریائے یقین
نورِ عالم، رحمت للعالمین

خواجۂ کونین و سلطانِ ہمہ!
آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ

صاحبِ معراج و صدرِ کائنات
سایۂ حق خواجۂ خورشید ذات

مہدیِ اسلام و ہادیٔ سُبُل!
مفتیِ غیب و امامِ جزو و کل!

ہر دو گیتی از وجودش نام یافت
عرش نیز از نامِ او آرام یافت

نورِ او مقصودِ مخلوقات بود
اصلِ معدومات و موجودات بود

بہرِ خویش آن پاک جان را آفرید
بہرِ او خلقِ جہاں را آفرید

آفرینش را جز او مقصود نیست
پاک دامن تر از و موجود نیست

در پناہِ اوست موجودیکہ ہست
وز رضائے اوست مقصودیکہ ہست

ماہ از انگشتِ او بشگافتہ
مہر در فرمانش از پس تافتہ

کعبہ زد تشریف بیت اللہ یافت
گشت ایمن ہر کہ در وے راہ یافت

جبرئیل از دستِ او شد خرقہ دار
در لباسِ وحیہ زاں شد آشکار

عقل را در خلوتِ او راہ نیست
علم نیز از وقتِ او آگاہ نیست

اوست سلطان و طفیلِ او ہمہ!
اوست دائم شاہ و خیلِ او ہمہ!

ہم پس و ہم پیش از عالم توئی
سابق و آخر بیک جا ہم توئی

خواجگی ہر دو عالم تا ابد! — کرد وقف احمد مرسل احد

یا رسول اللہ! بس درماندہ ام — باد بر کف خاک بر سر ماندہ ام

بیکساں را کس توئی در ہر نفس — من ندارم در دو عالم جز تو کس

یک نظر سوئے من غمخوارہ، کن — چارہ کارِ من بیچارہ کن!

دیدہ جاں را لقائے تو بس ست — ہر دو عالم را رضائے تو بس ست

آنکہ آمد نہ فلک معراج او — انبیاء و اولیاء محتاج او!

ہر دم از ما صد درود و صد سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام

خواجہ فریدالدین عطار رضی اللہ عنہ

یا صاحبَ الجمال ویا سیّدَ البشر

من وجهكَ المنیرِ لقد نُوِّرَ القمر

لا یُمکنُ الثناءُ کما کانَ حقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر!

(حافظ شیرازی، شمس الدّین محمدؒ)

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفٰی ونبیک المرتضٰی ورسولک المجتبٰی وعلی اٰلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واصہارہ اجمعین الٰی یوم الدین ○ امابعد .....

میرے عزیز بھائیو ! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگانِ دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے "القول البدیع" میں اور شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے "جذب القلوب" میں لکھے ہیں۔ اُن میں سے چند سپردِ قلم کئے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق و ذوق زیادہ ہو اور اِس لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھر لیں۔

(۱)۔ حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ درود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس۔

(۲)۔ درود پاک پڑھنے والے کیلئے ربّ تعالےٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

(۳) - جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے اسکے لیئے دعائیں کرتے رہتے ہیں ۔

(۴) - درودِ پاک گناہوں کا کفّارہ ہے ۔

(۵) - درودِ پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں ۔

(۶) - دُرود پاک خود اپنے پڑھنے والے کیلیئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے ۔

(۷) - دُرود پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں ۔

(۸) - درود پاک پڑھنے والے کیلئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے ۔

(۹) - درودِ پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے ۔

(۱۰) - جو دُرودِ پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اُس کے دُنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالےٰ خود اپنے ذمّہ لے لیتا ہے ۔

(۱۱) - درودِ پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے ۔

(۱۲) - درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے

(۱۳) - شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم درودِ پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے ۔

(۱۴) - درود پاک پڑھنے والے کیلئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے

(۱۵) - درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالےٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے ۔

(۱۶) - اللہ تعالےٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے ۔

(۱۷) ۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

(۱۸) ۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

(۱۹) ۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

(۲۰) ۔ درود پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔

(۲۱) ۔ درود پاک پڑھنے والے کیلئے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا خصوصی عنایت ہوگی۔

(۲۲) ۔ درود پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا

(۲۳) ۔ پلصراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گذر جائے گا۔

(۲۴) ۔ پلصراط پر اُسے نور عطاء ہوگا۔

(۲۵) درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

(۲۶) ۔ درود پاک پڑھنے والے کو جنّت میں کثرت سے بیویاں عطا ہونگی۔

(۲۷) ۔ درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

(۲۸) ۔ درود پاک پڑھنا عبادت ہے۔

(۲۹) ۔ درود پاک اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

(۳۰) ۔ درود پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

(۳۱) ۔ درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔

(۳۲) ۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔

(۳۳) ۔ درود پاک، درود شریف پڑھنے والے کو اور اُسکی اولاد کو اور اُس کی اولاد کی اولاد کو رَنگ دیتا ہے ۔

(۳۴) ۔ درود پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے ۔

(۳۵) ۔ درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالٰی کا اور پھر اُسکے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا قُرب نصیب ہوتا ہے ۔

(۳۶) ۔ درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے ۔

(۳۷) ۔ درودِ پاک پڑھنے والے کا دِل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے ۔

(۳۸) ۔ درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں ۔

(۳۹) ۔ درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے ۔

(۴۰) ۔ سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے ۔

(القول البدیع ص۱۰۱)

"جذب القلوب" میں مندرجہ ذیل زائد فوائد بیان کئے گئے ہیں

(۴۱) ۔ ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں ۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں

(۴۲) ۔ درودِ پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے ۔

(۴۳) ۔ درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائیگا ۔

(۴۴) - درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دوجہاں صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔

(۴۵) - درودِ پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کیلئے قیامت کے دن حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم متولّی (ذمّہ دار) ہو جائینگے۔

(۴۶) - درودِ پاک پڑھنے سے دِل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۴۷) - درُود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۴۸) - جس مجلس میں درُود پاک پڑھا جائے۔ اُس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

(۴۹) - درود پاک پڑھنے سے سیّد الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبّت بڑھتی ہے۔

(۵۰) - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خود درود پاک پڑھنے والے سے محبّت فرماتے ہیں۔

(۵۱) - قیامت کے دِن سیّدِ دوعالم نورِ مجسّم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کرینگے۔

(۵۲) - فرشتے درُودِ پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(۵۳) - فرشتے درودِ پاک پڑھنے والے کے درُود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے ورقوں پر لکھتے ہیں۔

(۵۴) - درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں" یا رسول اللہ! فلاں کے بیٹے فلاں۔ نے حضور کے دربار میں درُود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے

(۵۵) ۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دِن تک فرشتے نہیں لکھتے۔
(جذب القلوب صہ۲۵۳)

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے۔

(۵۶) ۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جُھک جاتی ہیں۔

(۵۷) درُودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

(۵۸) درُودِ پاک پڑھنے سے جنّت وسیع ہوتی جاتی ہے۔

(۵۹) درُودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہوجاتا ہے۔

(۶۰) ۔ قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اُس جہاں میں روئے گا۔ اور جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائیگا۔ لیکن درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے یہاں بھی عیش وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

(۶۱) ۔ درود پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

(۶۲) ۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دِن تاج پہنایا جائیگا۔

(۶۳) ۔ درود پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔

(۶۴) درودِ پاک فتوحات کی چابی ہے۔

(۶۵) درود پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

(۶۶) ۔ درودِ پاک جنّت کا راستہ ہے۔

(۶۷) - درودِ پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
(۶۸) - درودِ پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
(۶۹) - درودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنّت وجماعت کی علامت ہے۔

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے

(۷۰) - درودِ پاک "آبِ حیات" ہے۔ وہ آبِ حیات کہ ہزاروں آبِ حیات اس پر قربان ہو جائیں کیونکہ اگر بالفرض کسی کو دُنیا میں آبِ حیات مل جائے اور وہ اُسے پی لے اور پھر اُسے ہزار یا پانچ، دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے تو یہ دُنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ فریب کی زندگی آخر ختم ہو جائے گی۔ لیکن درودِ پاک وہ آبِ حیات ہے کہ جس نے اسے پی لیا اُسے جنّت میں وہ زندگی عطا ہوگی جو ختم ہونے والی نہیں، ساری گنتیاں مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب کھرب سنکھ وغیرہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اس زندگی میں گدلاپن نہیں پریشانی نہیں، دھوکہ فریب نہیں، بے چینی نہیں، دُکھ درد نہیں بلکہ چین ہی چین ہے آرام ہی آرام ہے سکون ہی سکون ہے۔ تو دُنیا کا آبِ حیات اس آبِ حیات کا ہم پلہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذَا بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

(۷۱) - درودِ پاک اسمِ اعظم ہے یعنی جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے

سارے کام خواہ وہ دُنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی درود پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں

(۷۲) - آج انسان مصیبتوں، پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے۔؟

اِس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اُس ذاتِ بابرکات کے دامن سے دُور ہو گئے ہیں۔ جس ذاتِ والا صفات کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اُس کا علاج یہ ہے۔ کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ اِنسان جتنا اُن کے مبارک قدموں کے قریب ہوتا جائے گا۔ اُتنا ہی اُس سے پریشانیاں اور مُصیبتیں دُور ہوتی جائیں گی۔ جو اُن کے قدموں سے لگ گیا وہ بچ گیا اور جو ہٹ گیا وہ پس گیا۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے، یہ مثال صرف افہام و تفہیم سمجھنے سمجھانے کیلئے ہے ورنہ اُن کی شان اِس سے بالا و والا ارفع و اعلےٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکی خواہ دستی یعنی گھریلو چکی خواہ مشینی چکی ہو، فارمولا ایک ہی ہے وہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز، ایک کلّی سی ہوتی ہے جس کے گرداگرد پتھر گھومتا ہے۔ اِس کلّی کے سر پر دانے ڈالے جاتے ہیں وہ دانے جب کلّی کے قدموں سے دور ہوتے ہیں۔ تو پتھر کی زد میں آ جاتے ہیں اور نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ دانے جتنا کلّی کے قدموں سے دُور

ہونگے اُتنی ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کلّی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کلّی کا دامن چھوٹ گیا چکّی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلا تشبیہ کائنات کا مرکز وہ ذات گرامی ہے جسے ربّ تعالےٰ نے قرآن مجید میں "رحمۃ للعالمین" کا لقب دیا ہے ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے لپٹا رہے اُسے گردش زمانہ کا کیا خوف؟ اُسے گردشِ زمانہ اُسوقت ہی اپنی لپیٹ میں لے گی۔ جب وہ مرکزِ کائنات کا دامن چھوڑے گا۔

لہٰذا ہمارے حوادثاتِ زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ اور وہ ذریعہ ہے "درودِ پاک کی کثرت"۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" (دلائل خیرات)

یعنی لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر درودِ پاک پاک کی کثرت کرے اللھم صل وسلم وبارك علے حبیبك النبی الاُمّی وعلے اٰلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریّتہٖ بعددِ کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

میرے عزیز بھائی! درود پاک کے بے شمار اور اَن گنت فوائد ہیں جن میں سے ۵۱ تحریر کئے گئے ہیں یہ سارے کے سارے فائدے بلاشک وشبہ تجھے حاصل ہوں گے مگر تو ان کا بن کر تو دیکھ! اور اگر تو اُن

سے بیگانہ بنہ ہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا فلاں نہیں ہوا۔ تو قصور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پوری آب وتاب کے ساتھ طلوع ہو چکا ہے اور پورے جہان کیلئے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے لیکن اگر شپرہ چشم کہتا پھرے کہ آفتاب نہیں ہے تو قصور اس کا اپنا ہے۔ آفتاب کی فیض رسانی میں بخدا کوئی فتور نہیں ہے۔ اے میرے عزیز! اُن کا دامن پکڑ لے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔ ؎

در دلِ مسلم مقامِ مصطفٰےؐ ست!
آبروئے ما ز نامِ مصطفٰےؐ ست! (اقبالؒ)

دل میں حبیب خدا، سید انبیاء صلوات اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت وعظمت پیدا کر کیونکہ جو دل اُن کی محبت وعظمت سے خالی ہے اُس کے درود پڑھنے کا وزن مچھر کے برابر بھی نہیں ہے

بعض روایتوں میں ہے ثلاثة اشياء لا تزن عند الله جناح بعوضة احدها الصلوٰة بغير خضوع وخشوع والثانی الذکر بالغفلة لان الله تعالےٰ لا یستجیب دعاء قلب غافل والثالث الصلوٰة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من غیر حرمة ونیّة۔

(درة الناصحین ص۶۸)

اے عزیز! حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دین ہیں اُن کی محبت ایمان ہے۔ اُن کی محبت ایمان کا رُکن ہے۔ اِن کی محبت ایمان کی شرط ہے۔

بمصطفٰےؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست! (اقبالؒ)

مطالع المسرات میں ہے فاصل الایمان مشروط باصل الحب و کمال الایمان مشروط بکمال الحب (ص ۶۷)

یعنی اصل ایمان کیلئے اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے کیلئے آقائے دوجہاں صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔

نیز اسی میں ہے ومن لا محبۃ لہٗ لا ایمان لہٗ فحبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم رکن الایمان لا یثبت ایمان عبد و لا یقبل الا بمحبتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

میرے عزیز! ان کی محبت اللہ تعالےٰ کی محبت کیلئے شرط ہے۔

فمحبۃ اللہ مشروطۃ لمحبۃ رسولہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم۔ (مطالع المسرات ص ۶۹)

لہذا جو شخص نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ تعالےٰ کی محبت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے دربارِ الٰہی سے مردود ہے۔

ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان کی طرف صرف راہنمائی ملی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نبی کی طرف سے ایمان کا نور نہیں ہے یہ سُن کر ایک اللہ والے نے فرمایا" ارے کیا کہتا ہے؟ کیا اگر ہم وہ نور جو کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ والہٖ وسلم سے پہنچ رہا ہے۔ کاٹ دیں اور تیرے پاس وہ ہدایت وہ راہنمائی رہ جائے جس کا تو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے اُس نے کہا مجھے منظور ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ وہ بدنصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور

اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے ساتھ کافر ہوگیا اور وہ کفر پر ہی مرگیا۔

نعوذ باللہ من ذالک۔ (الابریز صہ ۲۲۹)

حضرت ابو العباس تیجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

فمن طلب القرب من اللہ تعالیٰ والتوجہ الیہ دون التوسل بہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم معرضا عن کریم جنابہ و مدبرا من تشریع خطابہ کان مستوجبا من اللہ غایۃ السخط والغضب و غایۃ اللعن والبُغض وضل سعیہ وخسر عملہ (سعادۃ الدارین صہ ۲)

یعنی جو شخص حبیب خدا صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر حضور کی جناب سے مُنہ پھیر کر اللہ کا قرب چاہے اور اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتہا درجہ کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے وہ غایت درجہ کی دُوری اور لعنت کا مستحق ہے اُسکی ساری کی ساری کوششیں رائیگاں ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ نعوذ باللہ الکریم۔

اے میرے عزیز! اگر کوئی اِس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ احمقوں کی جنت میں پھرتا ہے۔ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے۔ مبغوض ہے مطرود ہے مہجور ہے مکور ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

مروی ہے کہ رسول اکرم نور مجسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا "یارسول اللہ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا" فرمایا "تو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا" اُس نے عرض کیا "میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی" فرمایا "جب تو اُسکے رسول

سے محبت کریگا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ۔ پھر عرض کیا "اللہ تعالےٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہوگی ؟" فرمایا "جب تو اُن کے طریقے پر چلے گا ۔ اور اُنکی سنّت کی پیروی کرے گا اور اُن سے محبت کرنیوالوں کے ساتھ محبّت کرے گا اور اُن سے بُغض رکھنے والوں کے ساتھ تو بُغض رکھے گا ۔ اور کسی سے محبّت کرے تو اُن کی محبّت کی وجہ سے کرے ۔ اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو اُن کی وجہ سے رکھے ۔"

پھر فرمایا "لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دِل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی ۔ اتنا ہی اُس کا ایمان قوی ہوگا ۔ یوں ہی لوگوں کا کُفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دِل میں میرے متعلق بُغض زیادہ ہوگا ۔ اُس کا کُفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا ۔" پھر فرمایا "خبردار ! جسکے دِل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں ۔ خبردار ! جس دِل میں محبت نہیں ۔ اُس کا ایمان ہی نہیں ہے ۔" (دلائل الخیرات صد ۱۶)

میرے مسلمان بھائی ! اُس محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبّت دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے ۔ سیدی المکرم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں " ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالم بالا میں سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا حضور نے فرمایا "جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ نہ جائے گا ۔"

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صد ۳۰۹)

الحاصل محبوب کبریا شاہِ انبیاء صلوٰت اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت کے بغیر کچھ نہیں ، پہلے تو دل میں محبت پیدا کرا ، اُن کی عظمت دِل

میں بیٹھا اور محبّت کا تقاضا ہے کہ تو اپنے بیگانے کو پہچانے جو اُن کا ہے تو بھی اُن کا بنے جو اُن سے بیگانہ ہے تو بھی اُن سے بیگانہ رہے اگر ایسا ہو کر درودِ پاک پڑھے تو رحمت کے دروازے تیرے لئے کھل جائیں گے جتنے فوائد درودِ پاک کے ذکر ہوئے ہیں اُن سے ہزار گنا فوائد کا تو مستحق ہو گا ورنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ حاصل نہ ہو گا ۔

رہی یہ بات کہ اپنے بیگانے کی کیا پہچان ہے ؟ تو فقیر عرض گذار ہے الاناءُ یترشح بما فیہ یعنی برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اُسکے اندر ہوتا ہے محبّت والوں کی زبان و قلم سے تو محبت و عظمت کی باتیں سُنے گا اور بیگانوں کی زبان و قلم سے بیگانگی کی باتیں سُنے گا ۔

محبّت والوں کی چند باتیں :-

(۱) عام مومنوں کے مقام کی انتہا ، ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے اور شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے اور صدیقوں کے مقام کی انتہا ، نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے اور رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے اور اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقام کی انتہا اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے ۔

(خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ از تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صہ ۵۸)

(۲) - میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ اسلئے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے آقا کا ربّ ہے۔ (سیّدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ۔)

(از مبدا و معاد مترجم صہ ۳۷)

(۳) - میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہ شریف میں حاضری دی تو وہاں چشمِ دِل سے مشاہدہ کیا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ مبارک عرش سے فرش تک مرکزِ جمیع کائنات ہے۔ ہر چند کہ دہابِ مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ لیکن جس کسی کو فیض پہنچا ہے وہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وسیلہ سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہماتِ ملک و ملکوت حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں (یعنی صرف جہاں کے ہی نہیں بلکہ ملک و ملکوت کے مہتمم سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) اور معلوم ہوا کہ ساری خدائی کو انعاماتِ شب و روز روضہ مطہرہ سے پہنچتے ہیں صلی اللہ علے حبیبہ سیّدنا محمد و الہ وسلم

(سیّدی خواجہ محمد معصوم قیوم سرہندی قدس سرہٗ)

(مقاماتِ امام ربانی - ۱۱۲)

(۴) انبیاء کرام علے نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور کے سرچشمۂ آبِ حیات کے ایک پیالہ سے سیراب و مستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور کے بے پایاں سمندر کے ایک گھونٹ پر قانع اور منتفع ہیں فرشتے اُن کے طفیلی اور آسمان اُن کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ اُن کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ اُنکے ساتھ مربوط، اور

ربوبیت کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے جُملہ کائنات اُن ہی کے پیچھے ہے۔ اور کائنات کا بنانیوالا اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے :۔

"انا اطلب رضاك يا محمّد (صلى الله عليه وسلم)"۔

(مکتوبات سیدی سندی خواجہ محمد معصوم قیوم سرہندی قدس سرہٗ ص۳۷)

(۵) ۔"انّ الله تعالےٰ ملكه الارض كلها" اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

(مواہب لدُنیہ للعلامہ القسطلانی رضی اللہ عنہٗ زرقانی ص ۲۴۲/۵)

(۶) ۔"انه صلى الله تعالےٰ عليه واله وسلم يقسم الجنّة بين اهلها" جنتیوں کے درمیان جنت حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہی تقسیم فرمائینگے۔

(زرقانی ص ۱۹۱/۳)

(۷) ۔"فهو خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلا ينفذ امر الامنه ولا ينقل خير الاعنه" یعنی رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم اسرارِ الٰہی کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز، لہٰذا کوئی امر نافذ نہیں ہو سکتا مگر حضور صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی تک منتقل نہیں ہو سکتی مگر حضور صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دستِ کرم سے"۔

(زرقانی ص ۳۸/۱)

(۸) ۔"اذا رام امرا لايكون خلافه وليس لذالك الامر فى الكون صارف" جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو اُس کے خلاف

نہیں ہو سکتا اور اس حکم کو جہان میں کوئی نہیں روک سکتا۔

(زرقانی ص ۳۹)

(۹) - فکان لہٗ ان یخص من شاء بما شاء من الاحکام" حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم مختار ہیں احکام شرعیہ میں سے جس کیلئے جو چاہیں خاص کر دیں۔ (کشف الغمہ للشعرانی قدس سرہٗ ص ۵)

(۱۰) - انسان علائق بدنیہ اور عوائق طبعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ تعالے غایت تنزہ و تقدس میں ہے دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ لہذا اللہ تعالے سے فیض لینا وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ واسطہ حبیب خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ (روح البیان ص ۲۲۷ سورۂ احزاب)

ع معدن اسرار علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب (اعلیحضرت قدس سرہٗ)

اب ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں سن لیجئے تاکہ آپ کو اپنے اور بیگانے کے درمیان تمیز کرنا آسان ہو جائے۔

(۱) - یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ تعالے کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

(۲) - سارا کاروبار جہان اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۱)

(۳) - پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ برے کام سے ڈراوے اور بھلے کام پر خوشخبری سناوے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۸)

(۴) - اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۴۷)

(۵) - رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔

(براہین قاطعہ ص۵۱) (معاذ اللہ)

(۶) - شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔

(براہین قاطعہ ص۵۱) (معاذ اللہ)

یہ چند عبارتیں بطور نمونہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کی خیرخواہی کے لئے لکھی گئی ہیں جس مسلمان کے دل میں محبت رسول اور عشق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا وہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان جائے گا لیکن جو دل عشق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہوگا وہ اپنے آپ کو خود جانے اور اس کا کام اللہ وہ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ سیدنا صدیق اکبر کو ملا جو خواجہ اویس قرنی کو نصیب ہوا یا اللہ! ہمیں بھی اس سے وافر حصہ عطاء فرما۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہوگیا کہ محبت و عظمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشق رسول سے جگمگا اٹھا تو اب اس لازوال دولت بے مثال نعمت اور دونوں جہان کی سعادت (درود پاک) کی طرف آ اور ہمت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وہ لازوال دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے جس نے درود پاک کو لے لیا اس نے دونوں جہان کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سلطان

محمود غزنوی نے ایک دن دُنیاوی دَولت کے اَنبار لگوائے ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور اپنے لونڈی غلاموں کو بُلا کر کہا جس کا جی چاہیے وہ لے لے۔ کسی نے کوئی چیز اٹھائی اور کسی نے کوئی چیز اٹھائی۔ لیکن ایاز خاموش کھڑا رہا جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سلطان محمود نے ایاز سے پوچھا "تو نے کچھ نہیں لیا؟"۔ ایاز نے جواب دیا "میں نے سب کچھ لے لیا" اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی"۔

یوں ہی بلاتشبیہہ باقی اوراد و وظائف اپنی اپنی جگہ صد ہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے درودِ پاک کو لے لیا اس نے شاہِ کونین کو لے لیا جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس و ناکس کے سر پر نہیں رکھا جاتا اور شاہی باز کی خوراک مُردار خور گِدھ کے مُنہ میں نہیں ڈالی جاتی۔ بلکہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔ یہ دولت کسی اونچی قسمت والے کو حاصل ہوتی ہے۔

اے عزیز! جس گروہ نے پوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک کیا ہے۔ یہ عزت و اقبال کا تاج اُنھیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو اس چند روزہ اور فانی دُنیا میں اپنے اوپر آرام کا دروازہ بند کر کے دُنیا کی آسودگی کو رُخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اس میدان میں بازی جیت لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جائے، اور تو بھی انعام و اکرام کا حقدار ٹھہرے۔

جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کی توفیق بھی اُن کے شامل

حال ہوتی ہے۔ "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا"

اللہ تعالٰے مجھ فقیر بے نوا کو اور آپ سب بھائیوں کو اس چشمۂ آب حیات سے سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔

وھو حسبنا ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر وصلی اللہ تعالٰے علی حبیبہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین وعلی الہ واصحابہ وازواجہ الطاھرات المطھرات الطیبات امھات المومنین وذریاتہ واصھارہ وانصارہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علے المرسلین والحمد للہ رب العالمین ٥

فقیر ابوسعید غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمت والنور ومن علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا ہ رسولہ وحبیبہ رحمۃ للعالمین الذی من تمسک بذیلہ نال سعادۃ الدارین ومن احب الصلوٰۃ علیہ فناز فی الکونین فوزًا عظیمًا ہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی الہ واصحابہ واولیاءِ امتہ وعلماء ملتہ صلاۃ دائمۃً بدوام مُلکہٖ باقیۃ ببقائہٖ لامنتھی لھا الی یوم الدین

امّا بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلموا تسلیماہ

باب اوّل: دُرود پاک کی فضیلت احادیثِ مُبارکہ سے

حدیث ۱: عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم قال اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم عَلَیَّ صلاۃ ۔ (ترمذی ص۶۴ ج ۱ کنز العمال ص۴۸۹ ج ۲)

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم۔

حدیث-۲: ان اقربکم منی یوم القیامۃ فی کل موطن اکثرکم علیّ صلاۃ فی الدنیا۔ (سعادۃ الدارین ص۶۰)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا، جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ اجمعین وبارک وسلم

حدیث ۳: عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من صلّ علیّ صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا وکتب لہ عشر حسنات۔

ترمذی شریف ص۶۴ ج اول

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۴: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات۔ (مشکوٰۃ ص۸۶ دلائل الخیرات ص۱۰ تفسیر مظہری ص۴۱۲)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۵: عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشری فی وجہہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک

الاسلمت علیہ عشرا۔ (نسائی۔ دارمی۔ مشکوٰۃ)

دوسری روایت میں ہے: عن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلتُ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ارہ اشد استبشارا منہ یومئذٍ ولا اطیب نفسا قلت یارسول اللہ مارایتک قط اطیب نفسا ولا اشد استبشارا منک الیوم فقال مایمنعنی و ھٰذا جبریل (علیہ السلام) قد خرج من عندی انفا فقال قال اللہ تعالیٰ من صلی علیک صلاۃ صلیت علیہ بہا عشرا ومحوت عنہ عشر سیئات وکتبت لہ عشر حسنات۔ (القول البدیع ص۱۰۹)

وفی روایۃ: بشر امتک ان من صلی علیک الخ فلیکثر عبد من ذالک او لیقل (ص۱۱۰) وفی روایۃ الا صلیت علیہ وملائکتی عشرا۔

(القول البدیع ص۱۱۱)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ: سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربارِ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹادوں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہٰذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجیے اور ساتھ یہ بھی فرمادیجیے کہ اے امت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ دائماً ابداً وبارک وسلم۔

حدیث ۶ : عن ابی بن کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قال قلت یارسول اللہ انی اکثر الصلاۃ فکم اجعل لک من صلاتی فقال ماشئت قلت الربع قال ماشئت فان زدت فھو خیر لک قلت النصف قال ماشئت فان زدت فھو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت اجعل صلاتی کلھا قال اذا یکفی ھمک ویکفر لک ذنبک۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ شریف ص۸۶۔ الزواجر ص۱۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا تو چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے، تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؛ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ تو رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تشریح : اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو درود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے ؎

مولای صل وسلم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

اللّٰھم ارزقنا ھٰذا من المھد الی اللحد برحمتک یا ارحم الراحمین۰

حدیث ۷ : عن فضالۃ بن عبید بینما رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللھم اغفرلی وارحمنی فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عجلت ایّھا المصلّی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللّٰہ بما ھو اھلہ وصلّ علیّ ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اٰخر بعد ذالک فحمد اللّٰہ وصلّی علی النبی صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ایّھا المصلی ادع تجب (رواہ الترمذی وابوداؤد ونسائی ومشکوٰۃ صفحہ ۸۶)

یعنی رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔ جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الٰہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔ (مرقاۃ صفحہ ۲۴۴ ج ۱)

حدیث ۸ : عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللّٰہ تعالیٰ ثم الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سل تعطہٗ سل تعطہٗ۔

(رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر میں نے نبی اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر دُعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم

حدیث ۹ : قال رجل یارسول اللہ ارأیت ان جعلت صلاتی کلھا علیك قال اذا یکفیك اللہ تبارك وتعالیٰ ما اھمك من امر دنیاك وآخرتك واسنادہ جید۔ (القول البدیع ص۱۱۹)

کسی نے عرض کیا یارسول اللہ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ اکرم الاولین والآخرین وعلی آلہٖ واصحابہٖ وبارك وسلم۔

حدیث ۱۰ : عن عبد اللہ بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملائکتہ سبعین صلاۃ

(مشکوٰۃ شریف ص۸۶ القول البدیع ص۱۰۳)

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

حدیث ۱۱: اتانی اٰت من عند ربی عزوجل فقال من صلی علیک من امتک صلاۃ کتب اللہ لہ بھا عشر حسنات و محا عنہ عشر سیات ورفع لہ عشر درجات ورد علیہ مثلھا۔ (جامع صغیر ص۴ ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس امتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس درود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے

اللھم صل وسلم وبارک علی نبیک المصطفے ورسولک المجتبیٰ وعلی اٰلہ واصحابہ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

حدیث ۱۲: عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صلوا علی فان الصلوٰۃ علی کفارۃ لکم وزکاۃ فمن صلی علی صلاۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ عشرا۔

(القول البدیع ص۱۰۳)

رسول اکرم نورِ مجسم شفیع معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۱۳: اکثروا الصلاۃ علیّ فان صلاتکم مغفرۃ لذنوبکم واطلبوا الی الدرجۃ والوسیلۃ فان وسیلتی عند ربی شفاعۃ لکم۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج ۱)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں

کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ
کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وبارک وسلم

حدیث ۱۴ : زینوا مجالسکم بالصلاۃ علیّ فان صلاتکم علیّ نور لکم
یوم القیامۃ۔ (جامع صغیر ص۲۸ ج دوم)

رسولِ اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر
درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے
لیے نور ہوگا۔ اللھم صل علیٰ حبیبك النبیّ الامیّ وآلہ واصحابہ وسلم دائماً ابداً۔

حدیث ۱۵ : عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قال للمصلّی علی نور علی الصراط ومن
کان علی الصراط من اھل النور لم یکن من اھل النّار۔
(دلائل الخیرات، ص۹ مطبع کانپور)

نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پُل صراط
پر عظیم الشان نور عطا ہوگا۔ اور جس کو پُل صراط پر نور عطا ہوگا، وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہوگا۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ رحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تشریح : یہ وہی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے :

یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعیٰ نورھم بین ایدیھم و
بایمانھم بشراکم الیوم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر
خالدین فیھا ذالك ھو الفوز العظیم۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے
ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائے گا تمہارے لیے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے
نہریں جاری ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۶ : ان انجٰکم یوم القیامۃ من اھوالھا و مواطنھا اکثرکم علی صلاۃ (شفاء شریف ص۳۵ جلد دوم)

اور القول البدیع میں اتنا زیادہ ہے :

انہ کان فی اللہ و ملٰئکتہ کفایۃ اذ یقول ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی الایۃ فامر بذالک المؤمنین لیثیبھم علیہ (القول البدیع ص۱۲۱)

اے لوگو! بیشک تم قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا، جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود پاک بھیجنا ہی کافی تھا مگر ایمان والوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے۔

اللّٰھم صلِّ وسلم وبارک علی رسولک المرتضیٰ وحبیبک المصطفیٰ وعلی الہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین -

حدیث ۱۷ : لیردن علی الحوض اقوام ما اعرفھم الا بکثرۃ الصلاۃ علی - (کشف الغمہ ص۲۷ شفا شریف ج۲ ص۳ القول البدیع ص۱۲)

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دنیا میں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد والہ واصحابہ وسلم

اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سورج بالکل ہی قریب ہوگا۔ زمین دھکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی۔ سر چھپانے کو جگہ نہ ہوگی، پینے کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حوضِ کوثر پر امت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دنیا میں درود پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ امت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درود پاک پڑھنے والوں کو دور سے ہی دیکھ کر بلاتیں گے۔ آؤ آؤ ؎

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ	ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے	آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے	لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا	پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیق امت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو، یہ وہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا۔ پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الرحمۃ شفیع الامۃ کاشف الغمۃ و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے، حضرت شیخ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور پہلے میری عقیدت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں مجھے بھی نہایت شدت کی پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔

آگے بڑھا تو حوض کوثر آگیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابۂ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں، دوسرے پر حضرت فاروقِ اعظم ہیں۔ تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدرِ کرار ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض! میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا. کیونکہ میری ساری عقیدت و محبت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ نخواستہ حضرت صدیق اکبر کے پاس آیا۔ آپ نے بھی چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر میں حضرت فاروقِ اعظم کے ہاں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر میں حضرت عثمانِ ذوالنورین کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا۔ پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم محسنِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نظر آگئے جو کہ اپنی امت کو حوض کوثر کی طرف بھیج رہے تھے۔ میں بھی حاضرِ خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے۔ اسی طرح فاروقِ اعظم، صدیق اکبر اور عثمانِ غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں توبہ کر لوں تو پھر؟ اس گزارش پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو توبہ کر لے اور مسلمان ہو جائے تو میں تجھے حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تو کبھی پیاسا نہ ہوگا تو میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر امت کے

والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے حوضِ کوثر پر لاتے اور اپنے دستِ کرم سے مجھے جامِ کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زاں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں بیدار ہوتے ہی اپنے اہل وعیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کر دی، سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سن کر توبہ کر لی اور اس نظریہ سے رجوع کر لیا۔ (شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص ۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق وتائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میرے حوضِ کوثر کے چار رُکن ہیں۔ ایک رُکن میرے پیارے ابوبکر کے قبضہ میں ہوگا۔ دوسرا رُکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رُکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رُکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا۔

لہٰذا جو شخص ابوبکر سے تو محبت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ پلائیں گے اور جو عمر سے محبت رکھے اور ابوبکر سے بغض رکھے، اسے عمر پانی پینے نہیں دیں گے۔ اور جو عثمان سے محبت کرے، مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں پلائیں گے۔

اور جس نے ابوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست کر لیا اور جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہو گیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی گویا اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے۔ (شواہد الحق ص ۵۳۹)

اللھم صل وسلم وبارك على سيد الابرار والنبي المختار وعلى اله و اصحابه الاخيار والحمد لله رب العالمين۔

حدیث ۱۸: عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم من صلی علی فی یوم الف مرۃ لم یمت حتی یری مقعدہ من الجنۃ۔

(القول البدیع ص۱۲۶۔ جلاء الافہام ص۴۲۔ الترغیب والترہیب ص۵۰۵ کشف الغمہ ص۲۱۰)

یعنی جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، ایک پلڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی نکلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بجاہِ حبیبہٖ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔

حدیث ۱۹: من صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ مائۃ ومن صلی علی مائۃ صلی اللہ علیہ الفا ومن زاد صبابۃ وشوقا کنت لہ شفیعا وشہیدا یوم القیامۃ۔ (القول البدیع ص۱۲۰)

یعنی جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی امت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دیں اور ان کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ والہٖ واصحابہٖ وسلم۔

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام آتش دوزخ شود بروے حرام

حدیث ۲۰: من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا ومن صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ مائۃ ومن صلی علی مائۃ کتب اللہ بین عینیہ براۃ من النفاق وبراۃ من النار واسکنہ یوم القیامۃ مع الشہداء۔ (القول البدیع ص۱۰۱، الترغیب والترہیب ص۴۹۵ ج۲)

یعنی جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ اللھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک المصطفیٰ وعلیٰ الہ وسلم۔

حدیث ۲۱: عن عبد الرحمٰن بن عوف قال کان لا یفارق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم منا خمسۃ او اربعۃ من اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لما ینوبہ من حوائجہ باللیل والنہار قال فجئتہ وقد خرج فاتبعتہ فدخل حائطا من حیطان الاسواف فصلی فسجد فاطال السجود فبکیت وقلت قبض اللہ روحہ فرفع راسہ فدعانی فقال مالک فقلت یارسول اللہ اطلت السجود قلت قبض اللہ روح رسولہ لا اراہ ابدا قال فسجدت شکرا لربی فیما ابلانی ای انعم علی فی امتی من صلی علی صلاۃ من امتی کتب اللہ لہ عشر حسنات ومحا عنہ عشر سیأت۔ (القول البدیع ص۱۰۵، الترغیب والترہیب ص۴۹۵)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے تھے تاکہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جاسکے۔ ایک دن

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ حضور ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کرلی ہے۔ پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلاکر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مبارکہ کو قبض فرمالیا۔ اب میں حضور کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میرے ربِ کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی رسولک المختار سید الابرار وعلی اٰلہ واصحابہ الاخیار

حدیث ۲۲: عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یتبرز فلم یجد احدا یتبعہ ففزع عمر فاتبعہ بمطھرۃ یعنی اداوۃ فوجدہ ساجدا فی مشربۃ فتنحی عمر فجلس وراءہ حتی رفع راسہ قال فقال احسنت یا عمر حین وجدتنی ساجدا فتنحیت عنی ان جبرئیل اتانی فقال من صلی علیک واحدا صلی اللہ علیہ عشرا ورفعہ عشر درجات اخرجہ البخاری فی الادب المفرد۔

(القول البدیع ص۱۰۱ ۔ سعادۃ الدارین ص۶۴)

نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرا گئے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لیے، تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بالا خانہ میں سربسجود ہیں۔

حضرت عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تونے بہت اچھا کیا جبکہ تو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ادب مفرد میں نقل کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم و علیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ الطاھرات امہات المومنین وذریاتہ الی یوم الدین والحمدللہ رب العلمین

حدیث ۲۳ : عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا فلیقل عبد او لیکثر (القول البدیع صـ۱۰۱)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مولای صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۲۴ : عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قال من صلی علی کتب اللہ بھا عشر حسنات ومحا عنہ بھا عشر سیأت ورفعہ بھا عشر درجات وکن لہ عدل عشر رقاب۔ (القول البدیع صـ۱۰۱ - الترغیب والترہیب صـ۴۹۶ ج ۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے

دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹادیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۲۵ : عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب ویقول من صلی علی صلاۃ لم تزل الملائکۃ یصلی علیہ ما صلی علی فلیقل عبد منکم او لیکثر۔ (القول البدیع ص۱۱۲)

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا: بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وخلیلہ رحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۲۶ : عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول من صلی علیّ کنت شفیعہ یوم القیامۃ۔ (القول البدیع ص۱۱۲)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک المختار سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ، الی یوم الدین ، والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۲۷ : عن ابی کاھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم یا ابا کاھل من صلی علیّ کل یوم ثلاث مرات و کل لیلۃ ثلاث مرات حبًا لی و شوقًا الیّ کان حقًا علی اللہ ان یغفرلہ ذنوبہ تلک اللیلۃ و ذٰلک الیوم۔ (القول البدیع ص۱۱۷۔ الترغیب والترہیب ص۵۰۲ ج۲)

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ صلی اللہ علی النبی الامی الکریم و علی اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین کل یوم ولیلۃ مائۃ الف الف مرۃ الی یوم الدین۔

حدیث ۲۸ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم من سرّہ ان یلقی اللہ راضیا فلیکثر الصلاۃ علیّ۔ (القول البدیع ص۱۲۳ کشف الغمہ ص۲۷۱ سعادۃ الدارین ص۴۹)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم شفیع اعظم سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ اللھم صل وسلم و بارک علی حبیبک الامین ورسولک الکریم وعلی اٰلہٖ و اصحابہٖ کثیرًا کثیرًا کثیرًا والحمدللہ رب العٰلمین

حدیث ۲۹ : اذا نسیتم شیئًا فصلّوا علیّ تذکروہ انشاءاللہ تعالیٰ۔ (سعادۃ الدارین ص۵۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ

تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاءاللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

فائدہ: باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قاضی محمد سلطان عالم میرپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت بابرکت میں علمائے کرام آتے اور مسائلِ علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود یہ مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فالحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ اطیب الطیبین اطہر الطاہرین اکرم الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۳۰: اکثروا من الصلاۃ علی لان اول ما تسئلون فی القبر عنی۔

(سعادۃ الدارین ص۵۹ کشف الغمۃ ص۲۶۹)

اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔

تشریح: اس مقام پر اولیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لیے فرمائی ہے کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت درود پڑھنے والے کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بناء پر ہی ہوگی، اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا، وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا ھٰذا محمد جاءنا بالبینات یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں

لے کر تشریف لائے تھے، منکر نکیر کہیں گے، بیشک تو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا: نم کنومۃ العروس اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے خالی ہوگا۔ جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تو ان کو پہچانتا ہے، تو وہ کہے گا: ھا ھا لا ادری کنت اقول ما یقول الناس ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا دنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے، میں بھی کہا کرتا تھا۔ اس جواب کو سن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعثِ ایجادِ عالم نورِ مجسم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور رفعتِ شان سن کر دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جوابی جلسہ نہ کر لیں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ اگر نبی کو علم ہوتا تو یہ کیوں ہوا، وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین کو کیوں نہیں بچالیا۔ حضرت عثمان کو کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوالیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا، تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔ وھو نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو، جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں: ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آئے تو آمنے سامنے سٹیج لگ گئے۔ ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وہ اپنی جگہ ہے، لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے سات دن ہو گئے، مجھے آرام

سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات کی، حضورِ انور کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا مدِّ مقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وہ بھی یوں ہی ورق گردانی کرتا ہوگا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیونکہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیبِ خدا سیّد الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال تلاش کرے اس کی یا اس کی جو اس باعثِ ایجادِ عالم رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ کی ذاتِ گرامی کے لیے عیب تلاش کرے۔ جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے مناظر مولوی صاحب نے سنی، تو اس کی قسمت جاگ اٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا سونا کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک کے لیے عیب اور تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بدقسمت کون ہے؟ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وھو الموفق ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۳۱: ذکر فی بعض الاخبار مکتوب علی ساق العرش من اشتاق الی رحمتہ ومن سالنی اعطیتہ ومن تقرب الی بالصلاۃ علی محمد غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر۔

(دلائل الخیرات صـ۱۳ ۔ مطبع کانپور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو، میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے، میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک المختار سید الابرار وعلیٰ الہٖ واصحابہ الاخیار

حدیث ۳۲: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم من قال اللھم صل علی محمد وانزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی۔ (الترغیب والترہیب ص۵۰۲)

• رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے: "اللھم صل علیٰ محمد وانزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ واصحابہٖ وسلم

حدیث ۳۳: ما من عبدین متحابین یستقبل احدھما صاحبہ فیصافحہ ویصلیان علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم لم یتفرقا حتی یغفر لھما ذنوبھما ما تقدم منھما وما تاخر۔

(نزہۃ الناظرین ص۳۱۔ سعادۃ الدارین ص۷۷۔ الترغیب والترہیب ص۵۰۴ الزواجر ص۱۱۱)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں، تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اللھم صل علی النبی الامی الکریم وعلی الہٖ وسلم تسلیما۔

حدیث ۳۴: عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم حتی وقفنا فی مجمع

طرق فطلع اعرابی فقال السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ وبرکاتہ فقال وعلیک السلام ای شیئ قلت حین جئتنی قال قلت اللھم صل علی محمد حتی لا تبقی صلاۃ اللھم بارک علی محمد حتی لا تبقی برکۃ اللھم سلم علی محمد حتی لا تبقی سلام اللھم ارحم محمدا حتی لا تبقی رحمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انی اری الملائکۃ قد سد واالافق۔ (سعادۃ الدارین ص۹۴)

حضرت زید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوتے تو ایک اعرابی آیا، اس نے سلام عرض کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا حضور میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا: اللھم صل علی محمد حتی لا تبقی صلاۃ اللھم بارک علی محمد حتی لا تبقی برکۃ اللھم سلم علی محمد حتی لا تبقی سلام اللھم ارحم محمدا حتی لا تبقی رحمۃ۔

حدیث ۳۵ : عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقال انی رأیت البارحۃ عجبا رایت رجلا من امتی یزحف علی الصراط مرۃ ویحبو مرۃ ویتعلق مرۃ فجائتہ صلاتہ علی فاخذت بیدہ فاقامتہ علی الصراط حتی جاوزہ (القول البدیع ص۱۲۴، سعادۃ الدارین ص۶۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پُل صراط پر سے گزرنے لگا کبھی وہ چلتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔

اللھم صل وسلم وبارك على الحبيب اللبيب الحسيب المجيب
النبی الامی الکریم القریب وعلی آله واصحابه اجمعین یارؤف یا مجیب

مشکل جو سر پہ آ پڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

حدیث ۳۶ : الصلاۃ علی نور لکم یوم القیامۃ عند ظلمۃ الصراط ومن اراد ان یکتال له بالمکیال الاوفیٰ یوم القیامۃ فلیکثر من الصلاۃ علی۔ (سعادۃ الدارین ص۶۸)

اے میری امت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پُل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اسے چاہیئے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

بر محمد می رسانم صد سلام   آں شفیع مجرماں یوم القیام

صلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۳۷ : صلاتکم علی محرزۃ لدعائکم ومرضاۃ لربکم و زکاۃ اعمالکم۔ (سعادۃ الدارین ص۶۸)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے ؎

سلامٌ علیک اے نبیٔ مکرم   مکرم ترا از آدم و نسل آدم

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۱۳۸: کان لا یجلس بین النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و بین ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد فجاء رجل یوما فاجلسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بینھما فعجب الصحابۃ من ذالک فلما خرج قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ھٰذا یقول فی صلاتہ علیّ اللّٰھم صل علیٰ محمد کما تحب وترضیٰ لہٗ او نحو ذالک (سعادۃ الدارین ص۴۳)

شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دوعالم نورِ مجسم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق اکبر کے درمیان بٹھالیا اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے۔ جب وہ چلا گیا تو حضور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا اُمتی ہے جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: اللّٰھم صل علیٰ محمد کما تحب وترضیٰ لہٗ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز اپنی تفسیر عزیزی میں زیرِ آیت ویکون الرّسول علیکم شھیدًا کے تحریر فرماتے ہیں:

تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیونکہ وہ نورِ نبوت سے ہر دیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں اُمتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی سے رُکا ہوا ہے، لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں، اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے نیک و بد عملوں کو بھی جانتے ہیں، اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی فارسی سورۃ بقرہ ص۵۱۸)

اسی لیے عارف رومی قدس سرہٗ نے فرمایا:

در نظر بودش مقامات العباد　　لاجرم نامش خدا شاہد نہاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک میں اس لیے شاہد فرمایا ہے کہ ان کی نظر میں ساری امت کے مقامات ودرجات ہیں۔

اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں۔

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ وسلم صلاۃ وسلامًا علیک یارسول اللہ

حدیث ۳۹ : عن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یارسول اللہ ما اقرب الاعمال الی اللہ تعالیٰ قال صدق الحدیث واداء الامانۃ قلت یارسول اللہ زدنا قال صلاۃ اللیل وصوم الھواجر قلت یارسول اللہ زدنا قال کثرۃ الذکر والصلاۃ علی تنفی الفقر قلت زدنا قال من ام قوما فلیخفف فان فیھم الکبیر والعلیل والصغیر وذا الحاجۃ (القول البدیع ص ۱۲۹۔ سعادۃ الدارین ص ۴۱۲)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا ذکر الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا فقر کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے، تو ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الرؤف الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۴۰ : من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ یستغفرون لہ ما دام اسمی فی ذالک الکتاب۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۳ نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث ۴۱ : من کتب عنی علما فکتب معہ صلاۃ علی لم یزل فی اجو ما قریٔ ذالک الکتاب۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جاتے گی، اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ خیر البریۃ وسید العالمین افضل الخلق ورحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ الی یوم الدین۔

حدیث ۴۲ : یحشر اللہ اصحاب الحدیث واھل العلم یوم القیامۃ وحبرھم خلوق یفوح فیقفون بین یدی اللہ تبارک و تعالیٰ فیقول لھم طالما کنتم تصلون علی نبی انطلقوا بھم الی الجنۃ۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی، وہ دربار الٰہی میں حاضر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہے تھے۔ فرشتو ان کو جنت میں لے جاؤ۔

اللھم صل وسلم وبارک علی اکرم الاولین والآخرین وعلیٰ آلہ واصحابہ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون۔

حدیث ۴۳ : جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فشکا الیہ الفقر و ضیق العیش والمعاش فقال له رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا دخلت منزلك فسلم ان کان فیہ احد اولم یکن فیہ احد ثم سلم علی و اقرأ قل هو الله احد مرة واحدة ففعل الرجل فادر الله علیه الرزق حتی افاض علی جیرانه وقراباته۔

(القول البدیع ص۱۲۹۔ سعادۃ الدارین ص۱۴۳)

ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہوکر فقروفاقہ اور تنگیٔ معاش کی شکایت کی، تو اس کو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو، تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کرو السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته اور ایک مرتبہ قل هو الله احد پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے پہنچا۔

الصلاة والسلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته

حدیث ۴۴ : عن الحسن (البصری) رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه واله وسلم من قرأ القرآن وحمد ربه وصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه واله وسلم فقد التمس الخیر من مظانه۔ (القول البدیع ص۱۳۱)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے ربِ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبك خیر الخلق كلهم

حدیث ۴۵ : من صلی علی فی یوم خمسین مرۃ صافحتہ یوم القیامۃ ۔ (القول البدیع ص۱۳۶)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے۔ قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی الہ واصحابہ وسلم

حدیث ۴۶ : لکل شیئ طھارۃ وغسل وطھارۃ قلوب المؤمنین من الصداء الصلاۃ علی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (القول البدیع ص۱۳۵)

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی الہ واصحابہ وسلم

حدیث ۴۷ : عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قال من صل علی صلاۃ کتب اللہ لہ قیراطا والقیراط مثل احد (القول البدیع ص۱۱۸)

حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ اللھم صل وسلم وبارک حبیبک المجتبیٰ ورسولک المرتضیٰ وعلی الہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین۔

حدیث ۴۸ : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم من اکثر الصلاۃ علی فی حیاتہ امر اللہ تعالیٰ جمیع المخلوقات ان یستغفروا لہ عند مماتہ۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱ ج۲)

فرمایا شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے استغفار کرو، یعنی بخشش کی دعائیں کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک ورسولک وصفیک وخلیلک وعلی اٰلہ واصحابہ بعدد رمل الصحاریٰ والقفار وبعدد اوراق الاشجار وبعدد قطر الامطار الی یوم القرار۔

حدیث ۴۹ : ان جبرائیل علیہ السلام قال للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد اعطاک قبۃ فی الجنۃ عرضها ثلاثمائۃ عام قد حفتها ریاح الکرامۃ لا یدخلها الا من اکثر الصلاۃ علیک۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون ٥

حدیث ۵۰ : عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انہ قال ثلاثۃ تحت ظل عرش اللہ یوم القیامۃ یوم لا ظل الا ظلہ قیل من ھم یا رسول اللہ قال من فرّج عن مکروب من امتی واحیا سُنّتی واکثر الصلاۃ علیّ۔ (القول البدیع ص۱۲۳ - سعادۃ الدارین ص۶۳)

رسول اکرم شفیع اعظم رحمتِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

قیامت کے دن تین شخص عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

اللھم صل وسلم و بارک علی رسولک المصطفٰے ونبیک المرتضٰے وعلی اٰلہ واصحابہ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

حدیث ۵۱: من شم الورد و لم یصل علیّ فقد جفانی۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱)

جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اس نے مجھ پر جفا کی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

بعض احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ گلاب کا پھول سیدِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارکہ سے پیدا ہوا ہے۔ (مدارج النبوۃ ص۴۸ ج۱)

نیز ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں معراج سے واپس آیا تو میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا اور اس سے گلاب پیدا ہوا، لہٰذا جو شخص میری خوشبو سونگھنے کا شوق رکھتا ہو، وہ گلاب کا پھول سونگھے۔

اللھم صل وسلم و بارک علی حبیبک ورسولک الطیب الطیبین الطھر الطاھرین و علی اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۵۲: ان للہ سیارۃ من الملائکۃ اذا مروا بحلق الذکر قال بعضھم لبعض اقعدوا فاذا دعا القوم امنوا علی دعائھم فاذا صلوا علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صلوا معھم حتی یفرغوا ثم یقول بعضھم لبعض طوبیٰ لھؤلاء یرجعون مغفورا لھم (القول البدیع ص۱۲۷ سعادۃ الدارین ص۶۱)

رسول اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں، جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو۔ تو جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں، تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً　　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلهم

حدیث ۵۳: ان للّٰہ سیارۃ من الملائکۃ یطلبون حلق الذکر فاذا اتوا علیها حفوا بهم ثم بعثوا رائد هم الی السمآء الی رب العزۃ تبارك وتعالیٰ فیقولون ربنا اتینا علی عباد من عبادك یعظمون الآئك ویتلون کتابك ویصلون علیٰ نبیك محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ویسئلونك لآخرتهم ودنیاهم فیقول تبارك وتعالیٰ غشوهم رحمتی فیقولون یارب ان فیهم فلانا الخطاء انما اعتبقهم اعتباقا فیقول تبارك وتعالیٰ غشوهم رحمتی فهم الجلساء لا یشقی بهم جلیسهم۔ (سعادۃ الدارین ص۶۱)

فرمایا رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جبکہ کسی حلقۂ ذکر پر آتے ہیں، تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ جل شانہٗ کے دربار بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں۔ تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک

بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گنہ گار ہے وہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔

اللھم صلّ وسلم وبارك على حبيبك المكرم وعلى اله واصحابه اجمعين۔

حدیث ۵۴: عن عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان للمساجد اوتادا جلساؤهم الملائكة ان غابوا فقدوهم وان مرضوا عادوهم وان راؤهم رحبوا بهم وان طلبوا حاجة اعانوا هم فاذا جلسوا حفت بهم الملائكة من لدن اقدامهم الى عنان السمآء بايديهم قراطيس الفضة واقلام الذهب يكتبون الصلاة على النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ويقولون اذكروا رحمكم الله زيدوا زادكم الله فاذا استفتحوا الذكر فتحت لهم ابواب السماء واستجيب لهم الدعاء وتطلع عليهم الحور العين واقبل الله عزوجل عليهم بوجهه مالم يخوضوا فى حديث غيره ويتفرقوا فاذا تفرقوا اقام الزوار يلتمسون حلق الذكر۔ (القول البدیع ص۱۱۶ سعادۃ الدارین ص...)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم نورِ مجسم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:
کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں، ان کے ہمنشین فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں، تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں، تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرحبا کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں

تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسولِ اکرم رُوحِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام واکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے، جب تک کہ وہ دنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اُٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں، تو ان کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں اور وہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین رحمۃ للعالمین
وعلی آلہ و اصحابہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ بعدد
خلق اللہ وزنۃ عرش اللہ و بعدد کلمات اللہ

حدیث ۵۵ : اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلاۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ تعالیٰ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تبتغی الا لعبد من عباد اللہ تعالیٰ وارجوان اکون ہوانا فمن سال لی الوسیلۃ حلت لہ شفاعتی۔ (سعادۃ الدارین ص۵۵)

جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درود پاک کے

بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دُعا کرو کیونکہ وسیلہ جنّت میں ایک مکان ہے، وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لیے بنایا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہٰذا جو شخص میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا، وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی حبیبک شفیع المذنبین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

فائدہ : علامہ دینوری اور علامہ نمیری رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہوا ور بندہ یہ دعا نہ پڑھے : اللّٰھم رب ھذہ الدعوۃ المستمعۃ المستجاب لھا صل علیٰ سیدنا محمّد وعلی اٰل سیدنا محمد وزوجنا من الحور العین تو جنّت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۵)

حدیث ۵۶ : عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم انہ قال اکثرکم علی صلٰوۃ اکثرکم ازواجًا فی الجنۃ۔

(القول البدیع ص۱۲۶ سعادۃ الدارین ص۵۹ دلائل الخیرات ص۸ کانپوری کشف الغمہ ص۲۱)

نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والثناء والتسلیم نے فرمایا اے میری امت تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا، اس کو جنّت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ واصحابہ وبارک وسلم

جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث ۵۷: اکثروا الصلاۃ علی فی اللیلۃ الغراء والیوم الازھر فان صلاتکم تعرض علی۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج اول)

فرمایا احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے (جمعہ) کی چمکتی دمکتی رات میں اور (جمعہ) کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

حدیث ۵۸: اکثروا الصلوۃ علی فی یوم الجمعۃ فانہ یوم مشھود تشھدہ الملائکۃ وان احدا لن یصلی علی الاعرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج ۱)

فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے۔ اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے، تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ اللھم صل وسلم وبارک علیٰ رسولک المبعوث رحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۵۹: اکثروا من الصلاۃ علی فی کل یوم جمعۃ فان صلاۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ فمن کان اکثرھم علیّ صلاۃ کان اقربھم منی منزلۃ۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج ۱)۔

اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے، لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہو گا، اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہو گی۔ اللھم صل وسلم وبارك على رسولك المصطفٰى ونبيك المجتبٰى وحبيبك المرتضٰى وعلى اٰله واصحابه كلما ذكرك وذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكرك وذكره الغافلون۔

حدیث ۶۰: اكثروا من الصلاة علي في يوم الجمعة وليلة الجمعة فمن فعل ذالك كنت له شهيدا وشافعا يوم القيامة۔

(جامع صغیر ص۵۴ ج ۱)

(میری امت مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔)

بر محمد می رسانم صد سلام — آں شفیعِ مجرماں یوم القیام
ہر کہ باشد عاملِ صلوٰۃ مدام — آتشِ دوزخ شود بر وے حرام

حدیث ۶۱: اذا كان يوم الخميس بعث الله ملائكة معهم صحف من فضة واقلام من ذهب يكتبون يوم الخميس وليلة الجمعة اكثر الناس صلاة على النبي صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم (سعادة الدارين ص۵۰)

۱) (رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہے) اللھم صل وسلم وبارك على حبيبك المصطفٰى ورسولك المرتضٰى وعلى اٰله واصحابه وازواجه الطاهرات المطهرات امهات المؤمنين بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة

حدیث ۶۲ : اذا کان یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ فاکثروا الصّلاۃ علی ۔ (سعادۃ الدارین ص۵۷)

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے، تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو

مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم

حدیث ۶۳ : عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من صل علی یوم الجمعۃ مائۃ مرّۃ جاء یوم القیامۃ ومعہ نور لو قسم ذٰلك النور بین الخلائق کلھم لوسعھم ۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص۱۲)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو حاوی ہو۔

اللھم صل وسلم وبارك علی سیدنا ومولانا محمد شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین. الیٰ یوم الدین۔

حدیث ۶۴ : ان اقربکم منی یوم القیامۃ فی کل موطن اکثرکم علی صلاۃ فی الدنیا من صلی علی فی یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ سبعین من حوائج الاٰخرۃ وثلاثین من حوائج الدنیا ثم یوکل اللہ بذالك ملکا یدخلہ فی قبری کما تدخل علیکم الھدایا یخبرنی بمن صل علی باسمہ ونسبہ الیٰ عشیرتہ فاثبتہ عندی فی صحیفۃ بیضاء (سعادۃ الدارین ص۶۰)

(رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر دُرود پاک پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے' اس نے بھیجا ہے' تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔) اللّٰھم صل وسلم وبارک علی حبیبک النبی المختار سید الابرار وعلی اٰلہ و اصحابہ واھل بیتہ اجمعین۔

حدیث ۶۵: ان للہ ملائکۃ خلقوا من النور لا یھبطون الا لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ بایدیھم اقلام من ذھب ودوی من فضۃ وقراطیس من نور لا یکتبون الا الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ (سعادۃ الدارین ص۶۱)

(حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔)

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۶۶: من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم و فیہ قبض وفیہ النفخۃ و فیہ الصعقۃ فاکثروا فیہ من الصلاۃ علی فان صلاتکم معروضۃ علی قالوا یارسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا

علیك وقد ارمت یعنی بلیت قال ان اللّٰہ عزوجل حرم علی الارض

ان تاکل اجساد الانبیاء (سعادۃ الدارین ص۷۸)

(تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اوراسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارد ہوگی، لہٰذا تم اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ کیسے حضور کے دربار میں درودپاک پیش ہوگا، حالانکہ انسان قبر میں جاکر بوسیدہ ہوجاتا ہے تو سرورانبیاء محبوب کبریا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے یعنی نبیوں کے جسم پاک صحیح وسلامت رہتے ہیں، لہٰذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔)

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۶۷: من صلی صلاۃ العصر یوم الجمعۃ فقال قبل ان یقوم من مکانہ اللّٰھم صل علی محمد النبی الامی وعلی اٰلہ وسلم تسلیما ثمانین مرۃ غفرت لہ ذنوب ثمانین عاما وکتب لہ عبادۃ ثمانین سنۃ۔ (سعادۃ الدارین ص۸۲)

(سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسّی بار یہ درود پاک پڑھا اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمدن النبی الامی وعلیٰ اٰلہ وسلّم تسلیماً ہ تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اوراس کے نامۂ اعمال میں اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے) اللّٰھم صل علیٰ حبیبك ورسولك ونبیك النور المکنون والسرّ المخزون وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

خود درود پاک سنتے ہیں

حدیث ۶۸ : ان للّٰہ تعالیٰ ملکا اعطاہ سمع العباد فلیس من احد یصلی علی الا ابلغنیھا وانی سألت ربی ان لا یصلی علی عبد صلاۃ الا صلی علیہ عشرا امثالھا ۔ (جامع صغیر ص ۹۴/۱)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے ۔ لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے، تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما ۔ (القول البدیع ص ۱۱۲)

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کاملین نے سیدِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور دراز مسافت سے سُن لینے کا استنباط فرمایا ہے ۔ چنانچہ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا :

اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور دراز سے سننے کی اور پہنچانے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کان مبارک دور سے سننے والے نہیں بنا سکتا۔"

(انقلاب حقیقت ص۴۸)

دُور و نزدیک سے سننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ بھی اس پر شاہد عدل ہیں۔

حدیث ۶۹: عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوتہ حیث کان قلنا وبعد وفاتک قال وبعد وفاتی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

(جلاء الافہام لابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ ص۶۳)

حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے، اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔

سلامٌ علیک اے نِزآباتے علوی ۔۔۔ بصورت مؤخر بمعنیٰ مقدم

سلامٌ علیک اے نِزاسمائے حسنیٰ ۔۔۔ جمال تو آئینۂ اسمِ اعظم

حدیث ۰۰: قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارأیت صلاۃ المصلین علیک ممن غاب عنک ومن یاتی بعدک ما حالہما عندک فقال اسمع صلاۃ اہل محبتی واعرفہم وتعرض علی صلاۃ غیرہم عرضا۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص۱۸)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۷: عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ وعدنی اذا مت ان یسمعنی صلاۃ من صلی علی وانا فی المدینۃ وامتی فی مشارق الارض ومغاربہا وقال یا ابا امامۃ ان اللہ یجعل الدنیا کلہا فی قبری وجمیع ما خلق اللہ اسمعہ وانظر الیہ فکل من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ بہا عشرا ومن صل علی عشرا صلی اللہ علیہ مائۃ (درۃ الناصحین ص۲۲۵)

سیدنا ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق ومغرب میں ہوگی اور فرمایا

اے ابو امامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضۂ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اللھم صل وسلم وبارک وسلم علی الحبیب المختار والنبی الامی
سید الابرار وعلی الہ واصحابہ اولی الایدی والابصار

اس مسئلہ کی تفصیل و وضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواھر" کا مطالعہ کریں۔

حدیث ۷۲: عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم انہ قال اکثروا من الصلاۃ علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ فان فی سائر الایام تبلغنی الملائکۃ صلاتکم الا لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ فانی اسمع صلاتی ممن یصلی علی باذنی (نزہۃ المجالس ص۱۱۰ ج۲)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں، اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم الامین،
وعلی الہ واصحابہ کما تحب وترضیٰ فالحمد للہ رب العلمین

تیری عطا عطائے حق — تیری رضا رضائے حق
وحیِ خدا ہے تیرا کلام — تجھ پر درود اور سلام

درود پاک نہ پڑھنے کی وعید

حدیث ۷۳ : عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم من نسی الصلاۃ علی خطئ طریق الجنۃ۔ (القول البدیع ص۱۴۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

یومر باقوام یوم القیامۃ الی الجنۃ فیخطئون الطریق فقیل یارسول اللہ ولم ذالک قال سمعوا باسمی ولم یصلوا علی (نزہۃ المجالس ص۱۱۰ ج۲)

یعنی کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے عرض کی گئی یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے، فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حدیث ۷۴ : عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم من نسی الصلاۃ علی نسی وفی روایۃ خطئ طریق الجنۃ۔ (القول البدیع ص۱۴۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

فائدہ : درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے خصوصاً جبکہ سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ وہ دیگر اعمالِ صالحہ کی بدولت جنت کا حقدار بھی ہوگیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔

(معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اعلم! اس کی وضاحت میں بعض احادیث مبارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گی۔

حدیث ۷۵: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ شریف ص۸۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۷۶: عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لا یری وجھی ثلاثۃ انفس العاق لوالدیہ وتارک سنتی ومن لم یصل علی اذا ذکرت بین یدیہ۔

(القول البدیع ص۱۵۱)

ام المومنین حبیبۂ حبیب رب العالمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔ اپنے والدین کا نافرمان۔ ۲۔ میری سنت کا تارک۔ ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفےٰ ورسولک المرتضےٰ ونبیک المجتبیٰ وعلی آلہ واصحابہ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون۔

حدیث ۷۷: عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما اجتمع قوم ثم تفرقوا عن ذکر اللہ عزوجل وصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا قاموا عن انتن جیفۃ (القول البدیع صفحہ ۱۵۰)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں، پھر اُٹھ جاتے ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے تو وہ یوں اٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھے ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ دائماً ابداً

حدیث ۷۸ : عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم قال لا یجلس قوم مجلسا لا یصلون فیہ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم الا کان علیہم حسرۃ وان دخلوا الجنۃ لما یرون من الثواب۔ (القول البدیع ص۱۵۱)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے، لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی، وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الذی بالمومنین رؤف رحیم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۷۹ : سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے :

الا کان علیہم من اللہ ترۃ یوم القیامۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم (القول البدیع ص۱۴۹)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ سیدِ عالم نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں، ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا چاہے بخش دے۔

صلی اللہ علیٰ سیّدنا حبیب رب العالمین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۸۰ : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم الا انبئکم بابخل البخلاء الا انبئکم باعجز الناس من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔ (القول البدیع ص۱۴۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر پاک ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم

کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون

حدیث ۸۱ : عن عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم قال من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ دخل النار۔ (القول البدیع ص۱۴۶)

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ جائے گا۔ (معاذاللہ) صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم

حدیث ۸۲ : من الجفاء ان اذکر عند رجل فلا یصلی علی۔

(القول البدیع ص۱۴۷)

یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۸۳ : عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم من ذکرت عندہ فلم یصل علی فقد شقی۔ (القول البدیع ص۱۴۵)

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بدبخت ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی اٰلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۴۸: عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رقی المنبر فلما رقی الدرجۃ الاولیٰ قال اٰمین ثم رقی الثانیۃ فقال اٰمین ثم رقی الثالثۃ فقال اٰمین فقالوا یارسول اللہ سمعناک تقول اٰمین ثلاث مرات قال لما رقیت الدرجۃ الاولیٰ جاءنی جبریل (علیہ السلام) فقال شقی عبد ادرک رمضان فانسلخ منہ ولم یغفرلہ فقلت اٰمین ثم قال شقی عبد ادرک والدیہ اواحدھما فلم یدخلاہ الجنۃ فقلت اٰمین ثم قال شقی عبد ذکرت عندہ فلم یصل علیک فقلت اٰمین۔ (رواہ البخاری۔ القول البدیع ص۱۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوتے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوتے تو کہا آمین۔ یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پہ چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور عرض کیا بدبخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا، رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین! دوسرا بدبخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اُسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کرسکا)، میں نے کہا آمین! تیسرا وہ شخص بدبخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر پاک ہو اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین!

اللھم صل علی حبیبک ورسولک ونبیک وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم بعدد رمل الصحاریٰ والقفار وبعدد اوراق الاشجار وبعدد قطر الامطار۔

حدیث ۸۵ : ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کانت تخیط شیئاً فی وقت السحر فضلت الابرۃ وطفی السراج فدخل علیہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاضاء البیت بضوئہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ووجدت الابرۃ فقالت ما اضوء وجہک یارسول اللہ قال ویل لمن لا یرانی یوم القیامۃ قالت ومن لا یراک قال البخیل قالت ومن البخیل قال الذی لا یصلی علی اذ سمع باسمی (القول البدیع ص۱۴۷ نزہۃ الناظرین ص۳۱)

ام المومنین محبوبہ محبوب رب العالمین العفیفۃ العلیمۃ الزاہدۃ الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے چہرۃ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اس پر ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا حضور آپ کا چہرۃ انور کتنا روشن ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ویل (ہلاکت) ہے۔ اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی بخیل کون ہے فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۸۶ : مر رجل بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ومعہ ظبیۃ قد اصطادھا فانطق اللہ سبحانہ الذی انطق کل شئی الضبیۃ فقالت یارسول اللہ ان لی اولادا وانا ارضعھم وانھم الان جیاع فامر ھٰذا ان یخلعنی حتی اذھب فارضع اولادی واعود قال فان لم تعودی قالت ان لم اعد فلعننی اللہ کمن تذکر بین یدیہ فلا یصلی علیک اوکنت کمن صلی ولم یدع فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیه واٰلہٖ وسلم اطلقها وانا ضامنها فذهبت الظبیۃ ثم عادت فنزل جبریل علیہ السلام وقال یا محمد اللہ یقرئك السلام ویقول وعزتی وجلالی انا ادحم بامتك من هذہ الظبیۃ باولادها وانا ادھم الیك کما دجعت الظبیۃ الیك (القول البدیع ص۱۴۸)

نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے: فا طلقها واسلم یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہوگیا۔

ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبیٔ رحمت شفیعِ اُمت مرجع خلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوتِ گویائی عطا فرمادی تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہٰذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے، میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دُعا نہ مانگے۔ پھر سرکارِ دوعالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا ہرنی بچوں کو دُودھ پلا کر واپس آگئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوگئے اور عرض کی یا حبیب اللہ اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔

اللھم صل وسلم وبارك على النبي الامی الکریم الامین وعلیٰ اٰله واصحابه اجمعین کلما ذکرك وذکره الذاکرون وکلما غفل عن ذکرك وذکره الغافلون۔

حدیث ۸۷: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه واله وسلم کل امرذی بال لا یبدأ فیه بذکر اللہ ثم بالصلاۃ علی فھو اقطع اکتع۔ (مطالع المسرات ص۶)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بامقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے، وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم

حدیث ۸۸: کل کلام لا یذکر اللہ تعالیٰ فیه فیبدأ به وبالصلاۃ علی فھو اقطع ممحوق من کل برکة۔ (مطالع المسرات ص۶)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو بغیر ذکرِ الٰہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کردیا جائے وہ دُم کٹا ہے، وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبه اطیب الطیبین اطھر الطاھرین وعلیٰ اٰله واصحابه اجمعین فالحمد للہ رب العٰلمین۔

فائدہ: فقیر پُر تقصیر ابوسعید عفرلہ نے "تذکرۃ الواعظین" میں یہ ارشادِ گرامی پڑھا تھا: اے ابوہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درود پاک نہ پڑھیں تو اس بستی سے بھاگ جا، کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے اوکما قال۔

واللہ تعالیٰ الموفق لما یحب ویرضیٰ۔

حدیث ۸۹ : عن ام انس ابنۃ حسین بن علی عن ابیھا رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال قالوا للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم یارسول اللہ ارایت قول اللہ عزوجل ان اللہ وملائکتہ یصلّون علی النبی فقال علیہ الصلٰوۃ والسلام ان ھذا من العلم المکنون ولو لا انکم سألتمونی عنہ ما اخبرتکم ان اللہ عزوجل وکل بی ملکین فلا اذکر عند عبد مسلم فیصلی علی الا قال ذانک الملکان غفر اللہ لک و قال اللہ تعالیٰ وملائکتہ جوابا لذینک الملکین اٰمین وفی لفظ اٰخر عند بعضھم وزاد ولا اذکر عند عبد مسلم فلا یصلی علی الا قال ذانک الملکان لا غفر اللہ لک وقال اللہ عزّوجل وملائکتہ جوابا لذینک الملکین۔ اٰمین۔ (القول البدیع ص۱۱۶)

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاہزادی سیدہ ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا یارسول اللہ آیت پاک ان اللہ وملائکتہ الخ کے متعلق کچھ فرمایئے، تو فرمایا یہ ایک پوشیدہ علم سے ہے، اگر تم نہ پوچھتے تو میں نہ بتاتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے ہیں جب میرا ذکر پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ فرشتوں کی اس دُعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے باقی فرشتے کہتے ہیں آمین! ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا جب میرا ذکر پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ مجھ پر درود پاک نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے تو اس دُعا پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے کہتے ہیں آمین!

اللھم صل علی النبی المختار والحبیب سیّد الابرار وعلیٰ الہ واصحابہ اولی الایدی والابصار۔

متفرّق

حدیث ۹۰ : قال النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم من عسرت علیہ حاجۃ فلیکثر من الصلاۃ علی فانہا تکشف الہموم والغموم والکروب وتکثر الارزاق وتقضی الحوائج (دلائل الخیرات کانپوری ص۱۴۲) (نزہۃ الناظرین ص۳۱)

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو، وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم

حدیث ۹۱ : عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیئ حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دُعا زمین وآسمان کے درمیان رک دی جاتی ہے جب تک تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک نہ پڑھے اوپر نہیں چڑھ سکتی۔

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا　　زمیں در حبِ او ساکن عرش در عشق او شیدا

حدیث ۹۲ : عن بعض الصحابۃ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین انہ قال ما من مجلس یصلی فیہ علی سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم الا قامت منہ رائحۃ طیبۃ حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملائکۃ ہذا مجلس صلی فیہ علی محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم۔

(دلائل الخیر ص۱۳ سعادۃ الدارین ص۱۴۳)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سید العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے۔ اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں، تو کہتے ہیں زمین . پر کسی مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے - صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ الیٰ یوم الدین۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الطیب الطاہرین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہٰذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اس خوشبو مبارک کو اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق و وجدان دنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لیے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفراء کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں، بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے - (سعادۃ الدارین ص۱۴۳)

بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

حدیث ۹۳: عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم قال ایما رجل مسلم لم تکن عندہ صدقۃ فلیقل فی دعائہٖ اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات فانھا زکاۃ وقال لایشبع المؤمن خیرا حتی تکون منتھاہ الجنۃ۔ (القول البدیع ص۱۲۷۔ الترغیب والترھیب ج۲ ص۵۰)

رسولِ اکرم رُوحِ دوعالم شفیعِ معظم نورِ مجسّم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے، تو وہ یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

تو یہ اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہوگا اور فرمایا مؤمن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت پہنچ جائے۔

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وعلیٰ الہٖ وسلم

حدیث ۹۴: روی عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم انہ قال لعائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا یا عائشۃ لا تنامی حتی تعملی اربعۃ اشیاء حتی تختمی القرآن وحتی تجعلی الانبیاء لک شفیعًا یوم القیامۃ وحتی تجعلی المسلمین راضین عنک وحتی تجعلی حجۃ وعمرۃ فدخل علیہ الصلاۃ والسلام فی الصلاۃ فبقیت علی فراشی حتی اتم الصلاۃ فلما اتمھا قلت یا رسول اللّٰہ فداک ابی وامی امرتنی باربعۃ اشیاء لا اقدر فی ھذہ الساعۃ ان افعلھا فتبسم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و

آله وسلم وقال اذا قرأت قل هوالله احد ثلاثا فكانك ختمت القرآن

واذا صليت علی وعلی الانبیاء من قبلی فقد صرنالك شفعــآء

يوم القيامة واذا استغفرت للمؤمنين يرضون عنك واذاقلت

سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر

فقد حججت واعتمرت ۔ (درۃ الناصحین مصری عربی ص۸۹)

سیدنا سرورِ دو عالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سونے سے پہلے چار کام کرلیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء کرام کو اپنے لیے قیامت کے دن کے لیے شفیع بنا اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کر اور ایک حج و عمرہ کرکے سو یہ فرما کر حضرت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز کی نیت باندھ لی۔ سیدتنا امّ المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس وقت نہیں کرسکتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اے عائشہ! جب تو قل ھو اللہ تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تو نے گویا قرآن کریم ختم کرلیا اور جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لئے قیامت کے دن شفیع ہونگے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے اور جب تو کہے گی:

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ تو تو نے حج و عمرہ کرلیا۔ اللّٰھم صل علی حبیبك المکرم ورسولك المحترم ونبیك المعظم وعلی آلہ واصحابہ وبارك وسلم۔

حدیث ۹۵ : انا اوّل الناس خروجا اذ بعثوا وانا قائدھم اذا جمعوا وانا خطیبھم اذا صمتوا وانا شفیعھم اذا حوسبوا و انا مبشرھم اذا ائیسو واللواء الکریم یومئذٍ بیدی و مفاتیح الجنان بیدی وانا اکرم ولد اٰدم علی ربی ولا فخر یطوف علی الف خادم کانھم لؤلؤ مکنون وما من دعاء الاّ بینہ و بین السمآء حجاب حتی یصلی علی فاذا صل علی انخرق الحجاب وصعد الدعآء ۔ (سعادۃ الدارین ص۶۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں گے، تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے، تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب سب خاموش ہوجائیں گے، تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے، تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب ناامید ہوں گے، تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربار الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ میرے گرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ۔ رکاوٹ) ہے تاوقتیکہ مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے اور جب کہ درود پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ چھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف قبولیت کیلئے چڑھ جاتی ہے۔

اللھم صل وسلم علیٰ حبیبک محمدٍ وّعلیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم

مولایَ صل وسلم دائمًا ابدًا

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۹۶ : عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم لا تجعلونی کقدح الراکب قیل وما قدح الراکب قال ان المسافر اذا فرغ من حاجۃ صب فی قدحہ ماءً فان کان الیہ حاجۃ توضأ منہ اوشربہ والا اھرقہ اجعلونی فی اوّل الدعاء واوسطہ واٰخرہ۔ (سعادۃ الدّارین ص۲۷)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربارِ نبوّت میں عرض کیا گیا حضور مسافر کا پیالہ کیسے ہوتا ہے توحضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے۔ زاں بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوتی، تواس سے پانی پی لیا، ورنہ پانی کو گرادیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو، بلکہ جب دعا مانگو تواس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم

فائدہ : جب ربّ العالمین سے دُعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کرو اور درود پاک پڑھو۔

ہر کہ سازد وردِ جاں صلِّ علیٰ　　حاجتِ دارین اوگردد روا

حدیث ۹۷ : عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا سئلتم اللہ حاجۃ فابدؤا بالصلاۃ علیّ فانّ اللہ تعالیٰ اکرم من ان یسئال حاجتین فیقضی احدھما ویرد الاخریٰ۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۸ ج ۲)

رسولِ خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو، تو پہلے درود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرلے اور دوسری کو ردّ کردے۔

فائدہ: درود پاک بھی دُعا ہے اور بزرگانِ دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول بھی ہوسکتی ہے اور مردود بھی سوا درود پاک کے کہ درود پاک کبھی ردّ نہیں ہوتا تو جب درود پاک دُعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم ورحیم کے کرم و فضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دُعا سے الگ کرکے اسے تو قبول کرلے اور دوسری دعا کو ردّ کردے، بلکہ دُرود پاک کی برکت سے وہ دُعا بھی قبول ہو جاتی ہے، اگرچہ اس کا اثر و انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

اللھم ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركًا
فيه اللھم صل وسلم وبارك على رسولك
المصطفىٰ ونبيك المجتبىٰ وحبيبك المرتضىٰ وعلى
اٰله واصحابه الى يوم الجزاء والحمد لله رب العٰلمين۔

حدیث ۹۸: عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کل دعاء محجوب حتی یصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ (سعادۃ الدارین ص۳۱)

نورِ مجسّم سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے، تاوقتیکہ نبی اکرم رُوحِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

اللھم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى اٰله و
اصحابه بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة

حدیث ۹۹ : انکم تعرضون علیٰ باسمائکم وسیماکم فاحسنوا الصلوٰۃ علیٰ ۔ (سعادۃ الدارین ص۶۲)

تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

اللھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد النبی الامی الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرًا کثیرًا۔

حدیث ۱۰۰ : من سلم علی عشرا فکانما اعتق رقبۃ۔

(سعادۃ الدارین ص۹۷)

رسولِ اکرم نبیٔ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود وسلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلیٰ الٰہ واصحابہ وسلم تسلیما

حدیث ۱۰۱ : من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا ومن صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ مائۃ ومن صل علی مائۃ صلی اللہ علیہ الفًا ومن صل علیٰ الفًا زاحمت کتفہ کتفی علی باب الجنۃ ۔ (سعادۃ الدارین ص۸۰ القول البدیع ص۱۰۸)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

ہر کہ باشد عاملِ صلوٰا مدام آتشِ دوزخ شود بروئے حرام

اللھم صل وسلم و بارک علی النبی المصطفیٰ والحبیب المجتبیٰ والرسول المرتضیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

حدیث ۱۰۲: ان اللہ لینظر الی من یصلی علی ومن نظر اللہ الیہ لایعذبہ ابدا۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۶۹)

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم ابدا

حدیث ۱۰۳: زینوا مجالسکم بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبذکر عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۶۹)

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکرِ خیر سے مزین کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین۔

حدیث ۱۰۴: من قال اللھم صل علی روحِ محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور رانی فی منامہ ومن رانی فی منامہ رانی یوم القیامۃ ومن رانی یوم القیامۃ شفعت لہ ومن شفعت لہ شرب من حوضی و حرم اللہ جسدہ علی النار۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۶۹، القول البدیع ص ۲۳)

جو شخص یہ درود پاک پڑھے: اللھم صل علیٰ روحِ محمد فی الارواح وعلیٰ جسدہ فی الاجساد وعلیٰ قبرہ فی القبور

اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھ لے گا میں اس کی شفاعت کرونگا اور میں جسکی شفاعت کرونگا وہ حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اُسکے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دیگا

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وّ علیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم

حدیث ۱۰۵ : وکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ جعل لامتی فی الصلاۃ علی افضل الدرجات۔

(کشف الغمہ ص ۲۷۱)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے، بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے مجھ پر درود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔

مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا علیٰ حبیبکَ خیرِ الخلق کلّھم

حدیث ۱۰۶ : اقرب ما یکون احد کم منی اذا ذکرنی وصلّی علیّ۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۱)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

اللھم صل علیٰ حبیبك النبی الامی الکریم الامین وعلیٰ الہ و اصحابہ وازواجہ الطاھرات المطھرات امھات المومنین وذریتہ اجمعین

حدیث ۱۰۷ : من صلّی علیّ طھر قلبہ من النّفاق کما یطھر الثوب الماء۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۱)

جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۰۸ : من قال صلی اللہ علیٰ محمد فقد فتح علی نفسہ سبعین بابا من الرحمۃ والقی اللہ محبتہ فی قلوب الناس فلا یبغضہ الا من فی قلبہ نفاق ۔ (کشف الغمہ ص۲۷۲ ج۱)

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا، بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی سید السادات ومنبع البرکات وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔ فالحمد للہ رب العالمین

حدیث ۱۰۹ : من لم یصل علی فلا دین لہٗ (کشف الغمہ ص۲۷۲ ج۱)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۱۰ : کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لاوضوء لمن لم یصل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کشف الغمہ ص۲۷۲ ج۱)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفٰے ونبیک المجتبٰے الطیب الطیبین اطھر الطاھرین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۱۱۱ : الدعاء بین الصلاتین لایرد (بہجۃ المحافل ص۴۱۳ ج۲)

وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو، وہ رد نہ کی جائے گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی الہ واصحابہ وازواجہ الطاھرات المطھرات امھات المؤمنین ذریتہ اجمعین وبارک وسلم ابدا

دوسرا باب

اقوال مبارکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فرمان

(۱) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپکو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپکے دل کے خطرات کو آپکے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپکی جان کو آپکے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپکی نظر کو آپکی آنکھ کے ساتھ قرب ہے موسیٰ علی نبیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی" ہاں! یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفٰے پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (القول البدیع ص۱۳۲) (سعادۃ الدارین ص۸۷)

(معارج النبوۃ صـ۲۰۸ مقاصد السالکین صـ۵۴)

(۲) مسالک الحنفاء میں ہے اللہ تعالےٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی پیاس نہ لگے۔ عرض کی۔ ہاں یا اللہ، تو ارشادِ باری ہوا۔ اے پیارے کلیم میرے حبیب پر درود پاک کی کثرت کر۔ (القول البدیع صـ۱۲۴) (سعادۃ الدارین صـ۸۷)

(۳) جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علےٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ پھر جب اللہ تعالےٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرما دی تھی آدم علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے فرمایا یہ حوا ہے۔ عرض کی یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ پہلے اس کا مہر دو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پہ دس مرتبہ درودِ پاک پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درودِ پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ

میرا نکاح کر دے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علےٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالےٰ نے ان کا حضرت حوّا کے ساتھ نکاح کر دیا لہٰذا حضرت حوّا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم (سعادۃ الدارین ص۸۸)

افضل الخلق بعد الانبیاء

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۴) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (القول البدیع ص۱۲) سعادۃ الدارین ص۸۸۔

اُمّ المؤمنین حبیبۂ حبیب ربّ العالمین

صدّیقہ بنت صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قولِ مبارک

(۵) مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک ہے لہٰذا مجالس کو درودِ پاک سے مزیّن کرو (سعادۃ الدارین) ص۸۸

سیدنا ابوہریرہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

(۶) آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا

یہ جنت کا راستہ ہے۔ سعادۃ الدارین صہ ۸۸۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادگرامی

(۷) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن وہب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو (القول البدیع صہ ۱۹۰ سعادۃ الدارین صہ ۸۸۔

حضرت سیّدنا حذیفہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

(۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے (سعادۃ الدارین صہ ۸۹)

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادگرامی

(۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ درود پاک کی کثرت کرو (سعادۃ الدارین صہ ۸۹) القول البدیع صہ ۱۹۷

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک

(۱۰) فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ (سعادۃ الدارین صہ ۸۹)

سیدنا امام زین العابدین جگر گوشہ شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

(۱۱) امامِ عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
اہلسنّت و جماعت کی علامت اللہ تعالےٰ کے پیارے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۸۹)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالی

(۱۲) آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم شفیع اعظم صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں (سعادۃ الدّارین ص۸۹ القول البدیع ص۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۱۳) فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے (سعادۃ الدّارین ص۸۹

حضرت ابنِ نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

(۱۴) فرمایا کہ اہلِ علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسُولِ اکرم نبی محترم صلّی اللہ علیہ وسلم پہ درود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے۔

اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کرلیتا ہے (سعادۃ الدارین ص ۸۹)

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد

(۱۵) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلّم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے۔ لہٰذا ہم پہ لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا زیادہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کریں پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تعظیم و توقیر پہ دلالت کرتے ہیں۔ اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ و سلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی درود بھیجتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے بھی۔ حالانکہ فرشتے شریعت مطہرہ کے پابند نہیں ہیں تو وہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، احق۔ احریٰ، اخلق ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔ (ملخصاً سعادۃ الدارین ص ۸۹)

غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی

(۱۶) آپ نے فرمایا۔ علیکم بلزوم المساجد وکثرۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
یعنی اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کو لازم کر لو۔ (فتح ربانی صـ۱۲)

حضرت عارف صاوی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی

(۱۷) فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالےٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (ورد وظائف) میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا (سعادۃ الدارین صـ۹)

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ کا قول مبارک

(۱۸) امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا۔ ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ اور ادائے حق کی خاطر اور تعظیم وتوقیر کے لئے اور درود پاک پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ ادائے شکر ہے۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر

بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسُولِ مکرّم شفیع معظّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہماری دوزخ سے نجات کا سبب ہیں وہ ہمارے جنّت میں جانے کا ذریعہ ہیں وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں (صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم) سعادۃ الدّارین ص۹

علامّہ اقلیشی رحمۃ اللہ تعالٰے کا قول مبارک

(۱۹) فرمایا کہ وہ کونسا وسیلہ شفاعت ہے اور کون سا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو اس ذات والاصفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذات بابرکات پر اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ بس اس ذات والاصفات پر درود پاک پڑھنا نورِ اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درود پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لیے صبح وشام کی عادت بن چکی ہے۔ اے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے عمل پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی اُمیدوں کو حاصل کر لے گا اور تو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا (سعادۃ الدّارین ص۹) القول البدیع ص۱۲۶

حضرت علامّہ عراقی رحمۃ اللہ تعالٰے کا قولِ مبارک

(۲۰) فرمایا اے میرے عزیز تو اُس ذات پر درود پاک کی کثرت کر جو سید السّادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی

کان ہیں کیونکہ اس ذات والاصفات پہ درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لیے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لیے رحمت وبخشش کی دعائیں شامل ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۹۱)

عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک

(۲۱) فرمایا کہ ہم سے رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح وشام حضور کی ذات بابرکات پر درود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درودِ پاک پڑھنے کا اجر وثواب بتائیں اور ہم ان کو سیدِ دوعالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت وعظمت کے اظہار کے لئے درود پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح وشام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا ورد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور جیسا

کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں صاحب حل وعقد اور صاحب بسط وکشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لہٰذا جو شخص اُن آقا کی صدق ومحبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھے) اس کے لئے بڑوں بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کے مقربوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیخ نورالدین شونی رحمتہ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمتہ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔
(سعادۃ الدارین ص۹۱)

سیدنا ابو العباس تیجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۲۲) فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیب محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے۔ غیوب ومعارف کی چابی ہے انوار واسرار حاصل کرنے کی چابی ہے تو جو شخص اس سے الگ ہوگیا وہ کٹ گیا اور دھتکارہ گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا،

حضور قلب کے ساتھ کیونکہ درُودِ پاک دنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا (سعادۃ الدارین صـ ۹۲)

حضرت خواجہ عطا اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

(۲۳) فرمایا کہ جو شخص (نفلی) نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درُود بھیجتا ہے۔ تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجا لائے اور ادھر ایک بار حبیبِ خدا نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درُود پاک عمر بھر کی ساری نیکیوں سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ اسے عزیز تو ان پر درُودِ پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے (سعادۃ الدارین صـ ۹۳)

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ وازواجہ الطاہرات المطہرات امہات المومنین و ذریاتہ الی یوم الدین۔

امام محدث علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

فرمایا کہ اس محبوب کریم اور رسول عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سب سے اولیٰ واعلیٰ افضل، اکمل، اجلی واشہیٰ ازہر انور ذکر پاک آپ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنا ہے۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۹۴)

اللھم ارزقنا ھذا فی کل وقت وحین یارب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ ورسولہ ولواء عرشہ وزینۃ فرشہ وقاسم رزقہ وسید خلقہ ومہبط وحیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

(۲۵) آپ نے فرمایا۔ بھا وجدنا ما وجدنا (القول الجمیل عربی صفحہ ۱۰۳)

یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں خواہ اخروی) سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

سیدی المکرم حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۲۶) فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۷۴۲/۲)

پیکرِ عشق و محبت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الفضل الربانی کا قول مبارک

(۲۷) آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حل مشکلات کے لیے تریاقِ مجرب ہے (حجتہ اللہ مع العالمین ص ۷۹۲)

حضرت شیخ عبدالعزیز تقی الدین رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۲۸) آپ نے تسہیل المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں سے درود پاک افضل ہے۔ (نزہتہ الناظرین ص ۳۲)

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا قول مبارک

(۲۹) آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربار الٰہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فساد نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے ..... وہ عمل کون سا ہے۔ وہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر نہایت انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود و سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہو گا۔ اے میرے پروردگار مجھے سچا یقین ہے

کہ یہ (درود و سلام) والا عمل تیرے دربار عالی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس (درود و سلام) کے دروازے سے آئے اسے اس کے رد ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔

(اخبار الاخیار صہ ۳۲۶)

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۳۰) فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں (تنبیہ الغافلین صہ ۱۶۱)

حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۳۱) فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کے ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے

(ذکر خیر صہ ۱۹۴)

(۳۲) نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں وہ اس

گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔ (ذکرِ خیر صـ ۱۹۴)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری قدس سرہ کا ارشادِ مبارک

فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں۔ وہ یوں درود پاک پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ (نزہۃ المجالس صـ ۱۰۵/۲)

سیدی عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۳۴) سوال۔ جنت صرف درود پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے
جواب:۔ اس لیے کہ جنت نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا شدہ ہے۔ (الابریز صـ ۵۵۴)

حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالے کا ارشاد گرامی

(۳۵) آپ درود پاک کو اسم اعظم قرار دیتے تھے (خزینہ کرم ۶۹)
یعنی جیسے اسم اعظم سے سارے کے سارے کام ہو جاتے ہیں یوں ہی درود پاک سے بھی سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیاوی ہوں خواہ اخروی پورے ہو جاتے ہیں تو ان کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے (فقیر ابو سعید عفرلہٗ)

شیخ المشائخ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

(۳۶) دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذاتِ گرامی پر کہ جس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے اور بڑوں پر بھی۔ یا اللہ درُود بھیج اس پیارے رسول پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے ہم اس جہاں میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی صلی اللہ تعالٰے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم۔

حضرت علامہ فاسی صاحب مطالع المسرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۳۷) فرمایا اللہ تعالٰے نے بندوں کے لیے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہذا جو شخص جتنا درُود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا زیادہ حقدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رحمت حاصل کرنے کا حقدار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو (مطالع المسرات صـ۳)

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۳۸) فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو انکے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں اس سے اظہار محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصف کمال کے زیادہ لائق ہے لہٰذا جو شخص اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درود پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالےٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالےٰ بلند کرے گا۔
(درۃ الناصحین ص۱۶۷)

مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

(۳۹) فرمایا۔ بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیب خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں اسی لیے سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقت توبہ اللہ تعالےٰ کے دربار اس کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا (تفسیر روح البیان ص۱۹۵/۲)

حضرت مولانا ملا معین کاشفی رحمتہ اللہ تعالےٰ کا قول مبارک

(۴۰) فرمایا کہ اللہ تعالےٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے لہٰذا مومنین

کے لئے تو زیادہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں صلّی اللہ تعالیٰ علی النبیّ الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم (معارج النبوۃ ص ۳۱۴)

(۴۱) نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کے لئے شفیع بنایا ہے حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دنیا میں اُمّت اپنے آقا پر درود پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے لہٰذا درود پاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ رب العالمین جل جلالہٗ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱۸)

مفسرِ قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۴۲) فرمایا حضور صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ روح انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالےٰ کے انوار کی تجلّیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر لے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے درو دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور درو دیوار چمک اٹھتے ہیں یوں ہی امّت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کے روح الانور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے اسی لئے حضور نے فرمایا۔ ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ (معارج النبوۃ ص ۳۱۶)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی قدس سرہ کا قول مبارک

(۴۳) فرمایا کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے اس لیے کہ درود پاک کی کثرت سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی برکت سے سب سئیات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں (مقاصد السالکین ص ۵۲)

سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۴۴) فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ منورہ پر حاضری نہ دیتے ہوں۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے دربار رسالت میں حاضری دیتے ہیں۔ اور روضہ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ روضہ مطہرہ کو چھوتے ہیں اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف

پرواز کر جاتے ہیں اور ستّر ہزار اور آجاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔

اللّٰھم صلِ وسلّم دائماً ابدا ۔ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشاد گرامی

(۴۵) دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہم نے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وآلہ وسلّم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درُود پاک پڑھے اللہ تعالےٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البدیع صـ۱۲۳)

سیّدنا امام شعرانیؒ قدس سرہٗ کا ارشاد گرامی

(۴۶) درُود پاک کی کثرت کی کم از مقدار کے متعلق فرمایا بعض علماء کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علما نے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (افضل الصلوات صـ۳۱)

(۴۷) نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درُودِ پاک کی اتنی

کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سیدِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔ (افضل الصلوات صہ ۲۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ بیداری کی حالت میں جاگتے ہوئے ۷۵ بار سید دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے بخود فرماتے ہیں کہ میں اب تک بیداری کی حالت سے سرکار دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیث مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں۔" (میزان کبرےٰ ج ۱ ص ۴۲)

(۴۸) نیز فرمایا اے بھائی اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسولِ اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا لہٰذا جو شخص سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درود پاک والی خاص خدمت نہ کرسکے اور اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے۔ اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں، ایسے کی مثال اس

کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوات صا۳)

(۴۹) نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدام ہوں گے سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے (افضل الصلوات صا۳)

محشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی
پر وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

(۵۰) نیز فرمایا۔ اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمالِ صالحہ بہت ہوں لیکن سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو (افضل الصلوات صا۳)

(۵۱) شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہلِ محبت کو چاہیے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں۔ یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہان خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔

("نور بصیرت" از میاں عبدالرشید صاحب اخبار نوائے وقت)

تیسرا باب

واقعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیاوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ درود پاک سے

(۱) کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ جو اللہ تعالےٰ کو منظور ہو ہوتا وہی ہے۔ اُس شخص کا کاروبار معطل ہوگیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پہ پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اُس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعوےٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اُس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اِس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اُس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سُنا ہو کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "جس بندے پر کوئی مصیبت، کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درودِ پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے"۔ الحاصل اُس نے عاجزی اور زاری

کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا جب ستائیس ۲۷ دن گذر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے "اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کیلئے مجھے تین ہزار دینار دیدے۔

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ مجھے آقائے دوجہاں رحمت دوعالم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی تیسری رات پھر اُمت کے والی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سنا دو عرض کیا یارسول اللہ! (فداک ابی وامی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو"۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے میں بیدار

ہوا نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اُٹھے اور فرمایا "مرحبا! برسولِ اللہ حقاً" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے۔ اُن میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا "یہ تین ہزار قرضہ کی ادائگی کیلئے" اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچہ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا "یہ تیرے کاروبار کیلئے" اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل وجان سے کیا کروں گا۔" فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا؟ ہے حالانکہ تو مفلس تھا، کنگال تھا میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اُٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا "ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اُسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحب دین

(قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی اُنکی رحمت کا حقدار ہوں" یہ کہہ کر اُس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اِس کا قرض اللہ رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیلئے معاف کر دیا۔ اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا "آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے"۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا "اللہ اور اُسکے پیارے رسول کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں"۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آگیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی ہے۔ (جذب القلوب ص۲۴۳ مع تصرف)

مُشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مُشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

(۲) ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا۔ مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عالمِ رؤیا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُمتی کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا۔ تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے کہو کہ وہ تمھیں پانچ سو درہم دے دے وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربارِ رسالت میں سو بار درودِ پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درودِ پاک نہیں پڑھا"۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حالِ زار

بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا۔ اور دربارِ الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا "اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درودِ پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دیدو۔ اور ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا "اے بھائی! یہ ہزار درہم آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپکے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکارؐ کے حکم کی تعمیل ہے"۔ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔

(معارج النبوۃ صـ ۳۲۹ جلد اوّل)

(۳) ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کیلئے درودِ پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد درودِ پاک کے سنا دیئے۔

وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درودِ پاک پڑھتا رہا۔ اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اسکی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اسکے منہ سے درودِ پاک کا وِرد جاری رہتا اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی "ارے بدبخت! کیا تم ہر وقت صلّ علےٰ محمد کہتے رہتے ہو اسکو چھوڑ دو اور آدمی بنو کچھ کما کر لاؤ۔ مگر اسکا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درودِ پاک کا وِرد

نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا۔ اسکے ذمہ سو روپیہ مہاجن کا قرضہ تھا۔ اس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اسکی عورت کو اور بھی موقع مل گیا۔ خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا وہ مردِ صالح تنگ آکر آدھی رات کو اٹھا اور دربارِ الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی "یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہاروں کا سہارا ہے تو حاجتمندوں کا حاجت روا ہے"۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مردِ صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی۔ اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے۔ اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے "اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمھارا سارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمھارا مددگار ہوں"۔ اس مردِ صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا "میں وہی ہوں جن پر تو درودِ پاک پڑھتا رہتا ہے"۔

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری کی ساری بیقراری دور ہو گئی۔ اور پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "گھبرانے کی ضرورت نہیں تم صبح وزیر اعظم کے پاس جانا اور اسکو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا"۔ جب وہ مردِ درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا "میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں" دربان

اُسکی حیثیت اور لباس دیکھ کر مُسکرا دیئے اور کہا "کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں، چلو یہاں سے بھاگو!"

لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دِل بھی تھا۔ اس کو رحم آگیا اور کہا بھائی! ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہو گئی تو ملاقات کر لینا" جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا۔ تو انھوں نے کہا "اس آدمی کو بلالو" جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیرِ اعظم وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سُن کر بہت خوش ہوا اور اُسے بجائے ایک سو کے تین سو روپیہ دے کر رخصت کیا

جب وہ مردِ صالح وہ روپیہ لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی وہ مردِ صالح بیوی کو روپے دیکر اپنے کام یعنی درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا اور وہ قرضخواہ مہاجن روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اسکے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا" یہ سُن کر حاکم نے پوچھا "بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لئے جاؤ گے"۔ اس نے کہا "یہ بات وزیرِ اعظم سے معلوم کر و کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے"

حاکم نے وزیرِ اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا "جج صاحب! خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے" جج صاحب یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گئے اور اس مردِ صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی

خاطرداری کی اور جو سو روپیہ اُس مردِ صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دیدیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیرِ اعظم اور حاکم بھی اِس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اِس کے ساتھ ہے۔ اُس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درودِ پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے :۔

ہر کہ سازد وِردِ جان صل علیٰ !!

حاجت دارین او گرد دو روا !!

(وعظ بے نظیر ص ۲۵)

سبق :۔ اِن تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہر اُمتی کو جانتے ہیں اور اُنکی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں۔ اور یہی عقیدہ اکابرِ اہلِ سُنّت وجماعت کا ہے چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ "تفسیر عزیزی" میں آیت "مبارکہ ویکون الرسول علیکم شھیدا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وہ نورِ نبوت سے ہر مؤمن کے رُتبے کو جانتے ہیں کہ اِس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں اُمتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

الحاصل رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے گناہوں کو بھی

جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمہارے اچھے برے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں"۔ (تفسیر عزیزی صفحہ ۵۱۸ سورۂ بقر)

بلکہ سرورِ دو عالم نورِ مجسم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے خود فرمایا "بیشک اللہ تعالٰی نے ساری دنیا میرے سامنے کر دی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں"۔

(اس حدیث کو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت کیا ہے)

۔ (مواہب لدنیہ و شرحہ للزرقانی صفحہ ۲۱۴ جلد ۷)

نیز صاحب تفسیر روح المعانی" رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ " یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے "اے پیارے نبی! ہم نے آپکی امت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ ان کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور ان کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی امت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں (تفسیر روح المعانی صفحہ ۴۵ جز ۲۲)

(اور اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں)۔

اللہ تعالٰی ہم سب کو عقائدِ اہلسنت و جماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو!۔

(۴) حضرت ابو عبد اللہ صانع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجتمند عیال دار صابر و عابد رہتا تھا ایک دن وہ

رات کو نماز کیلئے اُٹھا تو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے
جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو
اور اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھو اور دیکھو
کہ اللہ تعالےٰ کیسے درودِ پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل
وجود اور احسان سے"۔

لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درودِ
پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس مردِ صالح
پر بھی نیند طاری کر دی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ اور وہ
شاہِ کونین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ اور
آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تسلّی دی اور فرمایا "جب اللہ
تعالیٰ کے علم سے صبح ہو گی تو اے پیارے اُمتی! تجھے فلاں مجوسی کے
گھر جانا ہو گا اور اُسے میرا اسلام کہنا۔ نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے
وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالےٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے"۔

یہ فرما کر رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے گئے اور
وہ مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی لیکن اُس
نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور کو دیکھا اُس نے الحق حضور
کو ہی دیکھا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیونکہ شیطان حضور کی شکل میں نہیں آسکتا اور
یہ بھی محال ہے کہ حضور مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر
اُسکو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا

ستارہ چمکا۔ پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اسکا کاروبار وسیع تھا۔ جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے۔ اس نے اُسے اجنبی دیکھ کر پوچھا "کیا آپ کو کوئی کام ہے؟"۔ اُس مردِ صالح نے فرمایا "وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے"۔

اُس نے نوکروں غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا "تجھے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سلام فرمایا ہے" یہ سُن کر مجوسی نے سوال کیا "کون تمھارا نبی ہے"؟ فرمایا "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یہ سُنکر مجوسی نے سوال کیا "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر اُس مردِ صالح نے فرمایا "میں جانتا ہوں لیکن میں نے دو بار حضور کو دیکھا ہے اور مجھے اِسی بات کی تاکید فرمائی ہے" یہ سُن کر مجوسی نے اللہ تعالےٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمھارے نبی نے بھیجا ہے"۔ اِس نے کہا اللہ تعالےٰ شاہد ہے۔ اور مجھے یہی فرمایا ہے"۔

پھر مجوسی نے پوچھا "اور کیا کہا ہے"؟ اس نیک مرد نے کہا "نیز حضور نے فرمایا ہے کہ تو اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے"۔ اس مجوسی نے پوچھا "تجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی دُعا ہے؟ اُس نے جواباً فرمایا "مجھے علم نہیں" پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آئیں تجھے بتاؤں وہ کونسی دُعا ہے" جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا "آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے

ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا :۔

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا "سُن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالےٰ سبحانہ پر اور اُسکے نبی محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اُس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اُسے دیکھوں"۔ تو چونکہ اُس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی۔ اس کے اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اُسکا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا" بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لہٰذا اگر تو بھی اسلام قبول کرے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ"!

یہ سن کر بیٹے نے کہا" ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کرونگا۔ لیجئے سُن لیجئے! اَشْہَدُ اَلَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَالہٖ وسلم۔

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی۔ اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اِس باپ نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے

کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اس نے مردِ صالح سے کہا "کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسول اکرم، نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مردِ صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں۔"

اس نے کہا "جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا۔ تاکہ آرام کروں اور میرے پڑوس میں ایک سیدزادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں "امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دکھایا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی جزا نہ دے۔"

جب میں نے اس شاہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا۔ اور سخت کوفت ہوئی ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اترا۔ اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین

ایک
شاہزادیاں ہیں اور اُن کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چُنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لئے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں اُنکے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شاہزادیوں نے کہا "امّی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔ یہ سُن کر اُن شاہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا "بیٹی! یہ اللہ تعالےٰ کا رزق ہے اُس نے بھیجا ہے۔ تو شاہزادیوں نے کہا" ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھالیں جبکہ بھیجنے والا مجوسی ہی ہے۔ پہلے اُس کیلئے اپنے ناناجان کی شفاعت سے اِس کے مسلمان ہونے اور اُسکے جنّتی ہونے کی اللہ تعالےٰ سے دُعا کریں"۔

اُن شاہزادیوں نے دُعا کرنا شروع کی اور اُنکی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہٰذا یہ وہ دُعا ہے کہ جسکی قبولیت کی بشارت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اور اب میں حضور کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی۔ اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہوگئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کردی ہے اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لیجائیں"۔

۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۴۵)

سبق: اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوتے ہیں اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ کہ نبی اکرم شفیعِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علےٰ حبیبہ سیدنا محمد واٰلہ وسلم۔

تنبیہ: (سوال) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعتِ مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور نے اس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا؟۔

(جواب) ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باذن اللہ دلوں کے احوال جانتے ہیں لہذا ہمارے عقیدہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی تاجدار مدینہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا۔ اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے سلام بھیج دیا۔

مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ ان پر یہ وزنی اعتراض ہے۔ کہ انکے نزدیک نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم حکم شرع کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) گنہگار ٹھہرتے ہیں۔

اللھم احفظنا من تفوہ مثل ھذا القول الخبیث ووفقنا لتمسک مسلک اھل السنۃ والجماعۃ واحشرنا معھم۔

(۵) مستری بابا نور محمد صاحب سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ

میں مکہ مکرمہ گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہوگیا۔ کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کیلئے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا۔ یوں ہی، تین دن گذر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک مجھے اونگھ آگئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو" میں نے اُسے دم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا اور دم کراتا پھر وہ مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اُسوقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ درود شریف پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینۂ کرم صہ۲۵۴)

اللّٰھم صل وسلم علٰی حبیبک المصطفٰی ونبیک المجتبٰی وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ کلما ذکرک وذکرہٗ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہٖ الغافلون۔

(۶) حضرت قاضی شرف الدین بارزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب توثیق عری الایمان میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۱۳ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اُترا پھر مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اُسوقت ہوا جبکہ سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا۔ اور ایک طرف چل دیا۔ لیکن

مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے؟ اور اُدھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی:

"یا محمداہ! یا محمداہ! انا مستغیث بک" یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجئے!

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سُنی "اِدھر آؤ!" میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں اُنھوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے اُن سے اُنس سا ہوگیا پھر وہ مجھے لے کر چلے، چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی۔ اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے میں مارے خوشی کے پکار اُٹھا اور اُن بزرگ نے فرمایا "یہ تیری سواری ہے" اور مجھے اُٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے "جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامراد نہیں چھوڑتے" اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا ہیں یہی تو اُمت کے والی اور اُمت کے غمخوار ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اُس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے

اندھیرے میں حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے سخت شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا"۔ (نزہتہ الناظرین ص۳۳)

(۷) کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " میں مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ بھوک سخت لگی ہوئی تھی۔ یوں ہی پندرہ دن گذر گئے۔

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہوگیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ مقدسہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی "یارسول اللہ! اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے"۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدر کرار سامنے ہیں رضی اللہ عنہم۔

مجھے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا " اٹھو! سرکار تشریف لائے ہیں"۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی میں نے آدھی کھالی اور آنکھ کھل گئی میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ صل اللہ تعالیٰ حبیبہ مصطفٰی ورسولہ المجتبیٰ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم

(سعادۃ الدارین ص۱۲، نزہتہ الناظرین ص۳۳)

یہ دو واقعات ہیں فقیر نے دونوں کو ملاکر ایک ہی بیان کر دیا ہے۔

(۸) حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورِ دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا اقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ جو اِسکی زد میں آیا شاید ہی کوئی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی جہاز والے زندگی سے نااُمید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ میں زیارتِ جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے سرفراز ہوا اُمت کے والی صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہدے کہ وہ ہزار مرتبہ درودِ نجاتی پڑھیں یہ فرمایا اور میری آنکھ کھُل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا " گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں اُٹھو! درودِ پاک پڑھو!" ہم نے ابھی تین صد بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی۔ طوفان ختم ہو گیا۔ اور ہم درودِ پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے"۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی، اور مصیبت میں ہو وہ اس درودِ پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دیگا اور وہ اپنی مرادیں کامیاب ہوگا۔

(القول البدیع صہ ۲۲۹، نزہۃ الناظرین صہ ۱۳۱)

(۹) (ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا۔ اُنھوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ! وہ تمھیں کچھ دیں گے۔

سائل جب حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس،

آیا اور اُس نے کہا "یا اللہ! مجھے کچھ دیجئے تنگدست ہوں"۔

آپ کے پاس اُسوقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کیلئے بھیجا ہے آپ نے دس بار درودِ پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا "ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انھوں نے پوچھا "تجھے کیا دیا ہے اِس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحۃ القلوب ملفوظات شیخ الاسلام فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ ص۱۶۱)

(۱۰) ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گذر گئے کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہٗ یہاں آئے ہوئے ہیں اُس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا "فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درودِ پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ برکت ساری درودِ پاک کی ہے۔

(راحۃ القلوب ص۱۶۱)

(۱۱) جب شیخ الاسلام حضرت فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ نے مندرجہ بالا درودِ پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا "بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے مہربانی فرمائیے!"۔ یہ سُن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور

سر اُٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پہ پھونکا اور اُن درویشوں کو دیدیں وہ حیران ہوگئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے"؟

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا "حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی" جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درودِ پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔

(راحۃ القلوب ص۱۶۱)

(۱۲) محمد بن فاتک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القراء ابوبکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ اور پھٹا پرانا اس کا لباس تھا۔

ہمارے اُستاد اُٹھے اور اُسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی اس آنے والے نے عرض کی "آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے" شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا۔ تو غریبوں کے والی بے سہاروں کے سہارے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا "یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں! اور اُسے میرا سلام کہو اور اُسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو ۱۰۰ سو دینار دیدے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ۱۰۰۰ ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آگیا تھا۔ آپ وہاں

گئے اور باقی درودِ پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابوبکر اُٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے پہنچ کر وزیر سے فرمایا "وزیر صاحب! یہ آپ کی طرف رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے قاصد ہے"۔ یہ سُنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھدیئے اور عرض کیا "اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا"۔ پھر وزیر صاحب نے عرض کیا "حضرت! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کیلئے ہیں اور پھر سو دینار گن کر اور حاضر کئے اور کہا یہ اسلئے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سو دینار اور حاضر کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اُٹھانا پڑی یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینار حاضر کیا۔ مگر حضرت شیخ ابوبکر نے فرمایا "ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سو دینار"۔

(سعادۃ الدارین ص۱۲۳، رونق المجالس ص۱۱)

(۱۴) حضرت ابو محمد جرزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر باز اشہب (شاہی باز) آیا تھا۔ لیکن ہائے میری قسمت! کہ میں اُسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گذرنے کو ہیں بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہیں آیا۔ کسی نے پوچھا "وہ کون سا

باز اشہب تھا تو فرمایا "ایک دن جبکہ میں رباط (سرائے) میں تھا۔ نماز عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا زرد رنگ بال بکھرے ہوئے، برہنہ سر پاؤں ننگے۔

اس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ مغرب تک یونہی درود پاک میں مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر اسی طرح مشغول ہو گیا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے، میں اس درویش کے پاس بھی گیا اور پوچھا "تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا"؟ اس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ میرے لئے گرم گرم حلوا لیتے آئیں

میں نے اس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اسکے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے یہ سوچا کہ یہ بیچارا ابھی نیا نیا اس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے وہاں ہم نے کھانا کھایا نعت خوانی ہوتی رہی۔ رات کے آخری حصہ میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درود پاک میں مشغول ہے۔ میں بھی مصلے بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے دبا لیا۔ آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیب خدا ہیں صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور یہ ارد گرد انبیاء کرام ہیں علے نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

میں آگے بڑھا اور حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا حضور صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے رُخِ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کیا" یارسول اللہ! مجھ سے کونسی غلطی ہو گئی کہ حضور توجہ نہیں فرما رہے ہیں"۔

فرمایا" میری اُمّت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواہش ظاہر کی تھی (حلوا طلب کیا) مگر تو نے اس کی پرواہ نہیں کی"۔ یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو جسے میں نے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے یہ تو یگانہ روزگار ہے یہ وہ ہے جس پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نظرِ عنایت ہے۔ میں اُسے ضرور کھانا لا کر دوں گا۔ لیکن میں جب اُس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درودِ پاک پڑھ رہا تھا وہ جگہ خالی تھی وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی خیال کیا شاید وہی نہ ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے۔ آخر میں نے آواز دی" اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لا کر دوں۔

یہ سن کر اُس نے فرمایا" ہاں! میری ایک روٹی کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول (علٰے نبینا وعلیھم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تو مجھے روٹی لا کر دے مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے

اسی (حیرانی) کی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۴)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشق رسول بستا ہے جنہوں نے "درود پاک" کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ ورفع درجاتہم۔

(۱۴) ۱۹۶۵ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایس۔ اے زبیری کا بیان ہے۔ مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ اخبار کوہستان ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

(۱۵) انور قدوائی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیرالدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسران علاقہ

کے ساتھ آپ کی گرفتاری کیلئے آیا اور اُس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لئے اور کمرہ سے باہر آگئے درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اُتر رہے تھے۔ اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا اور پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈا پر پہنچے اپنے نام پر ڈھاکہ کیلئے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ سارا واقعہ علامہ صاحب نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدوائی کو تحریر کیا اور درودِ شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ (خزینۂ کرم ص۱۶۹)۔

(۱۶) ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پہ دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے۔ اور دو گواہ بھی لے آیا۔ اُن دونوں نے گواہی بھی دیدی۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا[ع۱] تو مدعیٰ علیہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اونٹ کو حاضر کرنیکا حکم دیجئے اور اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے"۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

ع۱:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختار ہیں خواہ وہ ظاہری شہادت پر حکم لگائیں خواہ باطنی ثبوت جو نورِ نبوت سے ثابت ہوا اس پر حکم لگائیں۔ کما فی المدارک۔

اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نے فرمایا" اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے"؟

اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حقاً حقاً یا رسول اللہ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انھوں نے حضور کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کے ہاتھ کٹوانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا" وہ کونسا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے"؟ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اُٹھتا بیٹھتا میں حضور کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک پڑھتا رہتا ہوں"۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا" اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دیگا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۷)

اور "نزہتہ المجالس" میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُسے فرمایا" اے میرے پیارے صحابی جب تو پلصراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔

(نزہتہ المجالس ص ۱۰۶/۲)

یہ ساری برکتیں درودِ پاک کی ہیں۔ اللھم صل وسلم علے النبی الامی الکریم وعلے الہٖ واصحابہٖ واولادہٖ وازواجہٖ الطاھرات المطہرات الطیبات امھات المومنین الی یوم الدین۔

(۱۷) ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اُس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دو جہاں کا روضۂ مقدسہ ہے۔ اور میں نے ایک ہزار بار درود پاک پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کیا "یا اللہ! میں اِس روضۂ پاک والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اِس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما!"۔ ہاتف سے ندا آئی "میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے وہ اگرچہ مسافت میں بہت دُور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے۔ جا! ہم نے تیرے دُشمن کو ہلاک کر دیا ہے"۔

جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔

(نزھۃ المجالس صـ۱۰۷/۲)

(۱۸) ایک شخص کو انحصار بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آگیا تو اُس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور اُنکی خدمت میں اُس عارضہ کی شکایت کی آپؒ نے فرمایا "اے بندۂ خدا! تو تریاقِ مجرب کو چھوڑ کر کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ لے پڑھ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ"۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی۔ (نزہتہ المجالس صـ۱۱۰/۲)۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد و علی الہ و اصحابہ اجمعین ؁

(۱۹) حضرت عبداللہ بن سلام صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کیلئے، تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی ہے مجھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جسکی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں"۔

میں نے پوچھا "حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے"؟

فرمایا "کثرتِ درودِ پاک کی وجہ سے"۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۴)

؎ مولای صل وسلم دائما ؞ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۲۰) علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دوجہاں رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہیں میں براہ ادب جلدی سے سواری سے اتر کر پیدل ہو لیا۔ تو حضور نے فرمایا "اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا"۔ آنکھ کھل گئی صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی یہ برکت درودِ پاک کی ہے"۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۴)

اس واقعہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمھیں کرسئ وزارت پر بحال کر دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کشتئ نوح میں نارِ نمرود میں، بطنِ ماہی میں یونس کی فریاد پر،
آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آگیا

(۲۱) حضرت ابوسعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہوگیا، ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دوجہاں کے سردار، رفیع الشان شفیع اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدح لکھی تھی، پڑھ کر جنابِ الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درودِ پاک کے ورد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا۔ اور کہا آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عُمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک!! رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم چل رہے ہیں اور خلق خدا محو نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گذر کر، بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لاکر رباط خوری کے دروازے کے پاس ضیا حموی کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا۔ اور تو رُکن یمانی کی طرف

مُنہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دستِ مبارک کی شہادت کی انگشت مبارکہ سے اِشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا "وعلیک السلام یا شعبان!" یہ میں اپنے کانوں سے سُن رہا تھا۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اُسوقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا "تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا" یا سیّدی! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلےٰ آلك واصحابك!"۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم باب صفا سے اُوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا"۔ یہ سُن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۲)

(۲۲) شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابوعمران بردعی تشریف لائے اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابوعلی خرازہ بھی موجود تھے میں نے دونوں کیلئے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ اُن کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابوعمران نے شیخ ابوعلی سے کہا "آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دَم کریں"۔ لہ

اُنھوں نے جب میرے والد ماجد کی ہتھیلی میں پھونک لگائی، تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبو کستوری جیسی مہکی اور اِس خوشبو

نے میرے والد ماجد کے نتھنے پھاڑ دیئے۔ اور خون رسنے لگا خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی۔ بلکہ ہمارے ہمسائیوں کے گھروں تک پہنچ گئی۔
(سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

اللھم صلی علی سیدنا ومولانا محمد رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین وعلی الہٖ واصحابہٖ وذریتہٖ وازواجہ الطاھرات امھات المومنین بعدد رمل الصحاری والقفار وبعدد اوراق النباتات والاشجار وبعدد قطر الامطار وبعدد کل ذرۃ و ورقۃ و قطرۃ مائۃ الف الف مرۃ والحمد للہ رب العالمین ۰

ایمان افروز واقعہ

(۲۳) بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار، صاحب ثروت تھا اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اُسکے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔ کاروبار ختم ہوگیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہوگئے۔ قرضخواہوں نے پریشان کر دیا ایک صاحب دین آیا اس[۱] نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا "ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا، "خدا کیلئے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اُٹھیں گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے" صاحب دین نے کہا "میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور

---

[۱] اُس کا پانصد دینار قرضہ تھا۔

اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا "تو نے اِس سے قرض لیا ہوا ہے"؟ مقروض نے کہا "ہاں لیا تھا! لیکن اِس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں"۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا "ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ!"۔ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اُٹھانے کیلئے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین سے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گذارنے کی مہلت دی جائے کل میں خود حاضر ہو جاؤنگا اور پھر مجھے بیشک جیل بھیج دینا، پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سُن کر صاحب دین نے ایک رات کیلئے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اِس رات کیلئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ صاحب دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آ گیا لیکن غمزدہ حد درجے کا پریشان۔ دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کیلئے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی۔ اُس نے تسلی دی کہ غم نہ کھا فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسُول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سُن کر غم کافور ہوئے ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اور درُود پاک

پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ جب سویا تو اُمت کے والی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے اُمتی کیوں پریشان ہے، فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا تحقیق اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانصد دینار قرضہ ادا کر دو۔ کیونکہ قاضی نے اِس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اِس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ اِس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں لیکن گذشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا۔ ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔

یہ فرما کر اُمت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا بڑا ہی خوش تھا۔ مسرت سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پہ پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے۔ اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا "السلام علیکم!" وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا "کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟" فرمایا "آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں"۔ وزیر نے استفسار کیا "کس نے بھیجا ہے؟" فرمایا "مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بھیجا ہے" پوچھا "کس لئے بھیجا ہے؟" فرمایا اِسلئے کہ آپ میرا قرضہ جو

کہ پانصد دینار ہے ادا کر دیں"۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان سُنا دیا۔

وزیر صاحب سُنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کیا "ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے"۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمت دو عالم اُمّت کے والی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا "مرحبا برسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم" پھر وزیر صاحب نے اُسے پانصد دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کیلئے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کیلئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ اسلیئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانصد دینار پیش کیئے کہ آپ نے سچا خواب سُنایا ہے"۔ وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اُن میں سے پانچ صد دینار گن کر لے لئے اور صاحب دین کے گھر آیا اور اُسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کر لو"۔

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور قاضی صاحب نے اس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم عالم رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دے۔ اور اُتنا اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سن کر صاحب دین نے کہا "میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطورِ نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے

وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آگیا تو اُس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔
برکت درودِ پاک کی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۷)

مُشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مُشکلکشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام!

دامنِ مُصطفٰی سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا صلی اللہ علیہ
جس کے حضور ہوگئے اُس کا زمانہ ہوگیا وآلہٖ وسلم

(۲۴) حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سنّت اور درودِ پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے فقر و فاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ گذر گیا یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں نہ کوئی کپڑا، نہ کوئی چیز کھانے کو۔

جب عید کی رات آئی وہ رات میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گذری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انھوں نے شمعیں (قندیلیں) اُٹھائی ہوئی ہیں اور اُن میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وہ آگے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اسوقت کیوں آئے ہیں؟۔ اُس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم کیوں آئے ہیں آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین اُمّت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن

اور اُس کے نیچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گذار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جاکر اُن کی خدمت کر اُس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ! اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں"۔ لہذا یہ کچھ سامانِ عید قبول کیجئے! اور میں درزی بُلاکر ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں لہذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کر لیں اُن کے کپڑے سِل جائیں۔ پھر اُس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے"۔

لہٰذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین صہ۱۴۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درود پاک کی ہیں۔ "عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ط" اللہ تعالیٰ کے حبیب کو اپنی اُمّت پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہٖ وسلم۔

درود پاک کی برکت سے دنیاوی الجھنات اور بشارتیں

(۲۵) ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درود پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درود

پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی اتفاق سے میری بیوی اسی بالاخانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذات گرامی جس پر میں درودِ پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آقائے دوجہاں رسول مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالاخانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور سے بالاخانہ جگمگا اٹھا۔ نور و نور ہوگیا۔

پھر سرکار محبوبِ کبریا صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا "اے میرے پیارے امتی جس منہ سے تو مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا ہے لا! میں اس کو بوسہ دوں"۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ کستوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہوگئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔

(القول البدیع ص۱۳۵، سعادۃ الدارین ص۱۲۳، جذب القلوب ص۲۹۵)

اللھم صل وسلم علی حبیبک اطیب الطیبین اطھر الطاھرین اکرم الاولین والاخرین وعلی الہٖ واصحابہٖ وذریاتہٖ وازواجہٖ الطاھرات الطیبات امھات المومنین الی یوم الدین فی کل یوم مائۃ الف مرۃ۔

(۲۶) ایک شخص خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اُس کے اُسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"

یہ سُن کر حضور نے فرمایا "اس نے سچ کہا ہے"۔ صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد والہٖ وسلم۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۳/۲)

(۲۷) ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے حرم شریف میں دیکھا طواف کرتے دیکھا منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا قدم اُٹھاتا ہے تو درود پاک قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔

آخر میں نے سوال کیا "اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے دُعا کی جگہ بھی درود پاک، نوافل کی جگہ بھی درود پاک یہ کیوں؟"

یہ سُن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت سخت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں

ڈال کر بیٹھ گیا۔ اُونگھ آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آکر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور ایک نظر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا۔ اور کپڑے سے ڈھانپ دیا پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے"؟۔

میں نے عرض کی" میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوں حالانکہ میرے باپ کا یہ حال ہے"۔ فرمایا" تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے" اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعثِ برکت و رحمت ہوا آپ نے میری بیکسی میں مجھ پر رحم فرمایا"۔

یہ سُن کر فرمایا" میں ہی شفیعِ مجرماں ہوں میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں میرا نام محمد مصطفٰے ہے (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)۔ یہ سُن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کیلئے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا"؟

فرمایا کہ تیرا باپ سود خور تھا اور قانونِ قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دُنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں اور تیرے باپ کا چہرہ دُنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض کتابوں

میں ہے کہ وہ کثرت سے مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اُس پر یہ مصیبت آئی تو اُس نے مجھ سے فریاد کی تھی وانا غیاث لمن یکثر الصلوٰۃ علی۔ یعنی میں ہر اُس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے"۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۵، نزہۃ الناظرین ص۳۲، رونق المجالس ص۱، تنبیہۃ الغافلین ص۱۴۱)

"وعظ بے نظیر" میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ اُن کو کس نے خبر کر دی ہے میں نے اُن آنے والوں سے پوچھا کہ تمھیں کیسے پتہ چلا انھوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ندا سُنی ہے کہ جو چاہے کہ اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے۔ پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔ (ص۲۴)

(۲۸) حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ "میں حج کیلئے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو لیا میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو درود پاک بیٹھا ہو تو درود پاک جائے تو درود پاک آئے تو درود پاک پڑھتا رہے۔

میں نے اُس سے اِس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اُترے اور آرام کیا

میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا "اے اللہ کے بندے! اُٹھ! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس کا حال دیکھ! اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے"۔ میں گھبرا کر اُٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اسکا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔

میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں انکے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں ایک سر کے پاس تھا۔ ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، سبز پیراہن زیب تن ہے تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا "پیچھے ہٹ جاؤ!" یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اس مردِ بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور مُنہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی "آپ کون ہیں"؟ تو فرمایا "میں محمد رسول اللہ ہوں (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم)۔

میں اُٹھا اور میں نے کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا جگمگا رہا تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۶)

ہر کہ باشد عامل صلوٰۃ مدام — آتش دوزخ شود بر وے حرام
بر محمد رسانم صد سلام — آں شفیع مجرماں یوم القیام

(۲۹) زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے" حضور نے پوچھا "وہ واقعہ کیا ہے"؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کی "یا رسول اللہ! مجھے کوہِ قاف جانے کا اتفاق ہوا مجھے وہاں آہ و فغاں رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جسکو میں نے اُس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اُسوقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں، سرگرداں و پریشاں آہ و زاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا حال ہے؛ اور کیا ہو گیا"؟۔

اس نے بتایا "معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالےٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اس بلندی سے اس پستی

میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا "اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کردو کہ اللہ تعالیٰ میری اِس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کردے"۔

یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے، ارشاد ہوا "اے جبریل! اُس فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے، تو میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پاک پڑھے"۔

یا رسول اللہ! جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے بال و پَر نکلنا شروع ہوگئے اور پھر وہ اس ذلت و پستی سے اُڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہوگیا"۔ (معارج النبوۃ صـ۳۱۷ جلد اوّل)۔

(۳۰) شبِ معراج سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اُس کے پَر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا "اے جبریل! اِس فرشتے کو کیا ہوا؟" عرض کی، "یا رسول اللہ! اِس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کیلئے بھیجا تھا اِس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اُسے رحم آگیا یہ اِسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اِسے یہ سزا دی ہے"۔

یہ سُن کر حبیبِ خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے

جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی "قرآن پاک میں موجود ہے وانی لغفار لمن تاب یعنی جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سُن کر سید دوعالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے دربار الٰہی میں عرض کی "یا اللہ! اِس پر رحمت فرما! اِس کی توبہ قبول فرما"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے آپ نے اس فرشتے کو حکم سُنایا تو اُس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُسکو پر بال عطا فرمائے اور وہ اُوپر کو اُڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درودِ پاک کی برکت سے "کروبیین" پر رحم فرمایا ہے۔ (رونق المجالس ص۱۱)

اللہم صل وسلم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

(۳۱) ایک دن حضرت توکل شاہ صاحب نے فرمایا "ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درودِ پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دِن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنیوالو! دو تسبیح درودِ پاک کی پڑھ لیا کرو! ناغہ نہ کیا کرو!"۔ (ذکرِ خیر ص۱۹۶)

(۳۲) حضرت ابوالحسن بغدادی نے ابنِ حامد رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد عالمِ رویا میں دیکھا اور دریافت کیا کہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا" مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں"۔

ابنِ حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا "مجھ میں اتنی طاقت نہیں" ابنِ حامد نے فرمایا "اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہر رات رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر"! (القول البدیع ص۱۱۷)

(۳۳) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے جو درودِ پاک کی برکات دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اُسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کے احوال دریافت کئے تو اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے"۔

پھر میں نے پوچھا "اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں"۔ اُس نے کہا "اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے"۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے"۔ تو اُس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے"۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۳)

(۳۴) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا۔ وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے اُن دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا "کیا تم

دونوں فوت نہیں ہو چکے"۔ دونوں نے کہا "ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں"۔ پھر میں نے پوچھا "خدا کیلئے مجھے بتاؤ! کہ تمھارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے"۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے"۔ اُنھوں نے کہا ہاں! "ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں"؟۔ اُنھوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں"۔

پھر میں نے کہا "میں تمھیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا وہ سچ ہے؟" دونوں نے کہا "ہاں! اللہ کی قسم! آپ کیلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے" میں نے پوچھا "یہ کس وجہ سے ہے؟" تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ اِس وجہ سے یہ اجر ہے"۔

پھر میں نے ایک دوست کے متعلق سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ اُنھوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۱۲)

(۳۵) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو میں نے درودِ پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اُٹھا وضو کیا نمازِ تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں میں اُن کے ساتھ چلا اور میں ایک نوجوان نوعمر کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا اِس لئے مجھے اُس سے اُنس ہوا تو میں ہم جلدی سے اُس کی طرف گیا تاکہ اُس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اُس کے قریب جا کر سوال کیا "اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُسکے حبیب پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں"؟

اُس نے کہا "ہم جن ہیں اور ہم مسلمان ہیں اور ہم جنوں میں سے ایک بزرگ (عابد) جن کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں"۔ مگر یہ اُس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نام پر اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟" تو اُس نے بلند آواز سے کہا "ہم مسلمان جن ہیں"۔ اُسکی اِس بات کو سب نے سُن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ ہم شہر میں داخل ہوئے تو اُس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دے کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے

میں اُس کے ساتھ اُسکے گھر چلا تو اُس ساتھی نے اپنی والدہ سے کہا "اُمّی جان! یہ ہے احمد بن ثابت"۔

یہ سُن کر اُسکی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اُس کو سلام کیا اور پھر پوچھا "آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟"۔ اِس پر اُس ساتھی کی والدہ نے کہا "ہم اُسوقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی"۔ پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم دینوں کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا "ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو کہ علاقہ عروبی کے باشندے ہیں"۔

میں نے کہا "سبحان اللہ! کیا اللہ تعالےٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے" تو اُس نے کہا "ہم صرف اُن کو جانتے ہیں۔ اَوروں کو نہیں جانتے"۔ "وہ مرد ہے کہ تمھارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنّوں کے ہاں اُس کی ولایت ظاہر ہے"۔

پھر میرے اُس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کیلئے ہم چلے تھے تو میں نے انھیں اُونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں۔ اور حبیب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یوں عرض کرتے ہیں "مَا طَلَعَت شمس ولا قمر اضوء من وجهك يا سيد البشر" یعنی

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج نہ چاند، جو آپ کے چہرہ انور سے زیادہ روشن ہو" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔

اور جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھالیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے وہ بزرگ اپنے ہمنشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "یہ ہے احمد بن ثابت"۔

یہ سن کر ان کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے پھر میں نے کہا "اے میرے آقا! میں اللہ تعالےٰ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا، ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے"۔ فرمایا نہیں! بلکہ وہ آپ ہی ہیں"

پھر میں نے پوچھا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے۔ اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کیلئے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کیلئے خیر و بھلائی ہے۔ اور آپ ڈریں نہیں"۔ پھر میں نے کہا "اے آقا! مجھے خدا تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے"؟

فرمایا "میرا نام عبداللہ خجرہ بن محمد ہے اور میں شہر داق واق کا رہنے والا ہوں میں یہاں جنوں کی ملاقات کیلئے آیا ہوں" اور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا

کہ اِس سے آپ کو فوائدِ کثیرہ حاصل ہوں گے"۔

(سعادۃ الدارین ص۱۱۶)

(۳۶) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غار ملح میں (جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہے) تھا۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے میرے ساتھی تو سو گئے، اور میں درودِ پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات، گذری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔

انھوں نے تازہ وضو کیا نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا "اے بھائی! میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اِس دعا سے نفع عطا کرے"۔ میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے۔ کہ میں آپ کیلئے دعا کروں"۔

یہ سن کر فرمایا "میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا

اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اچانک ایک مکان سامنے آگیا اُس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر، آپ نے کہا "پیچھے آجاؤ! میں کھولتا ہوں" آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور کو دیکھا تو سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا چہرۂ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرۂ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا "اے فلاں! پیچھے ہٹ جا" اور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک کی زیارت کرا!"۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اُس مکان پر پہنچے تو اُسی طرح اُسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر میں اُسی طرح آگے بڑھا مجھ سے نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا

حبیبِ کبریا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا "اے فلاں ! مجھ سے دُور ہو جا" اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگا لیا ۔ تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے اسلئے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دُعائے خیر کریں "

اِس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیّت خیر ہے اور میرا درودِ پاک مقبول ہے مردُود نہیں ہے ۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا ۔ اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے گا ۔ بحرمت اُس ذاتِ والاصفات کے جس پر وہ خود اور اُس کے جنّ و انس سب درود بھیجتے ہیں ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۰۳)

(۳۷) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درودِ پاک کے فضائل جو دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا "آ میرے ساتھ چل رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کرا لیں ۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہو لیا دیکھا تو سیّد دوعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز

ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی "یارسول اللہ! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے"۔

یہ سن کر شاہ کونین صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی"۔ پھر میں بیدار ہو گیا، اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربارِ الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرف فرما!" دعا کے بعد میں سو گیا دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کیلئے اور رسول اکرم کیلئے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں"؟۔

اس نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی "یا اللہ! درودِ پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں"۔ تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ انور سے نور چمک رہا ہے میں

نے عرض کی اَلصّلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔"

یہ سُن کر حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے "مرحبا" فرمایا تو میں اپنے چہرے کے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے"۔ فرمایا "درود پاک کی کثرت کرو"۔ پھر میں نے عرض کی "حضور! آپ اس بات کے ضامن ہوجائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں"۔

تو فرمایا "میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا"۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہوجائے لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا"۔

میں نے عرض کی "ہاں! یارسول اللہ مجھے منظور ہے" پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے۔ ہم اس کو پورا کریں گے"۔

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیئے؟۔ تو میں نے عرض کی "یارسول اللہ!

ہر نبی و رسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے بحرِ ذخار سے سب نے چلّو بھرا ہے تو جب مجھے حضور کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

زاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے۔ "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ!" جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کو بشارتیں دیں لیکن اُن کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اُس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دُھتکار دیا۔ اور فرمایا "اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ اُن آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم اُن حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا "اب تم جاؤ! اللہ تعالےٰ تمھیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔"

تو میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! میں سید ہوں"؟ فرمایا "ہاں! تو سید ہے"۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور کی اولاد پاک سے ہوں؟ فرمایا "ہاں! تو میری نسل پاک سے ہے"۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کیا "حضور مجھے نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے" تو فرمایا "تجھ پر لازم ہے کہ درودِ پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے"۔

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ میں اُسے ترک کر دوں۔ میں نے بہیترا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

ا سعادۃ الدارین ص۱۰۵

(۴۸) ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا "مجھے خواب میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور مسجد نبوی (شرفہ اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا تو میں نے عرض کیا حضور اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟" فرمایا "وہ روزانہ سو بار مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو پھر مجھ سے پوچھا کہ وہ درود پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درود پاک پڑھتا ہوں"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

اُس نے مجھ سے یہ درودِ پاک یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور پتہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بتایا ہے"۔

پھر میں نے اُس آنے والے کو کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اُس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سیّد دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کے پیغام مبارک کو حُطامِ دُنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا اور وہ چلا گیا (سعادۃ الدارین ص۱۴۳)

(۴۹) ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو ابوبکر بن مجاہد اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اُن سے معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا "آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ اہلِ بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں"؟

تو آپ نے فرمایا "میں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اِن کے ساتھ کرتے دیکھا ہے۔ اور وہ یوں کہ میں عالمِ رویا میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں اور خواب میں دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہو گئے تو سیّد دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم نے قیام فرمایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! شبلی پر اتنی عنایت کس وجہ سے ہے"؟

فرمایا "شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے، لَقَدْ جَاءَكُمْ

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین

رؤف رحیم ○ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ

توکلت وھو رب العرش العظیم ○ اور اس کے بعد تین بار

درودِ پاک صلی اللہ علیک یا سیدنا یا محمد پڑھتا ہے۔

اور پھر خواجہ شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، تو میں نے اُن سے پوچھا تو انھوں نے ایسا ہی ذکر کیا

(سعادۃ الدارین ص۱۲۴)

تنبیہ: بعض محققین نے فرمایا ہے کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی نامِ نامی کے ساتھ خطاب مذکور ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیئے۔ لہٰذا اگر بصیغہ ندا درودِ پاک پڑھنا ہو تو یوں صلی اللہ علیک یا سیدنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک یا سیدنا یا حبیب اللہ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

ابنِ بشکوال نے اس واقعہ کو ابوالقاسم خفاف سے نقل کیا ہے اس میں ہے کہ جب حضرت ابو بکر بن مجاہد شیخ شبلی کیلئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت ابو بکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کیلئے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کیلئے کھڑا نہ

ہوں جس کا اکرام حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو!
میں نے خواب میں شفیع معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی
تو مجھے فرمایا اے ابن مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اُس
کی تعظیم کرنا اس لئے میں نے شیخ شبلی کی تعظیم کی ہے۔

پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو
رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے
ابوبکر! تجھے اللہ تعالےٰ عزت عطا فرمائے جیسے تو نے ایک جنتی کی
عزت کی ہے" تو میں نے عرض کی" یارسول اللہ! یہ کس سبب سے اس اکرام
کا مستحق ہوا ہے؟" فرمایا "یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے
(درود پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے۔ اور اسّی ۸۰
سال گذرے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۴)

(۴۰) حضرت یحیٰ کرمانی نے فرمایا کہ ایک دن میں ابوعلی بن شاذان
کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا
تھا۔ اُس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابوعلی بن شاذان کون ہے
ہم نے اُن کی طرف اشارہ کیا تو اُس نے کہا "اے شیخ! میں خواب میں
سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں ہو
حضور نے حکم فرمایا کہ ابوعلی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب
تو اُن سے ملاقات کرے تو میرا سلام اُن کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابوعلی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا
مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس کرم وعنایت کا۔

مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک یا ذکر پاک آتا ہے۔ تو میں درود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ ابو علی دو یا تین ماہ زندہ رہے پھر وصال فرما گئے ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

(سعادۃ الدارین ص۱۲۷)

(۴۱) حضرت ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارت مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں درود پڑھتا ہے"۔ پھر فرمایا انا اعطینٰک الکوثر کتنا اچھا ورد ہے اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے" اور فرمایا تیری یہ دعا ہونی چاہیئے ۔ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا اور درودِ پاک پڑھ کر یوں کہا کرے وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

(۴۲) نیز حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا" اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا" میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا" تو میرے دربار میں درودِ پاک کا ہدیہ پیش

کرتا رہتا ہے"۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

(۴۳) نیز ابو المواہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار درود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے"۔

پھر فرمایا "آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے"۔ پھر فرمایا "یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے کہ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ! یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تو پڑھے یہ درود پاک ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل آخر درود تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درود تامہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ ٥ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

تنبیہ: اس واقعہ سے اور اس کے ماقبل و مابعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درود پاک میں لفظ "سیدنا" کہنا محبوب و مرغوب ہے۔

(۴۴) حضرت شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو کہ حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب

میں سیّد دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم کو دیکھا ایک بڑے خیمہ میں جلوہ گر ہیں اور اُمّت کے اولیاء کرام حاضر ہوکر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنیوالے حضرات سلام عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جمِ غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آ رہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آ رہے ہیں جب وہ سید العالمین اکرم الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں صلے اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم نے انھیں پاس بٹھا لیا پھر سیّد دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم سیّدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجّہ ہوئے۔ اور فرمایا "میں اس سے محبّت کرتا ہوں مگر اِسکی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے"۔ اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سُن کر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی" یا رسول اللہ! اجازت ہو تو میں اس کے سر پہ پگڑی باندھ دوں؟" فرمایا "ہاں"! تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مبارکہ لے کر حضرت محمد حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب حضرت محمد حنفی رضی اللہ عنہ کو سُنایا تو وہ اور ان کے ہمنشین سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

شیخ شریف نعمانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا "آئندہ جب آپ کو سید دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کونسے عمل کی وجہ سے یہ نظرِ عنایت ہے"۔

پھر کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کردی۔ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "وہ جو درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے اللّٰھم صل علی محمد النبی الاُمی و علی الہٖ و اصحبہٖ وسلم عدد ما علمت و زنۃ ما علمت و ملء ما علمت

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ و الہ وسلم نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی اور اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور اُن کے شملے چھوڑے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۳)

(۲۵) مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری درود پاک بہت پڑھا کرتے تھے خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے۔ جب اُن کا انتقال ہوا تو اُن کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔ (کتاب درود شریف ص۵۶)

(۲۶) لکھنؤ میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض (کاپی) رکھی ہوئی تھی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو شروع کرنے سے پہلے اس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا

جب اُس کا آخری وقت آیا تو آخرت کی فکر غالب ہوئی گھبرا کر کہنے لگا دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آپہنچے اور فرمانے لگے "بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض (کاپی) سرکار کے دربار پیش ہے اور اُس پر صاد بن رہے ہیں"۔

(زاد السعید صـ۱۳)

(۴۷) ایک دن آقائے دوجہاں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو!

جب کھانا کھانے لگے تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے عرض کی "یا رسول اللہ! روٹی کے ساتھ (نان خورش) سالن نہیں پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی رہے"؟ فرمایا "یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابۂ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے کیونکہ ہم تو اُسے لا نہیں سکتیں"۔

پھر فرمایا "پیارے علی! اِس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ!" چنانچہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفّا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا جب

صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی "یارسول اللہ! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے" تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اِس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا "پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بدمزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جاکر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے۔ تو مکھی نے جواب دیا "یارسول اللہ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اُس کے تابع ہیں جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات مقدسہ پر درودِ پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درودِ پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درودِ پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم بر احمد درود　　　　میشود شیریں و تلخی را ربود

اگر درودِ پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے تلخی شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درودِ پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

(مقاصد السالکین ص۵۳)

یوں ہی درودِ پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور

ناتمام بھی ہے و دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ ابو سعید غفرلہٗ

آپؐ کا نام نامی لے صلِّ علیٰ! ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

(۴۸) ابو صالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔

پوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سیدِ دو عالم، شفیع معظم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودِ پاک لکھا ہے لہٰذا درودِ پاک کی برکت سے بخشش ہوگئی۔

(سعادۃ الدارین صـ ۱۲۹)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام آتش دوزخ شود بروے حرام

(۴۹) عبداللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو کہ آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ حدیث پاک کے تکرار کرتے وقت جو درودِ پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اُس درودِ پاک کا نور ہے۔

(سعادۃ الدارین صـ ۱۲۹)

(۵۰) حضرت ابو العباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق کی مجلس میں آئے شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم پڑھو! اپنا کام کرو! میں تو اِس لیے حاضر ہوا ہوں کہ میں نے خواب میں سیدِ دو عالم

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دوجہاں، سید انس وجان صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابنِ رشیق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وہ مجھ پر درود پاک بہت پڑھتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۰)

(۵۱) حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا۔ اور فسق وفجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بدکردار بندہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دستِ مبارک میں کیسے رکھدیا ہے؟ تو میرے آقا رحمتِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" میں اسکی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جارہا ہوں اور اس کے لئے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔"

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا" یا رسول اللہ! کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظرِ عنایت ہے؟" فرمایا اس کے درودِ پاک کی کثرت کرنے کی وجہ سے کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور رحیم میری

شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا۔ اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ رو رہا تھا اور میں اُسوقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کرکے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں کیونکہ مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جاکر توبہ کرے پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اُس نے بتایا رات سرکار دو عالم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لئے اپنے ربّ کریم کے دربار شفاعت کرتا ہوں کیونکہ تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربار الٰہی میں لے جاکر شفاعت کردی اور فرمایا "پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیئے ہیں اور آئندہ کیلئے صبح جاکر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کرلے اور اُس توبہ پر قائم رہ۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۵)

؎ بر محمدؐ مے رسانم صد سلام آں شفیع مجرماں یوم القیام

(۵۲) حضرت محمد کردی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "باقیاتِ صالحات" میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالےٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سید الکونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے گود میں اٹھا لیا یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینۂ انور اور میرا منہ حضور

کے مُنہ مبارک اور میری پیشانی حضور کی پیشانی مبارک کے برابر تھی (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور فرمایا "مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کیا کرو" اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی۔ جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے۔ تو میں آبدیدہ ہو گیا کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ پر اتنا کرم عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر آمت کے والی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اشکبار تھیں۔ میں اُٹھا اور مواجہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضۂ مقدسہ کے اندر سے سُنا کہ حبیبِ خدا شاہِ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سید دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے سُنا۔ حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق الیقین حاصل ہوا کہ سید العالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روضۂ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

(سعادة الدارین ص۱۳۵)

(۵۳) سیدی عبدالجلیل مغربی نے "تنبیہہ الانام" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا۔ اس

دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کہ کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں میرا خچر پیچھے رہ گیا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور ایسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اسکی اس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو کہ نہایت پاکیزہ صورت، پاکیزہ سیرت تھے۔

اُنھوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اُس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ "چھوڑ اسکو! کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔ اور اس کو اسکے گھر والوں کیلئے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اُتار دیا ہے"

میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکورہ کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۶)

(۵۴) صاحب تنبیہ الانام قدس سرہٗ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا یوں کہ آقائے دوجہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کے

نور سے جگمگا رہا ہے ۔ اور میں نے تین مرتبہ کہا "الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ"۔ حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں "۔

جب یہ عرض کیا تو رحمت دو عالم، شفیع اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا ۔ اور فرمایا "ای واللہ ای واللہ ای واللہ" نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم کے خدام سے ہے ۔ جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں ۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا "ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا ۔ اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسکرا رہے تھے ۔

میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی بشاش بشاش تھا ۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۶)

(۵۵) نیز صاحب تنبیہہ الانام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں ۔ تو میں نے عرض کیا "اباجی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے"؟ ۔ فرمایا "اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے"۔

میں نے پوچھا "کس وجہ سے"؟ تو والد صاحب نے فرمایا "تیرے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنے سے"۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ ۔ فرمایا "تیرا چرچا تو

ملاءِ اعلیٰ میں ہو رہا ہے"۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۶)

(۵۶) سید محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "باقیات صالحات" میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصنف کے ناناجان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے۔ تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رُقعہ گرے گا۔ اُس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کیلئے برأت نامہ ہے اور اس رُقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا"۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گرا اس پر لکھا ہوا تھا "ھٰذہٖ براۃ محمد العالم بعلمہ من النار"۔ اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے ناناجان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا اُن کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم و علیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۷)

(۵۷) شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے اُن کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تھے۔ اُن کا شغل یہ تھا کہ وہ مُوقف میں جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورت مند لوگ اُن کو مزدوری کیلئے لے جائیں جاتے اور جتنے مزدور مل جاتے اُن کو اپنے

مکان میں سے آتے اور اُن مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شائد کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کیلئے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف اُن کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب بوقت عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں "تھوڑا سا کام اور کرلو!" ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے

"زید وا مـا تیسّر بارك الله فیکم"

پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ اپنے عشق و محبت کی بنا پر بیداری، میں سرکار دو عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ والہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۷)

(۵۸) ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ نے فرمایا" میں شفیع اعظم، رسول اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ والہٖ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا میں نے آنکھ کھولی تاکہ اُس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اُس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۸)

(۵۹) امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سردی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ نے بتایا کہ انھوں نے ملائکہ کرام کو قلم

کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اُس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۹)

(۶۰) سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سیدِ دو عالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی "یا رسول اللہ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ اُن کا سلام سمجھ لیتے ہیں" فرمایا "ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں"۔

(سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

(۶۱) ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضۂ انور کے اندر سے آواز سنی۔

"وعلیک السلام یا ولدی" (سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ! میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(۶۲) عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ان کو شفیع معظم نبی محترم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبی محترم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے "السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

تو سن لیتے کہ رسول اکرام صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں وعلیک السلام یا شیخ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

اور کبھی کبھی السلام علیک ایھا النبی کو بار بار پڑھتے، جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں جب تک آقائے دوجہاں سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے پڑھتے ہیں"۔

اور حضرت سیدی علی الخواص رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سید الوجود، رحمتِ دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور خضر والیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابو العباس مرسی قدس سرہٗ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقراء سے شمار نہ کروں۔

(سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

(۴۴۳) حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ایک جگہ تشریف لے گئے وہاں پر نماز

کا وقت ہوگیا آپ نے وضو کا ارادہ کیا دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسّی، ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچّی نے مکان کے اُوپر سے جھانکا اور پوچھا "آپ کیا تلاش کر رہے ہیں"؟ فرمایا "بیٹی مجھے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے"۔

اُس نے پوچھا "آپ کا نام کیا ہے"؟

فرمایا "مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں"۔ یہ سن کر اُس بچّی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح و ثنا کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے"۔

یہ کہہ کر اُس بچّی نے کنویں میں اپنا آبِ دہن ڈال دیا۔ تو آناً فاناً پانی کناروں تک آگیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اُس بچّی سے پوچھا "بیٹی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا"؟

بچّی نے کہا "یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اُس ذاتِ گرامی پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہٗ نے وہاں قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۳)

(۶۴) یہی وہ حضرت شیخ جزولی ہیں رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ جنکے متعلق یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات ص۴)

(۶۵) نیز حضرت شیخ جزولی صاحب "دلائل الخیرات" قدس سرہٗ کے وصال کے ستہتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستہتر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے۔ بلکہ کسی نے براہِ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آرہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی۔ جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے۔ اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے۔ اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات ص۴)

(۶۶) ابو علی قطان رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا بیان

موصوف ان لوگوں میں سے تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں

سب و شتم کرتے ہیں (معاذ اللہ) فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی شہر کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو دیکھا نیز دیکھا کہ حضور کے ساتھ دو آدمی اور ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے دربارِ رسالت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر دن رات اِتنا اِتنا درود پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا "تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا میرے آقا! میں حضور کے دست مبارک پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا" میرے اس عرض کرنے یعنی توبہ کر لینے کے بعد حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے، فرمایا "وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ"

(سعادۃ الدارین ص ۱۴۹)

تنبیہ:۔ اس واقعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جو شخص نبیٔ اکرم شفیع معظم نورِ مجسم صلے اللہ تعالٰے علیہ والہٖ وسلم کے صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی گستاخی کرے۔ اس سے حبیبِ خدا صلے اللہ تعالٰے علیہ والہٖ وسلم کبھی راضی نہ ہوں گے۔ خواہ وہ کیسے ہی عمل کرے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ درود پاک کی

برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم درود پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح فرما دیتے ہیں

؎ مولائی صل وسلم دائما ابدا علے حبیبک خیر الخلق کلھم

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام آتش دوزخ بود بروئے حرام

(۶۷) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کے سامنے عظمت و محبت مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اور فضائل درود پاک عموماً بیان کیا کرتے تھے اُن کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔

حشر کا دن ہے سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اچانک ہمارے قریب سے ہمارے اُستاذ گذرے اور اس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم جلوہ افروز تھے۔ میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جا رہے ہیں اور ہم بھی پیچھے ہو لئے جب استاد صاحب حبیب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ "راستہ چھوڑ دو!"۔

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا جب استادِ صاحب حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو سیدِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی ردا (چادر) مبارکہ

اٹھائی اور اس میں استاد صاحب کو چھپا لیا۔ استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں استاد صاحب غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ و الہٖ وسلم نے چادر مبارک اٹھائی اور فرمایا "اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے"۔ یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیئے۔ ہم آگے گئے تو دیکھا کہ پلصراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا تھا دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے جب ہم پل سے گذرنے لگے تو ایک پہریدار نے پکارا "تم کون ہو؟" اور کہاں جا رہے ہیں؟"

لیکن ہمارے استاد صاحب نے اس کے پکارنے کی کوئی پرواہ نہ کی اور چلتے رہے۔ پہریدار نے دو تین دفعہ آوازیں دیں اور پھر خاموش ہو گیا اور ہم چلتے رہے جب ہم پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمت دو عالم نور مجسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و الہٖ وسلم وہاں تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے؟" عرض کی "جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں"

پھر سرکار نے فرمایا "یہ سامنے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ!" اور آنکھ کھل گئی۔

؎ دامن مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا جسکے حضور ہو گئے اُسکا زمانہ ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علےٰ حبیبہٖ الحبیب الطیبین الطھر الطاہرین و علےٰ الہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ الطاہرات المطہرات امہات المؤمنین

وذریتہٖ الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔

(۶۸) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درود پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے ۔ اُن کا ایک شاگرد حج کرنے گیا جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا بیان ہے کہ میں روضۂ انور کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑا نعت پاک پڑھ رہا تھا اسی حالت میں نیند آگئی ۔

دیکھا کہ سید دو عالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیدنا صدیق اکبر اور دوسری طرف سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں اور اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں ۔ جب نعت پاک ختم ہوئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! میں تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حج کرنے آیا ہوں اور انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا"۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا ۔ اس کے بعد میں نے عرض کی "حضور ! کوئی اور بھی فرمان ہے" ؟ تو فرمایا "اپنے اُستاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا" ۔

"والحمد للہ رب العالمین" ۔

(۶۹) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہما اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا "ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتیٰ کہ زندگی سے نا امیدی ہو گئی اس

دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں "بیٹا! رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم تیری عیادت کیلئے تشریف لارہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے لہذا اپنی چارپائی کو پھیر لو، تاکہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں"۔

یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو، انھوں نے میری چارپائی پھیری ہی تھی کہ شاہِ کونین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کَیْفَ حَالُكَ یَا بُنَیَّ "اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟"

اس ارشادِ گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آگیا اور زاری وبے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا امت کے والی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ حضور کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہوگیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گذر گئی۔

اس شوق سے کہ کہیں سے سرکار دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں کتنا کرم ہوگا، اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور صلی

اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے اِس خطرہ پر مطلع ہوئے اور شاہِ کونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عنایت فرمائے۔

پھر مجھے یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فوراً فرمایا "بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے"۔ زاں بعد سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحت کلّی اور درازی عُمر کی بشارت دی تو مجھے اُسی وقت آرام ہوگیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے میں غمگین ہوکر پھر دربارِ رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دوجہاں جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں "بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو!"

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لئے۔ اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے زاں بعد چونکہ بخار یکدم اُتر گیا تو کمزوری غالب آگئی حاضرین نے سمجھا شائد موت کا وقت آگیا ہے اور وہ رونے لگے چونکہ مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی اس لئے میں اشارہ کرتا رہا۔ پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہوگئی اور میں بالکل تندرست ہوگیا۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ اُن دونوں موئے مبارک

کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک پکڑے اور دھوپ میں لے گئے اسی وقت بادل آیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا۔

دوسرے دونوں نے کہا "یہ اتفاقی امر تھا" دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا دوسرا بھی تائب ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے" تیسری بار پھر دھوپ میں لے گئے تو پھر فوراً بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارکہ کی زیارت کیلئے آئے تو میں موئے مبارکہ والے صندوق کو باہر لایا۔ لوگ کافی جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کیلئے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی نحوست ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی مجمع سے باہر

ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا والحمد للہ رب العالمین۔ (انفاس العارفین ص۳۹)

(۷۰) حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک آوہ آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے انھوں نے کہا "ہاں!" خلیفہ صاحب نے فرمایا "اچھا اس پزاوے (آوے) میں جاکر کھڑے ہو جاؤ!"

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ صاحب اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے۔ اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً آدھ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اسی پزادہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے۔ مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا بدن پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا "کیا حال ہے؟" عرض کیا جب میں اس پزادہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ

لیا اور آگ کی گرمی نے مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اُس نور کی گرمی سے آیا ہے۔" (ذکرِ خیر صہ ۱۴۹)

(۷) ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درودِ پاک پڑھا کرتا تھا ایک دِن وہ درودِ پاک پڑھ رہا تھا دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ درودِ پاک سُن رہی ہے بعد ازاں وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا وہ ایک صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے خرید لی کہ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت کروں گا۔

وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح بنا کر پکاؤ۔ اُس نے مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولہے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی مچھلی کا پکنا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی تھی جب آگ جلاتے بجھ جاتی تھک ہار کر دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا گیا۔

حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دُنیا کی آگ کیا! اِسے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی۔ کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درودِ پاک پڑھ رہا تھا یہ سنتی رہی ہے۔

(منقول از "وعظ بے نظیر" صہ ۲۲)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام ۔ آتش دوزخ شود بروے حرام

درود پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی کے واقعات

(۷۲) بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا اس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گذار دیئے جب وہ مرگیا۔ تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی "اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اٹھائیں تجہیز و تکفین کرکے آپ اُس کا جنازہ پڑھیں۔ اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل حکم کے بعد عرض کی "یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اِس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟" فرمان آیا کہ بیشک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اِس نے ایک دن توریت مبارکہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمد مصطفےٰ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا محبت سے اُسے بوسہ دیا اور درودِ پاک پڑھا۔ تو اُس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اِس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ (مقاصد السالکین صفحہ ۵) (القول البدیع صفحہ ۱۱۵) لے

(۷۳) ایک مریض نزع کی حالت میں تھا اُس کا دوست تیمارداری

لے تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی .:. خدا نے اُس پہ آتشِ دوزخ حرام کی! صلی اللہ علیہ وسلم

کیلئے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جان کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کرے اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۹/۲)

(۷۴) خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا ہوا تھا "ھٰذِہٖ بَرَاۃٌ مِنَ النَّارِ لِخَلَادِ بْنِ کَثِیْرٍ" لوگوں نے اُس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اُس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔

اللّٰھم صل علی النبی الاُمی والہٖ وسلم (القول البدیع ص ۱۹۷)

(۷۵) حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے جو درودِ پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کیلئے اُٹھا تہجد پڑھ کر بیٹھ کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا پڑھتے پڑھتے مجھے اُونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔ گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا، بڑے سر والا آدمی تھا۔ اُسکا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور مُنہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے اُن گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم

کا نام دیکر پوچھتا ہوں کہ "بتاؤ! یہ کون ہے"؟

انھوں سنے جواب دیا "یہ ابوجہل ملعون ہے"۔ تو میں نے اُس سے کہا "اے خدا تعالےٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اُس کی ہے جو اللہ تعالےٰ اور اُسکے رسول مکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کفر کرے پھر میں نے دعا کی "یا اللہ! یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی کا دشمن!' یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ اب مجھے یہ انعام عطا کر! تو ارحم الراحمین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جان پہچان والا دوست ملا جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا میں نے اُسے سلام کہا اُس نے جواب دیا میں نے پوچھا "آپ کہاں جارہے ہیں"؟

فرمایا "میں رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مسجد شریف کو جارہا ہوں" میں بھی اُسکے ساتھ ہولیا ایک گھڑی گذری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا "یہ ہے ہمارے آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی مسجد مبارک"۔

میں نے کہا "یہ تو حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں"؟۔ اس نے کہا "ذرا صبر کرو! ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں" تو شاہِ کونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے اور اُن کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرۂ انور میں نور تھا میں نے آقائے دوجہاں صلے اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلم کے حضور سلام عرض کیا تو حضور نے فرمایا اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو۔ پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دوجہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا "میں تیرے لیے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا"۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سن کر فرمایا " زِدْ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنی مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو!"

پھر میں نے عرض کیا" یارسول اللہ! جب میں درودِ پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں" تو فرمایا" ہاں! سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں"۔ پھر میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ میرے ضامن ہو جائیں! تو فرمایا" تو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے عرض کی" حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں!" فرمایا" میں ان کا بھی ضامن ہوا"۔

میں نے عرض کی" حضور! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے"۔ فرمایا" وہ نیکوکاروں سے ہے"۔ پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کی تو فرمایا" وہ اولیاء اللہ میں سے ہے۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ حضور ان سب کے ضامن

ہو جائیں۔ جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا! میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے۔ اور تیرے لیئے ہر وہ نعمت ہے جو تو نے سوال کیا۔

پھر میں بیدار ہوگیا اور اللہ تعالے سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین صہ۱۰۶)

(۷۶) امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ لیکن اُسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اُسکا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔

حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اُس نے جانکنی کی حالت میں ندا دی "اے اللہ تعالے کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں"۔

ابھی اُس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی۔ کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اپنا پَر اُس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اُسکا چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ

کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دُنیا سے رُخصت ہوگیا۔ اور پھر جب اُس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اُسے لحد میں رکھا تو ہاتف سے آواز سُنی۔ ہم نے اِس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اُس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اِسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے

ان اللہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (درۃ الناصحین ص۱۷۲)

؎ آپ کا نام نامی اے صل علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا۔

(۷۷) حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ قدس سرہٗ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نماز عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درود پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ جسے صاحب کشف نے دیکھا کہ آپکی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی تھی۔ گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔

(ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۳۸۳ھ ص۴۸)

درود پاک کی برکت سے قبر میں انعام

(۷۸) شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انھوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا

ہے اور اُن کے سر پر تاج ہے جو کہ موتیوں سے جڑاؤ ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھے بخش دیا۔ اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محترم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا یہی عمل کام آیا ہے۔ (القول البدیع صـ۱۱۱)

(۷۹) شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالےٰ سے دُعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابوصالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے میں نے پوچھا اے ابوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو"۔

تو فرمایا" اگر مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔

(سعادۃ الدارین صـ۱۲۰)

(۸۰) ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو اُن کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا" کیا حال ہے؟" اور اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا" فرمایا" اللہ تعالےٰ نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا"

دیکھنے والے نے پھر سوال کیا" کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے۔ تو فرمایا کہ جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر

کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا" اس کے گناہ شمار کرو!"
چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میرے صغیرہ کبیرہ غلطیاں
لغزشیں سب شمار کر کے دربارِ الٰہی میں پیش کر دیئے۔

پھر فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے
حبیب پر جتنا درودِ پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں
نے درودِ پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولٰے
کریم جل مجدہ الکریم نے فرمایا" اے فرشتو! میں نے اس کا حساب
بھی معاف کر دیا ہے لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت
میں لے جاؤ!"۔ (القول البدیع ص۱۱۸) (سعادۃ الدارین ص۱۲۰)

(۸۱) ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب
(ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا" تو کون ہے؟"
اس نے جواب دیا" میں تیرے عمل ہوں"۔

پھر اس سے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی
ہے؟" اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفےٰ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنے
سے نجات ہو سکتی ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۰)

(۸۲) حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ
میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا تھا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا
اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟"
اس نے جواب دیا" حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے

خوفناک منظر میرے سامنے آئے۔ منکر و نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار آیا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے کہ نہیں!

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی اس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور اُن فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا اور اُس کے جسم پاک سے خوشبو مہکتی تھی۔

مُنکر و نکیر کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوتا گیا۔ پھر میں نے اُس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا میں تیرا وہ درودِ پاک ہوں جو تو دُنیا میں اللہ تعالےٰ کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا قبر میں، حشر میں، پُلصراط میزان پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔

(القول البدیع صد ۱۲۱ سعادۃ الدارین صد ۱۲۰ جذب القلوب صد ۲۶۶)

(۸۳) بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دو لڑکے تھے اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت

ہوا تو اُس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کرلی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹے نے کہا "اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دونگا" کون ہے جو رسول اکرم نبی محترم صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اِس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے۔ تو یوں کر! کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔" چھوٹے نے یہ سُن کر کہا "واہ لے قسمت مجھے اور کیا چاہیئے (ایمان والا ہی اِس نعمت عظمٰے کی قدر جانتا ہے۔ دُنیا دار کمینہ کیا جانے [1])۔

چنانچہ بڑے نے دُنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارکہ لے لئے اور اُنہیں بڑے ادب واحترام، سے رکھ لیا جب شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارکہ کی زیارت کرتا اور درُود پاک پڑھتا اور پھر اُس بے نیاز جل جلالہٗ کی بے نیازی دیکھو کہ اُس بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہوگیا اور وہ فقیر و کنگال ہوگیا۔

کِسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

[1] قدر نبی دا ایہہ کی جانن دُنیا دار کمینے : قدر نبی دا جانن والے سون گئے وِچ مدینے!

دُنیا پیچھے دین وبخایا تے دی نہ چلّی ساتھ
پِیر کو ہارڈا ماریا ! مور کھو اپنے ہاتھ !

اور اللہ تعالےٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی کہ اُس کا مال بہت زیادہ ہوگیا۔ پھر جب وہ حبیب خدا کا جانثار یعنی چھوٹا بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں محمدؐ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ساتھ اُسے بھی دیکھا۔

سیّد دوعالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اے میرے اُمتی ! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مُشکل درپیش ہو وہ اِس کی قبر پر حاضر ہوکر اللہ تعالےٰ سے سوال کرے"۔ اُس نے بیدار ہوکر اعلان کر دیا تو اُس عاشق رسول کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اُس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے۔

اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہوکر اُس مزار کے پاس سے گذرتا تو براہِ ادب سواری سے اُتر جاتا۔ اور پیدل چلتا۔ ۴ (القول البدیع ص۱۲۵، سعادۃ الدارین ص۱۲۲)

(۴ نوٹ) اِس واقعہ سے یہ بھی عیاں ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھی یہ پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزارات مبارکہ پر لوگ اپنی حاجات و مشکلات میں حاضری دیں اور وہاں جاکر دعا کریں بلکہ خود سرور دوعالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم اولیائے اُمت کے مزارات مبارکہ پر لوگوں کو بھیجتے ہیں چنانچہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور نزہتہ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اُس نے خواب میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا "اے بدنصیب تو نے موئے مبارک پر دُنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ بال مبارک لے لئے۔ اور جب وہ اُن مبارک بالوں کو دیکھتا ہے مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ نے اس کو دونوں جہان میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے"۔

پھر وہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (نزھۃ المجالس ص۱۱۲)

(۸۴) ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اُس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا "جا کر

(بقیہ) نے "جمال الاولیاء" میں لکھا ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن عجیل سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ حضور اکرمؐ اُن کو فرما رہے ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تم پر علم کھول دے تو مزیرہ کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اُس کو نہار مُنہ نگل جاؤ۔ اُن فقیہ نے ایسا ہی کیا اور اُس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔

(جمال الاولیاء ص۱۰۵)

نمازِ عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الھٰکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سوجا!"۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر! شاید اللہ تعالےٰ اس کو معاف کر دے۔ زاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی "حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟"۔ حضرت خواجہ نے فرمایا "نہیں!"۔

عرض کیا "حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کیلئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا "اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں"۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی "حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ

ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گذرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالےٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے۔ اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں"۔

(القول البدیع صہ۱۳۱، نزھۃ المجالس صہ۳۲، سعادۃ الدارین صہ۱۲۲)

(۸۵) ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن کا فسق و فجور میں مبتلا رہتا۔ میں اُسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں نے اُس سے پوچھا "تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی"۔ اس نے کہا "میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تھا میں نے اُن کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزھۃ المجالس صہ۱۱۴)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے المورد العذب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کیلئے آواز بلند کرتے ہیں۔

(۸۶) ابو زرعہ کو بعد موت جعفر بن عبد اللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے یعنی فرشتوں کو نماز پڑھاتا ہے میں نے پوچھا "اے ابو زرعہ یہ درجہ تو نے کیسے حاصل کر لیا۔ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث مبارکہ لکھی ہیں۔ اور یوں لکھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہر بار سید دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کے نام نامی کے ساتھ درودِ پاک لکھا ہے اور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے" جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالےٰ اُس پر دس بار درود بھیجتا ہے"

(شرح الصدور صد ۱۲۳ ، سعادۃ الدارین صد ۱۲۸)

(۸۷) علامہ ابنِ نعمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا "بہت سارے علمائے کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ان کے وصال کے بعد اُن کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب اُن سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر درودِ پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین صد ۱۱۸)

(۸۸) منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا" اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی "اے ربّ العالمین! میں ہی

منصور بن عمار ہوں"۔ پھر فرمایا" تو ہی ہے جو لوگوں کو دُنیا سے نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دُنیا میں راغب تھا"

میں نے عرض کی" یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد و ثنا کی اس کے بعد تیرے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم پر درُود پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا" تو نے سچ کہا ہے" اور حکم دیا" اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھوا تا کہ جیسے دُنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔

(سعادۃ الدارین صـ۱۲۶)

(۸۹) ہنّاد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سیدالکونین صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی" یارسول اللہ! میں اصحابِ حدیث سے ہوں اور اہل سُنّت سے ہوں اور غریب ہوں"۔

یہ سُن کر آقائے دو جہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تبسّم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ تو

سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟ اس کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۸)۔

درودِ پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

(۹۰) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ لے جارہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے "اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! آپ کے ایک اُمتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جارہے ہیں۔ سید دوعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں" یہ سُن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر اُن فرشتوں کے پیچھے دوڑونگا اور کہوں گا "اے ربّ تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!"۔

فرشتے یہ سُن کر عرض کریں گے "یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کر سکتے ہی نہیں۔ اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سُن

کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے "اے میرے ربّ کریم! کیا تیرا، میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری اُمّت کے بارے میں رُسوا نہیں کرونگا"۔

تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا "اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اِس بندے کو واپس میزان پر لے چلو!"۔ فرشتے اُس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اُس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائیگا

اچانک ایک شور برپا ہو گا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں اِس کو جنّت لے جاؤ! جب فرشتے اُسے جنّت کو لیجاتے ہونگے تو وہ کہے گا "اے میرے ربّ کے فرشتو! ٹھہرو، اِس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں!"۔

پھر وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے "میں تیرا نبی محمدؐ مصطفےٰ ہوں اور یہ تیرا درودِ پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کیلئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔

صلی اللہ تعالٰے علی النبی الامی الکریم وعلٰے الہٖ اصحابہٖ

اجمعین (القول البدیع صہ۱۲۳، معارج النبوۃ صہ۳۴۳)

(۹۱) حضرت احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالٰے عنہ، نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درودِ پاک کی دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چٹیل میدان ہے۔ اُس میں ایک منبر ہے۔ میں نے اُس پر چڑھنا شروع کر دیا۔

جب میں کچھ درجے چڑھ گیا زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اُوپر کو جا رہا ہے اور وہ زمین سے کافی اُونچا جا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ پھر جہاں تک مجھے اللہ تعالٰے لے جائے جاؤں گا۔ حالانکہ واپس، آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

جب میں اُوپر کے درجہ تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں۔ پھر میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ اور میں نے دربارِ الٰہی میں دُعا کی "یا اللہ! مجھے درودِ پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پہ لے چل!"

پھر میں نے ایک باریک سا دھاگہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھنچا ہوا ہے۔ گویا کہ وہ پُلصراط ہے میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس! کہ پُلصراط پر تو پہنچ گیا ہے لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں، سوا اللہ تعالٰے کے فضل وکرم کے اور سوا درودِ پاک کے۔ اچانک میں نے ہاتف کی آواز سنی،

اُسے احمد! اگر تو پلصراط کو عبور کر گیا تو تو رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوگا میں یہ سُن کر بہت خوش ہوا۔ اور میں نے درودِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دُعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور کا بادل نمودار ہوا اور اُس نے مجھے پلصراط کے پار اُتار کر سید دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر کر دیا آقائے دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر بائیں جانب سیدنا فاروقِ اعظم پیچھے سیدنا عثمان ذوالنورین آگے سیّدنا مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! حضور آپ میرے ضامن ہو جائیں"۔ فرمایا "میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے دعا کی درخواست کی۔ تو فرمایا "تجھ پر درودِ پاک کی کثرت لازم ہے اور تو لہو (کھیل) سے پرہیز کر"۔ پھر میں سیدنا حیدر کرار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی "ماموں جان! آپ میرے لئے دعا کریں۔

یہ سُن کر سیدنا مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا "میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تو تیرا دادا ہوں اور سید دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم بھی تیرے جدِ مکرم (دادا) ہیں"۔ اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر

میں بیدار ہوگیا۔ اور کافی دیر تک میرا کندھا درد کرتا رہا۔ اور کافی عرصہ شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماموں کہا۔

پھر میں نے غور کیا کہ وہ لہو کیا ہے زاں بعد معلوم ہوا کہ وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جسمیں میں ملوث ہوگیا اور ایک سال تک زیارت مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محروم رہا۔ اور پھر میں نے توبہ کی اور درودِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربارِ الٰہی میں عرض کی "یا اللہ! مجھے اپنے حبیب مکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما!"۔

پھر میں نے عالمِ رویا میں دیکھا کہ میں دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہہ فرما رہے ہیں لہو ولعب اور دُنیا کے جھگڑے میں ملوث ہونے کی وجہ سے اور میں عرض کیئے جا رہا ہوں یا اللہ! تیری رحمت، یا اللہ! تیرا فضل، یا اللہ! تیرا کرم۔ لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے تو میں نے خیال کیا کہ شائد میں دوزخی ہوں۔

مگر فوراً یاد آیا کہ میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہوں حالانکہ میرے ضامن مصطفےٰ ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو میں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! میں تیرے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں"۔ اتنا عرض کرتا تھا دیکھا کہ نبی اکرم صلے

اللہ تعالے علیہ والہ وسلم موجود ہیں اور فرما رہے ہیں " میں صاحب شفاعت ہوں، میں صاحب عنایت ہوں میں صاحب وسیلہ ہوں "

پھر میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہہ رہا ہے " یا اللہ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے ؟ " اللہ تعالے نے فرمایا " نہیں! یہ دوزخ سے امن میں ہے ۔ پھر میں گھبرا کر بیدار ہو گیا اور میں اللہ تعالی کی کریم بارگاہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے احسان فرمائیگا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۰۹)

(۹۲) ایک شخص مسطح نامی جو کہ " آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیرو کار تھا ۔ وہ فوت ہو گیا بعد وفات کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا " کیا حال ہے ؟ " اُس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالی نے بخش دیا ہے ۔ پوچھا " کس سبب سے بخشش ہوئی ؟ "

کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک باسند پڑھی، حضرت شیخ محدّث نے سید دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب اہل مجلس نے سنا تو انھوں نے بھی درودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالے نے درودِ پاک کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے " ۔ (القول البدیع ص۱۱۷)

(۹۳) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا " میں ایک دن درودِ پاک کے متعلق کتاب

لکھ رہا تھا اور میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا قلم میرے ہاتھ میں تھا اور تختی میری گود میں تھی۔

مجھے نیند آگئی میں نے عالم رویا میں دیکھا میں خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے ہاں جو لوگ دروازے میں موجود تھے اور کچھ وہ لوگ جامع مسجد کے اندر تھے میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے

ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنی دائیں طرف ایک نوجوان حسین وجمیل کو دیکھا اور اس کے چہرہ کے نور اور اس کے حسن قامت کو دیکھ کر میں بہت متعجب ہوا اور مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں اس کا نام ونسب پوچھوں۔ میں نے اس سے کہا "میں تجھے اللہ تعالے اور اس کے پیارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟"

اس نے کہا "آپ کو میرا نام ونسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا" میں نے کہا "میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں"۔ اس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں انسان نہیں ہوں"۔

میں نے کہا "میں تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپکا نام کیا ہے اور آپ کا نسب کیا ہے؟" یہ سن کر کہا "اے اللہ کے بندے میرا نام رومان ہے

اور میں ملائکہ کرام سے ہوں پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اُس نے تیسری بار بھی مجھے یہی بتایا۔

پھر میں نے پوچھا کہ آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں" فرمایا یہ جو آپ کو نظر آ رہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں"۔

میں نے کہا "میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا "کیا آپ ہمیشہ کی صحبت میں رہنا چاہتے ہیں" میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا" نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جن الجنی کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا "ہاں!" اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جنّ ساتھ رہیں گے تو میری حفاظت کرینگے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے پھر اس نے دو جنوں کو آواز دی تو دیکھا کہ جنّ اور جنی حاضر موجود ہیں۔ اُس فرشتہ نے اُن کو حکم دیا کہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہو" تو جنوں نے کہا یہ شخص چاہتا ہے کہ ہمارے وجہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے اور ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے یہ تو قضا کے سامنے حائل ہونے والی بات ہے۔ جو ناممکن ہے"۔ مجھے یہ بات سن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہدیا" مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر اُس فرشتہ سے عرض کی" حضور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟" فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام

میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ رسول کا واسطہ دے کر کہا "آپ مجھے جبرائیل علیہ السلام دکھائیں جو کہ ہمارے آقا حبیب خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ محبت کرنیوالے ہیں"۔

اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی "اے اللہ کے بندے! میں جبرائیل یہاں ہوں"۔ میں گیا تو دیکھا کہ نہایت ہی حسین وجمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور ان پر لوٹ پوٹ ہوگیا اور میں نے دعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی پھر میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو۔ فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ امر آئے گا۔ اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو"۔

پھر میں نے واسطہ دیکر عرض کی کہ میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اچانک ان بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے "میں ہوں میکائیل!" میں ان کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی انھوں نے دعا فرمائی۔ پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے۔ فرمایا "عدل کرو اور عہد پورا کرو!"

پھر میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں" تو دیکھا کہ ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا "میں ہوں اللہ کا بندہ اسرافیل، ان کا چہرہ

نہایت ہی نورانی تھا میں نے آگے جاکر دست بوسی کی اور دعائے خیر طلب کی انھوں نے دعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں یہ اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک دکھائی دیا اور پاؤں زمین کے نیچے دھنس گئے تو میں ان سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہوں کہ آپ اُسی پہلی صورت میں آجائیں میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل ہیں۔

پھر میں نے سوال کیا کہ مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں تو فرمایا دُنیا کو چھوڑ دے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو گی۔ پھر میں نے واسطہ دیکر عرض کی کہ میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ اچانک ایک نہایت ہی حسین و جمیل صاحب اُٹھے اور فرمایا "میں ہوں اللہ کا بندہ عزرائیل" میں حاضر ہوا اور دست بوسی کر کے دعا خیر کی درخواست کی آپ نے دُعا فرمائی۔

پھر میں نے عرض کی حضور! جان تو آپ ہی نے نکالنی ہے لہٰذا میں اللہ تعالےٰ اور اُسکے پیارے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں۔ فرمایا "ہاں! لیکن شرط یہ کہ

آپ رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں۔ پھر میں نے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں۔" فرمایا" لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں"۔ اس پر میں بیدار ہو گیا۔ اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا۔ اور اُن کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کریگا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۰۹)

(۹۴) برادر مکرم مولانا احسان الحق صاحب دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا رمضان مبارک کا مہینہ تھا میں مسجد نبویؐ شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔

ایک دن ایک دوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے۔ وہ روضہ مبارک کی طرف منہ کر کے "دلائل الخیرات" کھولے بڑی محبت اور توجہ سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وہ ایسے محو تھے کہ انھوں نے سنا ہی نہیں۔ میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔

ازاں بعد پھر جب وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں میں گیا تھا تو میں نے اُن سے پوچھا آپ کے معتکف میں

کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے ۔فرمایا "وہ بڑے عجیب آدمی ہیں " اس دوست نے اُن صاحب کی بات سُنائی ۔

فرمایا یہ وہ ہیں جنکو سید دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہاں رکھا ہوا ہے تفصیل یوں ہے کہ سِندھ سے ایک پیر صاحب یہاں آئے تھے وہ طبیب بھی تھے ۔انھوں نے کسی وزیر کے کسی بیمار کا علاج کیا تو وہ بیمار تندرست ہوگیا ۔اور پھر اس وزیر کیوجہ سے پیر صاحب کا وقار بن گیا اور ان کو اختیار مل گیا کہ اِتنے اِتنے اقامے (یعنی سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں ۔

پیر صاحب موصوف نے اپنے مُلک کے اُن لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی ۔جنکے پاس اقامہ نہیں تھا اور اِس درودِ پاک پڑھنے والے سے بھی پوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں اُس نے کہا" ہاں ! اگر اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے ۔

پیر صاحب نے اُس کا نام بھی لکھ لیا ۔لیکن جب دُوسرا دِن ہوا تو یہ شخص پیر صاحب کو تلاش کر رہا تھا ۔تلاش کرنیکے بعد کہا" پیر صاحب ! میرا نام فہرست سے کاٹ دیجئے "۔

پیر صاحب نے پوچھا کیوں "؟ تو بات گول کر گئے اور جب پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکار دو جہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار نے فرمایا" میرے عزیز ! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ! تجھے

میں نے رکھا ہوا ہے تجھے کوئی نہیں نکال سکتا" ۔ لہٰذا پیر صاحب! میرا نام خارج کر دیجئے!" ۔

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے! اسکا زمانہ ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ المصطفےٰ ورسولہ المرتضیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریّاتہ اجمعین الیٰ یوم الدّین ○

(۹۵) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرّہٗ نے فرمایا" میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں (اللہ تعالےٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور میں درود پاک پڑھ رہا ہوں ۔ اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا ۔
مجھے دیکھ کر اُس عورت نے کہا اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اُسکی بیوی دوزخ میں ہیں" یہ سُن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے ۔ میں اُس کے گھر میں (جو اُس کا ٹھکانہ دوزخ میں تھا) داخل ہوا اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے اور اُس میں کھولتا ہوا گندھک ہے اور اُس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کیلئے پینے کی چیز ہے ۔
(معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ اِسے یہ سزا کیسے ملی؟ حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا ۔" تو اس کی بیوی نے جواب دیا" اس نے

مال جمع کیا تھا خواہ وہ حلال تھا یا حرام۔

پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں (اللہ تعالےٰ ہمیں پناہ میں رکھے) پھر میں نے ہوا میں آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ میں آسمان کی بلندی تک پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ پھر میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا "اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تو اہلِ خیر سے ہے"۔

پھر میں نیچے اتر آیا اور اسی جگہ اترا جہاں سے اوپر گیا تھا اور وہی عورت کھڑی ہے اور پھر دروازہ کھلا تو اس کا خاوند نکلا اور کہا ہمیں اللہ تعالےٰ نے تیری وجہ سے اور درودِ پاک کی برکت سے نجات عطا فرما دی ہے۔ پھر وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ کسی دیکھنے والے نے نہ دیکھی ہو۔ اس میں ایک بالاخانہ دیکھا جو کہ نہایت ہی عالیشان اور بلند ہے۔ اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسن و جمال والی عورت نہیں دیکھی گئی۔ بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔

میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ میں نے اس عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس بال نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے لہٰذا اگر تو چاہے تو

اِس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے اور اِس عورت کی اِس بات پر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۸)

(۹۶) ابنِ نبانِ اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں خواب میں رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے؟

فرمایا "ہاں! میں نے اللہ تعالےٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے"۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کس عمل کیوجہ سے ہے؟" فرمایا "وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں۔ جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا"۔ میں نے عرض کی حضور! وہ کونسا درود پاک ہے؟ فرمایا "امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ" ۝ (سعادۃ الدارین ص۱۲۹)

(۹۷) سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اُن کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا "اللہ تعالےٰ نے مجھے بخش دیا ہے"۔

پوچھا "کس عمل کے سبب؟" فرمایا "پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا"۔ "وہ پانچ کلمات کونسے ہیں؟" فرمایا "وہ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ" (سعادۃ الدارین ص۱۲۹)

(۹۸) عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں "میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کو دیکھا اور پوچھا "اللہ تعالٰے نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا"؟

فرمایا "مجھ پر رحم فرمایا اور بخشدیا اور میرے لیئے جنّت یوں سجائی گئی جیسے کہ دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں، جیسے کہ دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں"۔ میں نے پوچھا "کس عمل کے سبب"؟ فرمایا "رسالہ میں جو درودِ پاک لکھا ہے اُسکے سبب"۔ میں نے پوچھا "وہ کیا ہے"؟ فرمایا "وہ یوں ہے،

"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ"

میں بیدار ہوا، صبح کو میں نے "رسالہ" دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انھوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۸)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کما حقہ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ اسپین کا ایک لوہار تھا اور وہ "اللّٰھم صل علی محمد" کے نام سے ہی مشہور ہوگیا تھا۔

جب میں نے اس سے ملاقات کی اور دعا کے لیئے درخواست کی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد یا عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا۔ اس کی زبان پر بھی درودِ پاک جاری ہو جاتا۔ (نورِ بصیرت از میاں عبدالرشید صاحب اخبار نوائے وقت)

متفرق واقعات

(۹۹) بعض بزرگوں نے فرمایا" میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا، کوڑھا، گونگا تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح وسالم تھا۔

اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھا قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے آیت مبارکہ ان اللہ و ملائکتہٗ یصلون علی النبیؐ پڑھی اور علی النبیؐ کی جگہ اس نے پڑھ دیا یصلون علےٰ علیؐ۔ اس دن سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۴/۲)

(۱۰۰) ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم سے مشرف ہوئے۔

سرکارِ دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا" اے میرے اُمتی! تو نے مجھ پر درودِ پاک کیوں نہیں پڑھا۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں اللہ تعالےٰ کی حمد وثناء میں ایسا محو ہوا۔ کہ درودِ پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سُن کر آقائے دوجہاں صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا" کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سُنی کہ

ساری نیکیاں سب عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں۔ جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے مُنہ پر ماردی جائیں گی اُن میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی"۔

(درۃ الناصحین ص۱۷)

(۱۰۱) ایک بزرگ فرماتے ہیں "میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا" یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج! اپنے نبی پر! پھولوں اور پھلوں کی گنتی برابر، یا اللہ! درود بھیج! اپنے رسول پر! سمندروں کے قطروں کے برابر،۔

یا اللہ! درود بھیج! ریگستان کی ریت کے ذرّوں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب پر اُن چیزوں کی گنتی کے برابر، جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔"

تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۹/۲)

(۱۰۲) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ،

فرماتے ہیں میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز باجماعت پڑھی جا سکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ اُن کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اِس اُمید پر کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اُن طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے۔

اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو اُن کی کثرت کیوجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام وانتظام کرنا پڑا اور اُن کے کھانے پینے کی ضروریات کیلئے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اسوجہ سے میں دُنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دُنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دِن رات اِسی دُھن میں گذرتے گئے۔ اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اِس کو ہم شریعت مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مُخلص دوست مجھے اِس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے اُن کی نصیحت اَن سُنی کر کے اپنے اِس شغل کو جاری رکھا حتیٰ کہ میں نے ایک دِن خواب دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ نوجوان لڑکیاں ہیں جیسے کہ حوریں ہیں۔ اُن جیسا جمال و کمال دیکھنے میں نہیں آیا انھوں نے سبز حلّے پہن رکھے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں۔ جب وہ میرے

قریب آگئیں تو میں نے اُن میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا اور شریفۃ الطرفین سیدزادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے اپنی نانی صاحبہ کو سلام کیا اور پوچھا "کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟"

فرمایا "ہاں!" میں نے پوچھا "اللہ تعالےٰ کے دربار کیا معاملہ پیش آیا؟" فرمایا "اللہ تعالےٰ نے مجھ پر اپنے فضل سے رحم فرمایا ہے اور مجھے عزت و اکرام عطا کیا اور میں خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وہ تشریف لا رہی ہیں۔"

جب سیدۃ النساء الجنۃ تشریف لائیں۔ تو ایک نور تھا جگمگاتا اور فرمایا "کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم پر درودِ پاک کثرت سے پڑھتا ہے؟" میں نے عرض کیا "یہی ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطا کی ہے" یہ سُن کر فرمایا "تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دُنیا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے دُنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے۔

میں نے عرض کی "بہت اچھا"۔ فرمایا "ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑ دیں گی۔ تاوقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دربار حاضر ہو! اور حضور تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کریگا۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر

آگیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔ وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے درودِ پاک پڑھ رہے تھے

میں نے بھی درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اُن کے درمیان چلتا جاتا تھا حتیٰ کہ ہم رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کے دربار حاضر ہو گئے اور سیدۃ النساء خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے مجھے سیّدِ کونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے حضور کھڑا کر دیا۔ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ و الہ وسلم کے دستِ مبارک میں بکری کا بازو دیکھا حضور اُس سے گوشت تناول فرما رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ آقائے دو جہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو میں براہِ ادب سلام عرض کرنے سے رُک گیا۔ اور جی میں کہا کھانے سے فارغ ہو لیں تو سلام عرض کر دوں اور میرے ساتھ آنیوالے لوگ درودِ پاک پڑھتے رہے اور میں سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت بھی کرتا رہا اور پھر ساتھیوں کے بلند آواز سے درودِ پاک پڑھنے کیوجہ سے میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ پھر ہمیں اپنے حبیب پاک صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے والحمد للہ رب العالمین۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱)

(۱۰۳) نیز فرمایا "میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا "حضرت آپکے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟" فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رَبّ تعالےٰ جلّ شانہٗ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے"

پھر میں نے اُن دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا "وہ سب خیریت سے ہیں" پھر میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں" فرمایا "تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے کیونکہ وہ بڑی نیک ہے" پھر میں نے عرض کی میں آپ سے اللہ تعالےٰ اور اُس کے پیارے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟"

فرمایا کہ تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درودِ پاک کے متعلق لکھا۔ اُس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو!" میں نے پوچھا "آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے" فرمایا اللہ کی قسم! اِس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔

(سعادۃ الدارین صہ۱۱۱)

(۱۰۴) نیز فرمایا " میں نے ایک رات خواب میں منادی کی ندا سُنی کہ جو شخص رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو میں اُس منادی کے ساتھ چل دیا اور بھی کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔

جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم ایک بالاخانہ میں جلوہ افروز ہیں میں بائیں کو پھرا تاکہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں پھرا تو دروازہ مل گیا میں اُس میں داخل ہو گیا دیکھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا۔ جسکی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا پھر میں نے پڑھا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَھْلِ بَیْتِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ۔ له

فرمایا " میرے اور تیرے درمیان دُنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکار زجر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دُنیا اور دُنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا۔ اور دیر تک سرکار دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم مجھے زجر و توبیخ فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا یہ میری بدبختی ہے اور میں نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا "یارسول اللہ! کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں ؟"

فرمایا " ہاں ! تو جنتی ہے " پھر میں نے عرض کیا "یارسول اللہ!

له ۔ اور بعض کہتے ہیں "یارسول اللہ" کہنا شرک ہے یا بدعت ہے ؟

ہیں اللہ تعالےٰ کے نام پر اور اُسکے دربار جو آپ کی عزت وآبرو ہے اُس عزت کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اُس حجاب کو دور فرما دے"۔

اِتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہوا حتّٰی کہ میں نے سیّد دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زیارت کی پھر میں حضور کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہوگیا۔ اور عرض کرتا تھا۔ یارسول اللہ! کیا حضور میرے ضامن نہیں ہیں"؟ تو فرمایا" بیشک تو جنتی ہے اور ساتھ ہی فرمایا" ہم تجھے کہتے ہیں کہ دُنیا کا اہتمام چھوڑ دے اور تو چھوڑتا نہیں اور پھر میں بیدار ہوگیا۔

(۱۰۵) حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے فرمایا" میں خواب میں سید دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربار رسالت میں عرض کی" یارسول اللہ! میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں" تو فرمایا" اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ"۔ یعنی مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم۔

(سعادۃ الدارین ص۱۲۱)

(۱۰۶) حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درودِ پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا وِرد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا۔ جلدی پورا ہو

جا رہے تو شاہ کونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے" پھر فرمایا یوں پڑھ! "اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد" آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں، اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں بھی حرج نہیں ہے نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درودِ پاک پڑھو وہ درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل اور آخر درودِ تامہ پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے۔

اللّٰھمّ صلّ علیٰ سیّدنا محمّد وعلیٰ اٰل سیّدنا محمّد
کما صلّیت علیٰ سیّدنا ابراھیم وعلیٰ اٰل سیّدنا ابراھیم و
بارک علیٰ سیّدنا محمّد وعلیٰ اٰل سیّدنا محمد کما بارکت علیٰ
سیدنا ابراھیم وعلیٰ اٰل سیّدنا ابراھیم فی العالمین اِنّک
حمیدٌ مجید السلام علیک ایھا النبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

تنبیہ:۔ اس مبارک واقعہ سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ درود پاک میں سیّد دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ لفظ "سیّدنا" کا اضافہ کرنا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کو پسند ہے نیز یہ کہ بصیغہ

خطاب درود پاک پڑھنا جیسے کہ السلام علیک ایہا النبی میں ہے بلا ریب جائز ہے واللہ الہادی الی مایحب ویرضی

(ابو سعید غفرلہ)

(۱۰۷) نیز حضرت شیخ ابو المواہب شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا "میں خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم سے مشرف ہوا تو آقائے دو جہاں صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا "آپ کے شیخ ابو سعید صفروی مجھ پر درود تامہ بہت پڑھتے ہیں آپ ان سے کہیں کہ جب درود پاک کا ورد ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں"۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

(۱۰۸) نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حضور کو دیکھ کر پڑھا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

شاہِ کونین صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا "میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا بندہ ہے"۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ہاں میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا "اگر تو راضی ہے تو تو مجھ پر درودِ تامہ کیوں نہیں پڑھتا"۔ عرض کی "یارسول اللہ! یہ لمبا ہے اس لیئے میں کوئی چھوٹا درود پاک پڑھ لیتا ہوں"۔ فرمایا "پڑھا کر (درود تامہ) خواہ ایک ہی مرتبہ، اوّل آخر پڑھ لیا کر!" میں نے عرض کی "وہ درودِ تامہ کیا ہے؟" تو سرکار نے فرمایا:

"درود تامہ" یہ ہے :۔

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ "

(سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

(۱۰۹) "تحفۃ الاخیار" میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا"۔ نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اسکو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا۔ کہ اُسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ وہ اس سے پہلے حاجتمند اور مفلس تھا۔

پھر صاحب "تحفۃ الاخیار" نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں روزانہ درود پاک پڑھے اور پھر اس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فتور ہوگا۔ اور اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درود پاک سے اللہ تعالےٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ خواہ اُسکے پاس دُنیا کی کوئی، چیز نہ ہو کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے جو

کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دُنیاوی مال سے افضل ہے کیونکہ مال ختم ہو جاتا ہے - اور قناعت فنا ہونیوالی چیز نہیں، ہے اور یہی حیاتِ طیبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان :

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً" - میں مذکور ہے . (سعادۃ الدارین ص۱۴۵)

(۱۱۰) حضرت خواجہ سفیان ثوری رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے جب اس شخص کا واقعہ سُنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سود خواری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا اور پھر درودِ پاک کی برکت سے سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منوّر اور دُرست ہو گیا تھا .

یہ واقعہ سن کر حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمّت کو سناؤ ! تاکہ درودِ پاک کی کثرت کر کے دُنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں .

(معارج النبوۃ ص۳۲۸)

(۱۱۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبدالنبی کے نام سے اسلئے پکارا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اُجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور اُن سے درودِ پاک پڑھایا کرتے تھے . (انفاس العارفین ص۱۷۶)

دُرود پاک میں بخل کرنیوالوں کے واقعات

(۱۱۲) ابو علی عطار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں میرے لئے ابوطاہر نے کچھ اجزار لکھے تو میں نے اُن اجزار میں دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھا، ساتھ لکھا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا كَثِيرًا ۝ تو میں نے ابوطاہر سے پوچھا "یہ آپ نے کس لیئے لکھا ہے؟" تو فرمایا "میں ابتدار میں جہاں کہیں حضور اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا نام پاک لکھتا تو ساتھ درود پاک نہ لکھتا ایک دن میں خواب میں سید الکونین صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارتِ بابرکت سے مشرف ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔

سید دو عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا نے دوسری طرف چہرہ انور پھیر لیا۔ پھر میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا "اے میرے آقا! آپ میری طرف سے چہرۂ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟"

فرمایا "اسلیئے کہ تو کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے تو مجھ پر درود پاک نہیں لکھتا"۔ شیخ ابوطاہر فرماتے ہیں اس دن سے جب بھی میں شاہِ کونین صلے اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا نام نامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا

کثیراً کثیرا "۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۰)

(۱۱۳) ایک شخص باوجود نیک اور پرہیزگار، پابندِ نماز روزہ ہونے کے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا ایک رات خواب میں سیدِ دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی زیارتِ باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضورِ انور صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہ کونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کے سامنے آتا مگر ہر بار سرکار اُس سے اعراض فرماتے رہے۔

آخر اُس نے گھبرا کر عرض کی "یارسول اللہ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟"۔ فرمایا "نہیں"۔ عرض کی "اگر نہیں تو حضور مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرما رہے"۔ فرمایا "میں تجھے پہچانتا ہی نہیں" عرض کی "یارسول اللہ! میں آپ کی اُمت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علمار کرام سے سُنا ہے کہ حضور اپنی اُمت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں"۔ فرمایا "ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس اُمتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے"۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے درودِ پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارتِ مُصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں "اب میں تمہیں خوب

پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درودِ پاک نہ چھوڑنا" (معارج النبوۃ ص۳۲۸)

(۱۱۴) ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکرِ پاک سنتا تو وہ درودِ پاک پڑھنے میں بخل کرتا تو اس کی زبان گونگی ہوگئی اور آنکھوں سے اندھا ہوگیا۔ پھر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مرگیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّئاتِ اعمالنا"۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

(۱۱۵) ایک عالمِ دین نے کسی رئیس کیلئے جو کہ موطّا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اس کے لیئے موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا۔ لیکن اس نے جہاں سیدِ دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ نامی آیا وہاں سے درودِ پاک حذف کردیا اور اس کی جگہ صرف (ص) لکھدیا لکھ لینے کے بعد جب اس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دینے کا ارادہ کیا مگر اس نے انعام دینے سے پہلے اسکی اس خیانت کو دیکھ لیا دیکھنے کے بعد بجائے انعام کے اُسے دھکے دے کر نکالدیا اور پھر وہ عالمِ دین کنگال ہوگیا اور ذلت کی موت مرگیا۔ ——

نعوذ باللہ من ذالک۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

(۱۱۶) حضرت ابوزکریا عابدی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث

پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور کے نام پر درود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، کاغذ کی بچت کیلئے تو، اُس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اُسی کی درد میں مر گیا۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

(۱۱۷) "شفا الاسقام" میں ہے کہ ایک کاتب تھا، کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ "صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم" لکھا ہوتا وہ اِس کی جگہ صرف "صلعم" لکھتا تو اِس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

(۱۱۸) ایک شخص حضور انور صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صرف "صلعم" لکھتا تھا۔ اُس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

(۱۱۹) ایک شخص حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف "علیہم" لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا۔ اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

(۱۲۰) ایک شخص یونہی کرتا تو وہ آنکھ سے اندھا ہو گیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا۔

"معاذ اللہ"

(سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

تنبیہ :۔ مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف درودِ پاک سے لاپرواہی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شانِ،

رسالت و نبوت میں گستاخی کرتے ہیں ان کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں زبانیں باہر نکل آتی ہیں۔ زبانیں کٹ جاتی ہیں تعفن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں (العیاذ باللہ)۔

اس کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی محبت و عظمت کا درس دیتے رہتے ہیں لوگوں کو عشقِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں جب وہ دنیائے فانی سے سفر کرتے ہیں، تو عجیب عجیب بشارتیں دکھائی جاتی ہیں کہیں خوشبو مہک رہی ہے تو کہیں نور کی بارشیں امڈ آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے زمین پر اتر آتے ہیں گویا ان پر اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے جو رنگا رنگ کی بہاریں دکھاتا ہے

چند واقعات سپردِ قلم کئے جاتے ہیں۔

(۱) جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی صاحب "دلائل الخیرات" قدس سرہٗ کا وصال شریف ہوا تو ان کی قبر مبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سید دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پاک خوب پڑھا کرتے تھے۔ "مطالع المسرات" میں ہے وَثَبَتَ اَنَّ

رَائِحَةَ الْمِسْكِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم"۔ (مطالع المسرات ص۳)

(۲) ایک شخص کا لڑکا شہید ہوگیا تھا تو جس دن سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وصال ہوا وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا۔ باپ نے پوچھا "بیٹا کیا تو فوت نہیں ہوچکا"۔ تو لڑکے نے کہا نہیں! ابا جی میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے"۔

باپ نے پوچھا بیٹا! کیسے آنا ہوا؟" جواب دیا ابا جی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی، سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں بھی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے آیا تھا۔ پھر شوق آیا کہ ابا جی کو سلام کرآؤں اِسلئے آیا ہوں (روض الریاحین ص۲۱)

(۳) جب حضرت سہل تستری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ اُن کے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہوگیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی اُس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کیلئے نکلا لوگ جنازہ مبارکہ اٹھائے جارہے تھے۔ جب اُس نے دیکھا تو اُس نے باآواز بلند کہا "اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟"۔ لوگوں نے پوچھا "تو کیا دیکھ رہا ہے؟"۔

اُس نے کہا "میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اُترنیوالوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے

جاتے ہیں"۔ وہ یہودی مسلمان ہوگیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ (روض الریاحین صلا)

(۴) عاشقِ رسول، سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا جنازہ مبارکہ جب لائلپور اسٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جا رہا تھا، جنازہ مبارکہ جب کچہری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی تھی جو کہ عقیدتمندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی اور اُس نور کی بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔

اُس نوری بارش کو جو کہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے جنازہ پر ہو رہی تھی دیکھنے والے احباب اب بھی موجود ہیں اور یہ کرامت اُس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی۔ جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب بھی موجود ہیں۔ مثلاً" روزنامہ "سعادت"

رضی اللہ عنہ مولاہ الکریم (مؤرخہ ۳ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

بے ادبی اور گستاخی کرنیوالوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی! شانِ رسالت و نبوت تو بڑی اعلےٰ و ارفع ہے فقیر کہتا ہے کہ جو حبیبِ خدا، سید انبیاء، نورِ مجسم، شفیع اعظم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوگیا۔ اُس کی شان میں گستاخی کرنیوالوں کا انجام نہایت

مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے چند واقعات پڑھیئے اور ایمان محفوظ کیجئے۔

(۱) ایک دن سیدنا سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ پاؤں مبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بسطامی قدس سرہٗ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گذر گیا۔

یہ دیکھ کر اُس مرید نے کہا "تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بسطامی لیٹے ہوئے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گذر گیا ہے" یہ سُن کر اُس بدبخت نے کہا "بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا"۔ یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اِس بے ادبی کا وبال اِس پر یوں نازل ہوا کہ جب اُس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اُسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اُس بدبخت کی نسل میں بھی یہ چیز آرہی ہے کہ جب اُس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اُس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔ (رونق المجالس ص۱۰۱)

(۲) سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بزرگانِ دین کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور براہِ حسد اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا جب وہ مرگیا اور اُس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اس کا منہ قبلہ رُخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دُوسری طرف

ہوگیا اور بارہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔

اچانک ہاتف سے آواز آئی "اے لوگو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو، اسکو یوں ہی رہنے دو۔ کیونکہ یہ دُنیا میں میرے پیاروں سے مُنہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے مُنہ پھیرے اُس سے میری رحمت مُنہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ درگاہ ہوجاتا ہے اور کل قیامت کے دن ایسے کو گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے۔"

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ۔ (دلیل العارفین ص۲۳)

(۳) مولانا عبدالجبار صاحب کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ مسجد تیلیا نوالی امرتسر میں امام ہیں اور وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے کہ ابوحنیفہ (سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انھیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔"

یہ سُن کر مولانا عبدالجبار صاحب نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اُس نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ عنقریب مُرتد ہوجائے گا اُس کو مدرسہ سے نکالدیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ وہ مرزائی ہوگیا اور لوگوں نے اُسے ذلیل کرکے مسجد سے بھی نکال دیا۔ بعدازاں کسی نے مولانا عبدالجبار سے پوچھا "آپ کو کیسے

علم ہوگیا تھا کہ یہ کافر ہو جائیگا" فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اُسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی "مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ" (حدیث قدسی) یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی تو میں اسکے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔

اور چونکہ میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے۔ جب اللہ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہوگیا تو جنگ میں ہر فریق دُوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اِسلئے اُس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا؟

(کتاب مولانا داؤد غزنوی ص ۱۹۱)

(۴) سنجار میں ایک شخص تھا جو کہ اولیائے کرام پر بلاوجہ طعن و تشنیع کیا کرتا تھا جب وہ شخص بیمار ہوکر قریب المرگ ہوا تو اُسوقت وہ شخص ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمۂ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے اُسے کلمہ سنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا

لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سنجاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائے۔ آپ یعنی حضرت خواجہ شیخ سوید بخاری سرکار غوثیت مآب قدس سرہُ العزیز تشریف لاکر اُس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ پھر جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اُس شخص نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا۔ پھر اللہ تعالےٰ کے پیارے ولی یعنی

سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالےٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا اِسوجہ سے اس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے جب یہ معلوم کیا تو اللہ تعالےٰ کی جناب میں اس کی سفارش کی۔

مجھ سے فرمایا گیا "اے پیارے، ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں"۔ یہ ارشاد سن کر میں مقام حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرخی، حضرت سری سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے میں نے اس شخص کی طرف سے معافی چاہی اور انھوں نے معاف کر دیا۔

پھر اُس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ میں تیری بدزبانی ہوں پھر اس کے بعد ایک چمکتا ہوا نور آیا اور اُس نے اُس بلا کو دفع کر دیا اور اُس نور نے کہا "میں اللہ تعالےٰ کے ولیوں کی رضامندی ہوں"۔ پھر اُس شخص نے کہا "مجھے اس وقت آسمان و زمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں، جنکے سوار بھی نورانی ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں اور یہ پڑھ رہے ہیں۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ۝ پھر آخر دم تک وہ شخص کلمہ شہادت

پڑھتا رہا اور اسی پر اُسکا خاتمہ ہوا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک "

("قلائد الجواہر" مترجم ص۲۵۵)

—— مندرجہ بالا واقعات سپرد قلم کئے ہیں تاکہ احباب عبرت حاصل کریں اور صرف اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ باادب ہے کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض ائمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے۔

اللہ کے ولیوں کا ادب و احترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجئے!

(۱) ایک شخص جو کہ بد کردار اور فاسق و فاجر تھا۔ ایک دن وہ دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا اتفاق سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ دریا پر وضو کر رہے تھے وہ شخص جب ہاتھ پاؤں دھونے کیلئے بیٹھا تو اتفاقاً وہ ایسی جگہ بیٹھ گیا جو حضرت امام احمد بن حنبل کے اوپر تھی اور حضرت امام احمد بن حنبل نیچے بہاؤ کی طرف بیٹھے وضو کر رہے تھے اُس شخص کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کا مقبول امام وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اُن سے اُوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آبیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب وہ شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا

کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسق و فاجر تھا دیکھیں تو سہی کہ اُس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟۔ اُنھوں نے اُس کی قبر پر جاکر مراقبہ کیا اور اُس سے پوچھا" بتا! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟"۔

اُس نے کہا" اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصہ سُنا دیا۔ ("ذکرِ خیر" ص۲۳)

شیخ الاسلام حضرت فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا۔ وہ مُلتان شریف میں فوت ہوا۔ بعد وفات کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟۔

اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بخش دیا ہے"۔ پھر اس سے پوچھا بخشش کا کیا سبب بنا؟ اُس نے بتایا" ایک دِن حضرت خواجہ بہاوالحق زکریا مُلتانی رضی اللہ عنہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دستِ مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اِسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے"۔ (خلاصۃ العارفین ص۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور بے ادبی سے بچائے!۔

بجاہ حبیبہ الکریم سید الاوّلین والاٰخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وازواجہ الطاھرات الطیبات امّھات المؤمنین وذرّیاتہ اجمعین۔

خاتمہ

درود پاک کے آداب اور

درود شریف کے صیغوں (کیفیات) کا بیان

بسم اللهِ الرّحمٰنِ الرّحیم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ امّا بعد...

درود پاک پڑھنے والے کو چاہیئے کہ با ادب ہو کر درود پاک پڑھے تاکہ دونوں جہان کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو! ذیل میں چند آداب تحریر کیے جاتے ہیں :-

(۱) جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔

(۲) لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

(۳) مکان یعنی جس جگہ درود پاک پڑھنا ہو وہ پاک ہو!۔

(۴) باوضو ہو!۔

(۵) خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سلگائے۔

(۶) قبلہ رُو ہو کر درود پاک پڑھے۔

(۷) درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

(۸) اخلاص یعنی اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم،

شفیع اعظم، باعث ایجادِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے، باقی دین و دُنیا کے کام سارے کے سارے اللہ تعالےٰ کے سپرد کرے۔

(۹) درود پاک پڑھتے وقت دُنیا کی باتیں نہ کرے۔ سنّت مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی پیروی اور شریعت مطہرہ کی پابندی رکھے منہیات سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔

(۱۰) درودِ شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہِ کونین اُمّت کے والی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرا درود شریف سن رہے ہیں اِسلئے بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ سرورِ دو عالم شفیع اعظم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو (اللہ تعالےٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درود پاک پڑھے۔ (مقاصد السالکین ص۵۶)

(اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "الیواقیت والجواہر" پڑھیں انشاء اللہ شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔

(۱۱) جب کبھی سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کا نام پاک سُنے تو درودِ پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہہ لے "صلے اللہ علیہ وسلم" اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر لگاتے

اگرچہ یہ فرض و واجب نہیں لیکن باعث صد برکات ہے۔ اصل میں یہ محبت کا سودا ہے جس کے دل میں رسول اکرم صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کی محبت ہوگی وہ اس مبارک فعل سے انکار نہیں کرے گا اور اگر کسی کا دل محبت مصطفےٰ صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم سے خالی ہو تو اس کا کیا علاج ؟۔ ایسا شخص اس بابرکت فعل سے جس پر نوید بخشش ہے انکار کرے تو یہ اس کے باطن کی آواز ہے۔

ہر کسے بر طینتِ خود باشد،

بقیل الابھامین اگرچہ ثبوت کے لحاظ سے درجہ استحباب میں ہے یعنی فعل مستحب ہے لیکن برکتیں بے شمار ہیں۔ سید دو عالم صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان میں میرا نام سنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیا میں اس کا قائد ہوں گا اور اسے جنت لے جاؤں گا۔

لیکن بعض حضرات ساری زندگی اسی چکر میں گذار دیتے ہیں کہ محدثین نے فرمایا ہے "لم یصح من المرفوع فی ھذا شئ" فقیر کہتا ہے کہ اگر بالفرض حدیث پاک میں اس باعث مغفرت فعل کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی محبت والوں، کیلئے جائز تھا، کیونکہ اس میں نام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر ہے۔

تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ کے نام کی، صلی اللہ علیہ وسلم
خدا نے اُس پر آتشِ جہنم حرام کی!

اللہ تعالےٰ ہی ہادی اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔

(۱۴) جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرے کم از کم اتنا کہہ لے:۔

"وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

(۱۵) جہاں کہیں رحمت دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی آئے تو لفظ "سیّدنا" کا اضافہ کرے اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو!

ایک مرتبہ ایک ترکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور "دلائل الخیرات" پڑھی پڑھتے وقت جہاں کہیں نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کا نامِ پاک آتا وہ سیدنا نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کے نامِ مبارک کے ساتھ سیدنا بھی کہہ!" اُس نے کہا کہ جب کتاب میں سیدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں حضرت شیخ قدس سرہٗ نے ہر طرح سے سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ رات جب وہ ترکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالم رویا میں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ تشریف لائے اور ترکی نوجوان

کے پیٹ پر خنجر رکھدیا اور پوچھا کہ بتا! تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے نام پاک کے ساتھ "سیدنا" کہے گا یا نہیں، وہ تو سید العالمین ہیں تو کس گنتی شمار میں ہیں (یعنی وہ تو جنوں کے بھی سردار ہیں، انسانوں کے بھی سردار ہیں، وہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو وہ نوریوں کے بھی سردار ہیں صلی اللہ علیہ وسلم)۔

درود پاک کے صیغے (کیفیات)

درودِ پاک کے صیغوں کیلئے متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کیا گیا، درودِ پاک کے صیغے اتنے زیادہ ہیں کہ اُن کا شمار کرنا مُشکل ترین کام ہے۔ البتہ "افضل الصلوات" اور "دلائل الخیرات" شریف میں اکثر صیغے مذکور و منقول ہیں۔

لہٰذا دلائل الخیرات شریف پڑھ لینا ہزارہا برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک بطور وظیفہ وہ درودِ پاک پڑھنا چاہیئے جو اپنے شیخ (پیر و مرشد) کا فرمودہ ہو سالک کیلئے وہی سب سے افضل ہوگا۔ لیکن چونکہ بعض لوگ عوام میں تاثر پھیلاتے ہیں کہ درود ابراہیمی کے سوا کوئی درود نہیں پڑھنا چاہیئے لہٰذا اِس غلط تاثر کو دور کرنے کیلئے چند صیغے درود پاک کے لکھے جاتے ہیں:۔

۱- سیدِ دو عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

۲- نبیٔ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درودِ پاک

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ہم نے دربارِ رسالت میں عرض کی" یارسول اللہ! ہم نے حضور پر سلام عرض کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن حضور! یہ فرمائیے کہ ہم حضور پر درود پاک کیسے پڑھیں؟

تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا، یوں پڑھو!،

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوٰتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ

عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ

○ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُ بِهٖ

الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّابْلِغْهُ

الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ

اجْعَلْ فِى الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ

وَفِى الْاَعْلِيْنَ ذِكْرَهٗ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

بَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ (سعادۃ الدارین ص۱۱)

۳۔ حبیب خدا شاہِ انبیاء صلوات اللہ وسلام علیہ وعلیہم اجمعین کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ (سعادۃ الدارین ص۲۳)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا درود پاک

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ" (سعادۃ الدارین صـ۲۳۲)

۵۔ سَیِّدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً
تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ
وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ
وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا مِّنْ اُمَّتِہٖ وَ
صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" (سعادۃ الدارین صـ۲۳۲)

۶۔ صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" (سعادۃ الدارین صـ۲۳۲)

۷۔ حبیب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی

جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ (سعادۃ الدارین ص۲۳۱)

۸۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا درود پاک

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حبیب خدا صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم کی اُمت کی شان کو ملاحظہ کیا تو دربار الٰہی میں درخواست پیش کی یا اللہ! مجھے بھی اس اُمت میں سے کر دے!"

ارشاد باری تعالے آیا "اے پیارے کلیم! تو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ" تو اُسوقت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ درود پاک پڑھا،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَمَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَ مَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَجَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَ شَرَفِ الدَّارَیْنِ وَسَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ ○ (سعادۃ الدارین ص۲۳۲)

۹۔ باب مدینۂ علم حیدر کرار مولیٰ علی رضی اللہ عنہٗ کا درود پاک،

صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ،

مُحَمَّدٍ وَّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ○ (سعادة الدارین ص ۲۴۵)

۱۰ - سَیِّدَةُ النِّسَاءِ فَاطِمَۃُ الزُّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ رُوْحُهٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ ،
وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكَوْنِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ اِمَامُ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ
اِمَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سعادة الدارین ص ۲۴۵)

۱۱ - سَیِّدُنا ابنِ عباس صحابی رضی اللہ عنہ کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ ○ يَا بَاسِطَ
الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ ○ يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً ○ وَاغْفِرْ لَنَا
يَا ذَا الْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ ○ (سعادة الدارین ص ۲۴۲)

۱۲ - قطبُ الاقطاب فردُ الافراد غوثُ الاغواث ، سیدنا غوثِ اعظم جیلانی قدس سرہ کا درود پاک ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ

اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ مُحَبَّتِكَ وَعُرُوْسِ

مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ

رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِمُشَاهَدَتِكَ

اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ ○

عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً

تُحِلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ صَلَاةً ـ

تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○

عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ

وَجَرٰى بِهٖ قَلَمُكَ وَعَدَدَ الْاَمْطَارِ وَالْاَحْجَارِ

وَالْاَشْجَارِ وَمَلَائِكَةِ الْبِحَارِ وَجَمِيْعِ مَا خَلَقَ

مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ اِلَى اٰخِرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَحْدَهٗ ○ (سعادۃ الدارین ص ۲۵۵)

نیز غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی رضی اللہ تعالےٰ
عنہٗ کا درود پاک "کبریت احمر" کے نام سے مشہور شائع ہے جو

کہ عام کتب خانوں سے کتابی صورت میں مل جاتا ہے۔

۱۳۔ مناجات الحبیب من البعید والقریب

للشیخ برہان الدین ابراہیم شاذلی رضی اللہ عنہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ○ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَۃَ اللهِ ○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ الْاِلٰهِ الْمَعْبُوْدِ ○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا مَنْ جَاءَ بِالْاَحْکَامِ وَالْحُدُوْدِ ○ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَالًّا عَلَی الْحَقِّ الْمَشْهُوْدِ ○
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُفِیْضَ الشُّهُوْدِ ○
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَیْنَ الْوُجُوْدِ ○
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سِرَّ کُلِّ مَوْجُوْدٍ ○
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی صَحِیْحَتِكَ وَاٰلِكَ
وَجَمِیْعِ صَحْبِكَ مَا دَامَ التَّعَرُّفُ ○ وَانْتَهَالُ
التَّعْطِیْلِ وَالتَّوَقُّفُ ○ الخ ۳ (سعادۃ الدارین صـ ۲۶۰)

۴۔ فرمایا کہ جو شخص گنبدِ خضرا سے دور یعنی اپنے ملک اپنے علاقہ میں یہ درودِ پاک پڑھے وہ یوں تصور کرے کہ میں سیّد دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے آقا کو خطاب کر رہا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص۲۶۱)

تنبیہ:۔ بعض لوگ درُود شریف بصیغۂ خطاب میں کبیدہ خاطر ہوتے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ عالم اَمر جہت و زمان کے ساتھ مقید نہیں ہوتا لہٰذا اس صیغۂ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ! کے پڑھنے میں کوئی شک نہیں ہے۔

اے عزیز! اے میرے مُسلمان بھائی!

"اصل چیز مصطفےٰ صلّے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی محبّت ہے جتنی کسی دِل میں اللہ تعالےٰ کے حبیب صلّی اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم کی محبّت زیادہ ہوگی اُتنا اُسکا ایمان قوی اور مضبوط ہوگا اور جب ایمان قوی ہوگا تو سارے شکوک و شبہات ختم ہو جائیں گے"۔ تفسیر "رُوح البیان" میں ہے:۔

"اَلاِیْمَانُ یَقْطَعُ الْاِنْکَارَ وَالْاِعْتِرَاضَ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا"

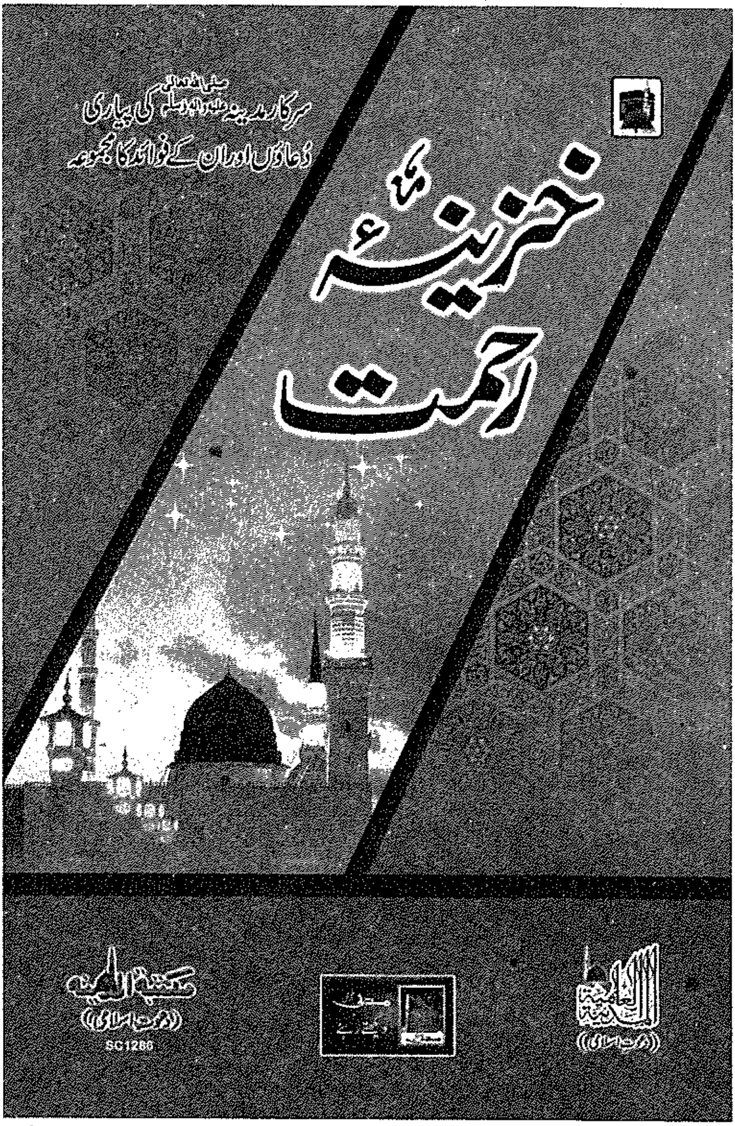
اللہ تعالےٰ مجھ فقیر کو اور سب مسلمان بھائیوں کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ و

الہ وسلم کی محبت سے وافر حصہ عطا فرمائے یہی سرمایۂ حیات ہے اور یہی ذریعۂ نجات ہے یہی معرفت الٰہی کا باب ہے اور یہی مدارِ حسنات ہے ۔

واللہ تعالیٰ الموفق ونعم الوکیل وصلی اللہ
تعالیٰ علی حبیبہٖ سیّد الانبیاء سند الاصفیاء
وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاہرات،
الطیبات اُمّہات المؤمنین وذریاتہٖ و
اولیاء اُمّتہٖ وعلماء ملتہ الیٰ یوم الدین
وسلامٌ علی المرسلین والحمد للہ ربّ
العالمین ○

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ ولوالدیہ
١٥ جمادی الاوّل ١٤٠١ھ




سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری
دعاؤں اور ان کے فوائد کا مجموعہ
خزینۂ رحمت
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)









اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): [illegible] فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net